هو العلی الاعلی

١٦ نسخہ ١٩ء

منتخب الحکایات

مؤلفہ
جناب مولوی محمد نذیر احمد خان صاحب دہلوی سابق ڈپٹی کلکٹر بہادر

جسکو

مصنف موصوف نے نظر ثانی کر کے اصلاح و ترمیم و حواشی مفیدہ سے درست کیا۔

(باہتمام)
خاکسار محمد عبد اللہ تاجر کتب و چکن چوک لکھنؤ مالک مطبع مجتبائی

مطبع مجتبائی واقع لکھنؤ مین چھپا

مختلف مذاق کی نایاب کتابین کارخانہ محمد عبد اللہ تاجر کتب چوک سے طلب فرمایئے

تاریخ مکہ معظمہ

کعبہ معظم و حرم محترم کے
مقامات عمارات او موضع
متبرکہ مسجد حرام کے غرائب
و کرامات اہل ارض مقدس
کے عجائبات مع ان دیگر
واقعات کے تحریر ہین جو
زمانہ ماضیہ مین واقع ہوئے
مصنف علامہ نے چھوٹی
سی کتاب مین اتنے واقعات
لکھنے مین واقعی کمال کیا ہے
حقیقتاً دریا کو کوزے مین
بھر دیا ہے قیمت صرف ۲/

قصص الانبیا

شائقین فن تاریخ کے لیے
عموماً اور اہل اسلام کے
واسطے خصوصاً حالات
انبیائے عظام علیہ السلام
سے معلومات اور واقفیت
و حصول سعادت دنیا و
آخرت کا عمدہ ذریعہ اگر تاریخی
حیثیت سے دیکھیے تو ابتداء
آفرینش سے حضرت ختم المرسلین
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
مبارک تک کل انبیاے
علیہ السلام کے حالات
بلکہ بعد وفات نبوی صحابہ
کرام و شہداء دامنہ کے
واقعات کا منظر ہے اور
اگر مذہبی نظر سے مطالعہ
کیجیے تو ظاہرہ ہدایت کا
سچا ہادی اور رہبر ہے

قیمت فی جلد ۸۰۰/

انوار اشرفی
خلاصہ لطائف اشرفی

جسمین حضرت مخدومی
سلطان سید اشرف
جہانگیر سمنانی قدس سرہ
جنکا مزار پاک کچھوچھہ
شریف ضلع فیض آباد
مین مرجع انام ہے ،
کے ملفوظات و ارشادات
و کرامات وغیرہ بطور
اختصار صاف ستھری
اُردو مین نظم کیے گئے ہین
یہ کتاب عرصہ ہوا دہلی
مین چھپی تھی اور ہاتھون
ہاتھ فروخت ہو گئی
عرصہ سے نایاب تھی
اب جناب مولانا ابو محمد
شاہ سید اشرف حسین
صاحب سجادہ نشین
کچھوچھہ شریف مصنف
کتاب کی اجازت
و تحریک سے رسالہ
اسرار اشرفی اضافہ
کرکے راقم نے مطبع
مین چھپوایا ہے شائقین
کو لازم ہے کہ اس
بابرکت کتاب کی
خریداری مین جلدی
فرمائین ورنہ پھر عرصہ
تک طبع ثانی کا انتظار

کرنا پڑیگا قیمت ۸۰۰/

ترجمہ اُردو
فصوص الحکم

یہ کتاب لاجواب عربی
زبان مین حضرت
شیخ اکبر محی الدین ابن
عربی کی تالیفات سے
ہے اور ہمیشہ اولیاء
اللہ کی درس و تدریس
مین رہی ہے اسمین
پہلے حضرت مؤلف
کے حالات لکھے ہین
پھر اللہ تعالیٰ کے
اسماء اور صفات کا
بیان ہے پھر اصل کتاب کا
اُردو ترجمہ ہے قیمت ۸/

مصباح طریقت

اولیاء اللہ کے
مقابر و مزارات
کی تزئین و تفضیل
کے جواز اور دلائل
کریمہ کے وجوب مین
نہایت مستند رسالہ
ہے جس مین قرآن
پاک و احادیث
صاحب لولاک
نیز دیگر اسناد
معتبرہ سے شرح
و بسط سے ثابت
کیا گیا ہے کہ مقابر
اولیا کی تعظیم

واجب ہے اور
تزئین چراغان
وغیرہ جائز ہے
مصنفہ مولانا
وصی علی صاحب
سجادہ نشین
کاکوری ضلع
لکھنؤ قیمت فی جلد
صرف ۳۰۰۰/

انوار غیبیہ

یہ وہ نایاب کتاب
عمدۃ العلما
زبدۃ الفضلا مقبول
بارگاہ ہادی سُبل
سبیل اللہ مولانا
و مرشدنا حضرت
شاہ عبد الرزاق
صاحب قدس
سرہ کی تصنیف
لطیف ہے جسمین
مسلمانون کے
عقائد کی صحیح صحیح
کیفیت لکھی ہے
اس کتاب کے
مطالعہ کے بعد
ممکن ہی نہین
کہ اصول مذہب
کے سمجھنے مین
کسی قسم کی خامی
رہ جاوے نہایت
مفید اور کارآمد
کتاب ہے اگر
آپ اسلام کے

پیرو ہین تو اس
کتاب کو ضرور
ملاحظہ فرمایئے
اور اپنے بچون کو
پڑھا کر سعادت
دارین حاصل
کیجیے قیمت ۳۰۰۰/

ترجمہ
تفریح الخاطر

یہ کتاب زبان اُردو
مین ترجمہ کر کے
چھپوائی ہے
اور حضرت
غوث الاعظم
رحمتہ اللہ علیہ
کے مناقب
و کرامات
نہایت عمدہ
طور سے عام
فہم لکھے ہین قیمت
فی جلد ۶۰۰۰/

تعلیم نسوان

ہدایۃ النسوان -
فوائد النساء -
زینۃ النساء -
قیمت فی جلد ۴۰۰۰/
چمن رحمت ۳۰۰۰/
اسرار توحید ٹھیکہ/
میان مجید ۲۰۰۰/

المشتہر خاکسار محمد عبد اللہ صدیقی تاجر کتب چکن و مالک مطبع مجتبائی لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباجہ

واضح ہو کہ بچون کو کہانیان[1] کہنے اور سننے کا بہت شوق ہوتا ہے لیکن کہانیان جو بچے کہا یا سنا کرتے ہین اکثر اسطرح کی ہوتی ہین کہ "ایک تھی چڑیا اور ایک تھا چڑا۔ چڑیا لائی چاول کا دانہ اور چڑا لایا دال کا دانہ دونون نے مل کر کھچڑی پکائی" ظاہر ہے کہ اس طرح کی کہانیان محض لاحاصل ہوتی ہین اسی واسطے اس کتاب مین اسطرح کی باتین جمع کی گئی ہین کہ کہانی کی کہانی ہون اور نصیحت کی نصیحت اور نام اسکا **منتخب الحکایات** رکھا گیا اور ایک بڑا مطلب اس کتاب کے لکھنے سے یہ بھی ہے کہ بچے اچھی اردو سیکھین۔

(۱) باقی کہانی اس طرح پر ہے کہ چڑا اگیا گھی لینے چڑیا کھچڑی کھا گئی اسکے آگے کچھ مکروہ الفاظ ہین جنکی وجہ سے مصنف نے کہانی کو ناتمام چھوڑ دیا ہے انٹواٹی کھٹواٹی لیکر پڑ رہی چڑا آیا تو دیکھا کہ دروازہ بند ہے آواز دی چڑیا چڑیا دروازہ کھول چڑیا نے کہا دور موے میری آنکھین دوکھتی ہین آخر چڑا دروازہ توڑ کر اندر گیا اور دونون مین خوب لڑائی ہوئی چون چون چون۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حکایت (۱)

ایک مرغ بھوک سے بیتاب[1] ہوکر دانے کی جستجو[2] مین کوڑے کے انبار[3] کو کرید[4] رہا تھا بہت دیر کے بعد ناگاہ[5] ایک بیش قیمت[6] موتی نکلا۔ موتی کو دیکھکر مرغ نے بڑی حسرت[7] کے ساتھ آہ کی۔ اور کہا افسوس اِتنی جانکاہی[8] کے بعد مجھکو ملا بھی تو موتی جس سے نہ میرے دل کو تشفی[9] ہوسکتی ہے نہ میری بھوک کو تسکین یہ موتی اگر کسی جوہری یا دولتمند کو ملتا تو اِس کی قدر کرتا اور اسکو عزیز[10] رکھتا لیکن میرے لیے ایسی زور کی بھوک مین جوار یا چنے کا ایک دانہ اِس سے کہین بہتر تھا۔

حاصل[11]

نمائش[12] اور آرائش کی اصلی چیزین زندگی کی اصلی ضرورتون مین کام نہین آتین۔

حکایت (۲)

ایک بھیڑیا کسی ندی مین پانی پی رہا تھا کیا دیکھتا ہے کہ ہزار قدم کے فاصلے[14] پر ندی کے بہاؤ کی طرف ایک بکری کا بچہ بھی پانی پی رہا ہے

(۱) بیقرار (۲) تلاش (۳) ڈھیر (۴) لکڑی یا ناخن سے اوپر اوپر کھودنے کو کریدنا کہتے ہین (۵) یکایک اچانک (۶) بہت قیمت کا (۷) افسوس (۸) محنت و مشقت (۹) تسلی و تسکین (۱۰) پیارا مراد ہے کہ غنیمت سمجھتا (۱۱) دکھاوا (۱۲) زیب و زینت (۱۳) زندگانی اور زندگی دونون ہم معنے ہین (۱۴) دوری۔

بکری کے بچے کو دیکھکر بھیڑیے کا جی للچایا۔ اور اِسبات پر آمادہ[1] ہوا کہ کوئی الزام[2]
لگاکر اُسکو مارے یہ سوچکر بکری کے بچے کے پاس جاکر کہنے لگا کیون بے بےتمیز
تونے ندی کے پانی کو گندلا کرکے آخر ہمین پیاسا مارا بکری کا بچہ بھیڑیے کی
ہیبت[3] ناک صورت دیکھ اور اُسکی گھڑکی سُن کر کانپنے لگا اور گڑگڑاکر[4]
عرض کیا کہ جناب اِتنی بڑی تو ندی کہ اِس پار سے اُس پار کا آدمی نظر نہین آتا۔
دوسرے آپ ہزار قدم چڑھاؤ کی طرف پانی پیتے تھے مجھ شامت[5] زدہ نے
ایک چلو پانی یہان سے بیخبری کی حالت مین اگر پی بھی لیا تو اِس سے تمام ندیکا
پانی گندلا نہین ہوسکتا۔ بھیڑیے نے یہ جواب سنکر کہا کہ ہان مین جانتا ہون
تو منطق[6] پڑھا ہوا ہے۔ تمھاری ذات بڑی حجتی ہے تم ہر بات مین پہلو[7] سوچا
کرتے ہو۔ تم بھیڑیون ہی پر نہین بلکہ جنگل کے تمام جانورون پر بڑا ظلم
کرتے ہو۔ اور جب تمکو کوئی معقول[8] کرنا چاہتا ہے تو تم پیچدار[9] باتون سے
اُلٹا اُسی کو خطاوار ٹھہراتے ہو اسی طرح تیرے باپ نے اِس جنگل
کے بھیڑیون کا دم[10] ناک مین کر رکھا تھا آخر کو مین نے مجبور[11] ہوکر
اُسکو مارا اور خدا خدا[12] کرکے اُسکے عذاب[13] سے نجات[14] پائی کیا تجھکو یاد نہین

(۱) تیار (۲) اُلاہنا (۳) ڈراونی خوفناک (۴) بہت عاجزی کے ساتھ (۵) شامت کا مارا ہوا (۶) منطق ایک علم کا نام ہے جسکے پڑھنے سے آدمی بات چیت مین خوب چالاک ہوجاتا ہے (۷) کروٹ - بات کی کروٹ یہ کہ ایک بات سے کئی مطلب نکلتے ہون تو اُسکو کسی مطلب پر ڈھال لیجاوین (۸) بات مین بند - لاجواب (۹) اُلجھی ہوئی (۱۰) یعنے بھیڑیون کو عاجز کر رکھا تھا (۱۱) ہار کر، تنگ آکر (۱۲) بڑی مشکل سے دعائین مانگ کر (۱۳) دُکھ مصیبت (۱۴) چھٹی خلاصی۔

اور تو نہین جانتا۔ اور تو پھر بھی تو باز نرہا۔ بکری کے بچے نے عرض کیا کہ جناب میرا باپ تو کسی بھیڑیے کے ہاتھ سے ہلاک نہین ہوا۔ بلکہ ہمارے مالک کے گھر بیٹا پیدا ہوا تھا (خدا کرے جیتا رہے) اُسکے عقیقہ مین میرا باپ قربان ہو کر حق نمک سے ادا ہوا۔ بھیڑیے نے کہا ہان تو بڑا حاضر جواب ہے اور کسی سے قائل ہونے والا نہین۔ لیکن جو سینگا وہ بخوبی سمجھ لیگا کہ تو نے آج ایسا بڑا بھاڑی قصور کیا ہے جسکے عوض تجھکو مار ڈالنے کے سواے کوئی چارہ نہین اِس سے زیادہ بحث کرنے کی مجھکو ضرورت نہین یہ کہکر بے رحم بھیڑیے نے بیگناہ اور معصوم بکری کے بچے کو پھاڑ ڈالا۔

حاصل

ظالم جب ظلم کرنے پر آمادہ ہوتا ہے تو کوئی ثبوت اور کوئی عذر اُسکے ہاتھون سے پناہ نہین دے سکتا۔

حکایت (۳)

شیر اور ریچھ اور چیتا اور بھیڑیا چارون شکار کی جستجو مین تھے سب نے صلاح کی کہ آؤ چارون ملکر دریا کی ترائی مین شکار کرین جو شکار ملے گا چارون برابر حصے بانٹ لینگے اتفاقاً نیل گاے کو مارا اور عہد و پیمان کے

(۱) اپنی عادت کو نہ چھوڑا (۲) مونڈن (۳) یعنے میرے باپ نے مالک کا نمک کھایا تھا اُس کے بدلے مین اپنی جان دی (۴) بند ہونے والا (۵) بدلے (۶) علاج (۷) تیار (۸) دلیل (۹) حیلہ۔ بہانہ (۱۰) تلاش (۱۱) نیچی زمین جسپر چڑھاؤ کے دنون مین دریا کا پانی پھیلتا ہوا ور جسکو کھادر کہتے ہین (۱۲) قول و قرار ۱۲

مطابق برابر کے چار حصے کیے۔ قریب تھا کہ ہر ایک اپنا اپنا حصہ لے اتنے مین شیر لپک کر بولا سنو بھائی یہ ایک حصہ تو قول و قرار کی رو سے میرا ہے اور دوسرے حصے کا مین اسواسطے دعویدار ہون کہ مین جنگل کا بادشاہ ہون کہین شکار ہو مجھکو چہارم بطور خراج کے ملتا ہے۔ اور تیسرا حصہ مین اسوجہ سے لونگا کہ اُسمین دل اور جگر ہے جسکو تم جانتے ہو کہ میری غذا ہے رہا چوتھا حصہ سو مین نہین جانتا کہ تم تینون مین اُسکو کیونکر تقسیم کرون اِس سے بہتر ہے کہ اسکو بھی اپنے ہی صرف مین لاؤن یہ کہکر شیر چارون حصے چٹ کر گیا اور سب کے سب منھ دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔

حاصل

زبردست کے ساتھ ساجھا کرنے مین ہمیشہ نقصان ہوتا ہے۔

حکایت (۴)

ایک بھیڑیے کے گلے مین اتفاق سے ہڈی اٹک گئی ہر چند کھانسا اور بہتیری اُسکا ئیان لین مگر ہڈی نہ نکلی پہ نہ نکلی۔ مجبور ہو کر سارس کے پاس گیا اور کہا کہ یار ہم تم دونون ایک ہی جنگل مین رہتے ہین اِس وقت حق ہمسایہ ادا کرو میرے حلق مین ہڈی اٹک گئی ہے اور جان پر بنی ہے مہربانی کر کے

(۱) نزدیک تھا یعنے ہر ایک اپنا اپنا حصہ لینے ہی کو تھا (۲) جلدی سے دوڑ کر (۳) یعنے اِس وجہ سے اسکا دعوی کرتا ہون (۴) چوتھائی (۵) محصول جو بادشاہ رعیت سے لیتا ہے (۶) کلیجی (۷) خوراک (۸) بانٹون (۹) خرچ (۱۰) بالکل کھا گیا (۱۱) بڑی سی (۱۲) یعنے ایسی تکلیف ہے کہ جان جانے کی نوبت ہے۔

اپنی لمبی گردن سے ذرا اسکو نکال لو اور یہ کام مین تسے مفت بھی نہین چاہتا جو کہو گے سو دونگا سارس راضی ہوگیا اور بھیڑیے کے حلق مین اپنی لمبی گردن ڈال ہڈی کو کھٹ سے الگ نکال لیا اور چند روز بعد بھیڑیا گورخر شکار کر کے لایا اور دریا کنارے بیٹھکر کھانے لگا سارس نے دیکھا اور بڑی خوشامد سے پاس جاکر کہا کہ آج مین بھوکا ہون گوشت کا ایک ٹکڑا اب مجھے بھی دو۔ بھیڑیے نے تامل کیا۔ سارس نے دبی زبان سے ہڈی کا نکالنا یاد دلایا۔ تو بھیڑیے نے کہا کہ اے احمق یہ انعام کیا کم تھا کہ تو میرے حلق سے گردن صحیح سلامت نکال کر لیگیا۔

حاصل

ظالم اور موذی آدمی کے ساتھ سلوک کرنا اور بہتری کی امید رکھنا نادانی ہے دنیا کے لوگ احسان کو جلد بھول جاتے ہین ضرورت مین آدمی جو وعدہ کرتا ہے اُسکو پورا کرتا ہے۔

حکایت (۵)

ایک کوّا اخروٹ کو چونچ سے توڑ رہا تھا مگر اخروٹ پر کچھ اثر نہین ہوتا تھا گلہری نے دیکھا اور کوّے سے کہا۔ کیون اتنی زحمت اٹھاتا ہے کوّے نے کہا مین نے سُنا ہے کہ اخروٹ بہت مزے کی چیز ہے اور جب خدا نے

(۱) ہڈی کے نکلنے کی آواز مراد ہے (۲) رکاؤ (۳) یعنے بیکار کر نہین بلکہ ہوسے سے (۴) تکلیف اور ایذا دینے والا (۵) احسان (۶) یعنے بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ اسکو پورا کرے (۷) محنت تکلیف۔

اس سختی کے ساتھ بند کیا ہے ضرور اسکے اندر کچھ بڑی نعمت ہوگی سو مین جس طرح بن پڑیگا اسکو توڑ کر رہونگا۔ گلہری نے کہا مین ایک آسان تدبیر بتاؤن اخروٹ کو بڑی دور ہوا مین اوپر لیجا کر تپھر کے سامنے والی چٹان پر چھوڑ دے گرنے کے صدمے سے خود پاش پاش ہو جائیگا۔ کوّے نے ایسا ہی کیا لیکن نیچے اوتر کر کیا دیکھتا ہے کہ واقع مین اخروٹ پاش پاش ہو گیا مگر مغز گلہری لیکر جلدی صرف چھلکے چھوڑ گئی۔

حاصل

خود غرض آدمی جو صلاح دیتا ہے اُس مین کچھ نہ کچھ اپنا فائدہ ضرور سوچ لیتا ہے۔

حکایت (۶)

ایک جنگلی اور ایک شہری چوہے مین پرانی دوستی تھی۔ جنگلی چوہے نے اپنے دوست شہری چوہے کی دعوت کی اور جو سامان میسر آسکتا تھا اپنے دوست کی مہمانی کے لیے جمع کیا چونی کی روٹی کے پھپوندی لگے ہوے ٹکرے تو گویا دسترخوان پر بڑا عمدہ کھانا تھا۔ باقی ہر قسم کا غلہ جو جنگلی چوہے نے کھیتون مین سے جمع کر رکھا تھا۔ شہری چوہے نے کھانے کے بعد دستور کے مطابق سامان دعوت کی تعریف کی لیکن دبی زبان سے جنگلی چوہا سمجھ گیا کہ

(۱) پتھر کی بڑی سل (۲) چوٹ نکر (۳) ٹکرے ٹکڑے (۴) اگری (۵) خود مطلب (۶) بہم پہونچ سکتا تھا (۷) دعوت (۸) مونگ ماش کے دلنے سے جو چورا نکلتا ہے غریب آدمی اسکو بیسکر روٹی پکالیتے ہین (۹) برسات کے دنون مین جو کوئی شئی جم جاتی ہے (۱۰) کپڑا جسپر رکھکر کھانا کھاتے ہین (۱۱) اس سے معلوم ہوا کہ اوپری دل سے تعریف کی اپنے دوست کا دل خوش کرنے کو۔

کھانا اسکو بھایا نہین اور بیچارہ بھوکا رہا۔ عذر کیا کہ تم دیکھتے ہو مین جنگل
مین رہتا ہون یہان موٹے کھانے کے سواے کچھ میسّر نہین آتا مین
آپ سے نہایت شرمندہ ہوا ناحق دعوت کرکے آپ کو تکلیف دی۔
شہری چوہا بولا زندگی آرام سے بسر کرنی چاہیے۔ کھانے سے زیادہ
ضرورت کی کوئی چیز نہین جب جنگل مین اچھا کھانا نہین ملسکتا تو
یہان رہنے سے حاصل کیا شہر مین چلکر رہو دیکھو تو کیا کیا نعمتین آدمی
بناتے ہین اور ہم کھاتے ہین اور مین گھر مین صلاح کرکے انشاءاللہ تعالیٰ
آپ کی دعوت کرونگا۔ اور شہر کے سامان آپکو دکھاؤنگا چند روز بعد
ایسا اتفاق ہوا کہ جس گھر مین شہری چوہا رہتا تھا اُسمین شادی کا
سامان ہوا طرح طرح کے کھانے اور انواع واقسام کی مٹھائیان اور رنگ
برنگ کے میوے مہانون کے واسطے جمع ہوے۔ چوہیا نے چوہے سے
کہا کہ تمکو اگر اپنے جنگلی دوست کی دعوت کرنی منظور ہے تو ایسے مین کرو شہری
چوہا جاکر اپنے دوست کو بلا لایا یہان کے سامان دیکھکر جنگلی چوہے کی آنکھین
کھل گئین شہری چوہے نے کھانے کی کوٹھری اپنے دوست کو بتادی اور کہا
کہ خوب جی کھول کر کھاؤ۔ جنگلی چوہے نے جون ہی پلاؤ کی دیگچی مین منھ ڈالا

(۱) پسند نہین آیا (۲) کم قیمت اور غریب آدمیون کے کھانے کا اناج جیسے جوار۔ باجرا۔ جو۔ سانوان۔ کودون (۳) گذرانی (۴) مزے دار کھانے (۵) مراد ہے اپنی بیبی یعنے چوہیا سے (۶) اگر خدا نے چاہا (۷) لفظی معنے خوشی اور مراد ہے بیاہ (۸) قسم قسم (۹) یعنے اسکو اسقدر حیرت ہوئی کہ آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا (۱۰) جتنا جی مین آئے (۱۱) گوشت کے عرق مین یعنی یخنی نمکین چاول پکے ہوے۔

اتنے مین گھروالون نے کسی ضرورت سے کواڑ کھولے۔ جنگلی چوہے نے آدمی کی صورت کبھی نہ دیکھی تھی ڈر کے مارے سہم گیا پھر تھوڑی دیر بعد جنگلی چوہا شیرمادون کے دسترخوان مین گھسا ہوا اپنا کام کر رہا تھا کہ اتفاق سے ماما شیرمال لینے آئی اور لپٹا کا لپٹا دسترخوان اٹھاکر باہر لے گئی جنگلی چوہا بمشکل دسترخوان مین سے نکلکر بھاگا۔ بچے پکڑنے دوڑے مگر کسی طرح بچ گیا۔ رات کو شہری چوہے نے اپنے دوست سے داد چاہی کہ کیون حضرت شہر کی لذتین آپنے دیکھین وہ کھانے جو آپ دن بھر کھاتے رہے جنگل مین کہان جنگلی چوہے نے کہا ہان یار یہ تو سچ ہے مگر یہان ہر دم کا کھٹکا بڑا غضب ہے۔

حاصل

دل جمعی اور اطمینان کے ساتھ اگر نان خشک بھی میسر آئے تو اُس پلاؤ سے بہتر ہے جسکے ساتھ خوف و خطر ہو۔

حکایت (۷)

ایک کسان کے گھر مین ایک گدھا تھا اور ایک کتیا بھی پلی ہوئی تھی کتیا نے بچے دیے بچے جب بڑے ہوے تو خوب تماشے کرتے اور اُچھلتے کودتے دُم

(۱) مراد ہے سکڑ گیا۔ بیٹھا کا بیٹھا رہ گیا (۲) دودھ مین میدا گوندھ کر جو روٹی تنور مین پکتی ہے (۳) یعنی کھا رہا تھا (۴) خدمتگار عورت (۵) لپٹا کا لپٹا محاورہ ہے یعنی جس طرح دسترخوان لپٹا ہوا تھا اُسی طرح (۶) مشکل سے (۷) یعنی اپنی دعوت کی تعریف (۸) مزے (۹) مراد ہے اندیشہ (۱۰) خاطر جمع بےفکری (۱۱) سوکھی روٹی یعنی جس کے ساتھ دال سالن کچھ نہو (۱۲) ہم پہونچے ہاتھ لگے (۱۳) ڈر (۱۴) اندیشہ (۱۵) پیاری پیاری حرکتین

کسان اُن بچون کی پیاری پیاری حرکتین دیکھکر بہت خوش ہوتا اور اُن کو اپنے ہاتھ سے روٹی کھلاتا اور چمکارتا گدھے نے دل مین سوچا کہ ان پلّون کی نسبت مین بہت کام کرتا ہون مگر میرا مالک ان پر زیادہ مہربانی کرتا ہے لاؤ مین بھی پلون کی طرح کودا کرون تاکہ مالک مجھے بھی عزیز رکھے یہ سوچ گدھا لگا ایکدن دولتیان جھاڑنے۔ کسان نے پہلے تو یہ گمان کیا کہ شاید مکھیان یا مچھر اُسکو ستاتے ہین مگر آخر کو معلوم ہوا کہ صرف شرارت سے ہے۔ تب تو کسان نے گدھے کی پیٹھ مین پانچ چار ڈنڈے ایسے لگائے کہ اُچھل کود سب بھول گیا۔

حاصل

بے سمجھے بوجھے ہر ایک کی ریس کرنا ضرور خرابی لاتا ہے۔

حکایت (۸)

کسی گدھے کو ایک موسم مین چرنے کے واسطے باغ کی تر و تازہ گھاس ملی اور پینے کو چشمے کا صاف اور ٹھنڈا پانی میٹھا پانی میسر آیا گدھا کھا پی کر خوب موٹا ہوا۔ اُسی نواح مین ایک شیر بھی رہتا تھا گدھا ایک دن شیر کے ساتھ خوش طبعی کرنے لگا۔ شیر نے ناخوش ہو کر دانت دکھائے۔ گدھے نے اسکو ہنسی سمجھکر اور زیادہ چھیڑ چھاڑ شروع کی شیر نے کہا اگر یہ گستاخی جو تو کرتا

(۱) کتے کے بچے کو پلا کہتے ہین (۲) دنگہ (۳) نقل (۴) ہری (۵) چشمہ جھیر (۶) گرد اگرد آس پاس (۷) ہنسی مذاق (۸) یعنی ناخوش ہو کر منھ بنایا کہ دانت نظر آنے لگے (۹) بے ادبی۔

ہے تجھ عقل کے ساتھ ہوتی ضرور تجھکو سزا دیتا مگر مجھکو تیری بیوقوفی پر رحم آتا ہے۔

حاصل

بڑے لوگ احمقون کی باتون پر خیال نہین کیا کرتے۔

حکایت (۹)

ایک شخص کے پاس بڑا زبردست شکاری کتا تھا ہر روز اپنے آقا[1] کے واسطے شکار لاتا اور مالک بھی اُس کتے کو عزیز رکھتا تھا آخر کو وہ کتا بڈھا ہوا اور دوڑنے کی طاقت باقی نرہی۔ ضعف[2] بصر کی سبب دور کی چیز نہین دیکھ سکتا تھا غرض شکار کرنے سے سب طرح معذور[3] ہو گیا ایسی حالت مین مالک نے بھی نظر التفات[4] کم کر دی۔ راتب[5] موقوف ہوا آخر کو گھر سے باہر نکالدیا جب کتا رخصت ہونے لگا تو روکر مالک سے عرض کیا کہ مین نے جوانی آپ پر نثار[6] کی برسون شکار کی جستجو مین دوڑا اور صدہا زخم کھائے لیکن اس خود غرض دنیا کا یہی دستور ہے کہ اب مین ناچار ہون تو میرے رہنے تک کا کوئی روادار[7] نہین اور میری پچھلی خدمتین سب اکارت[8] ہین۔

حاصل

بڈھے نوکر جن سے کام نہین ہو سکتا اُن کے پچھلے حقوق کو بھول جانا بڑی ناحسان مندی ہے۔

(۱) مالک (۲) بینائی کی کمزوری (۳) ناچار (۴) مہربانی اور توجہ کی نگاہ (۵) خوراک کا معمول (۶) قربان مراد یہ کہ ساری جوانی آپکی خدمت کی (۷) یعنی میرا رہنا تک کسی کو گوارا نہین (۸) نکمی لاحاصل۔

حکایت (۱۰)

ایک گدھا اور بن مانس دونون آپس مین بیٹھے ہوے خدا کی ناشکری کر رہے تھے۔ گدھے کو یہ شکایت تھی کہ ہاے میرے سر پر سینگ نہین۔ بن مانس اس سے ناخوش تھا کہ افسوس مین دم سے محروم ہون۔ چھچھوندر یہ باتین سنکر بولی چپ رہو بدبختو مت کفر بکو مجھکو دیکھو کہ سینگ اور دم کے علاوہ آنکھین بھی نہین۔

حاصل

خدا نے ہمکو جس حالمین رکھا ہے قابل شکر ہے۔ حریص خوش نہین رہ سکتا

حکایت (۱۱)

ایک کسان کے لڑکے کو سانپ نے کاٹا لڑکا مر گیا۔ کسان نے سانپ کو مارا لیکن چوٹ کاری نہ لگی سانپ کی دم البتہ کٹ گئی اور لنڈورا رہ گیا۔ ایک مدت کے بعد کسان نے اسی سانپ کو پھر دیکھا۔ سانپ لگا بھاگنے۔ کسان نے کہا اب کیون بھاگتا ہے جو ہونا تھا سو ہو چکا۔ آؤ اب ہم تم ملجائین ایک گھر کا رہنا اور ایک دوسرے سے بیر مناسب نہین۔ سانپ نے کہا جبتک تمکو لڑکے کا اور مجھکو دم کا غم ہے دونون مین دوستی نہین ہو سکتی۔

(۱) یعنی بد جانور ہون (۲) یعنی اے بدبختو اے بدقسمتو مراد ہے بدذاتو شریرو (۳) یعنی ایسی باتین مت کہو جنکا منھ سے نکالنا کفر اور خدا کی ناشکری ہے (۴) جسکو حرص ہو اور یہ چاہے کہ خدا کی ساری نعمتین مجھکو ملجائین (۵) کاری یعنے ایسی چوٹ نہ لگی کہ سانپ کا کام تمام کر دیتی اور مر جاتا (۶) بے دم کا (۷) دشمنی۔

حاصل

جب تک دو دشمنون کو ایک دوسرے کی زیادتی یاد رہے گی صفائی ہونی مشکل ہے۔

حکایت (۱۲)

ایک بارہ سنگھے نے چشمۂ آب مین اپنا عکس دیکھا تو اپنے سینگون کی شان اور خوبصورتی دیکھکر بہت خوش ہوا لیکن جب اُسکی نظر پتلی پتلی ٹانگون پر پڑی تو کہنے لگا کہ صانع قدرت نے یہ کیسی بیجوڑ ٹانگین مجھکو بخشی ہین جو میرے سینگون کی خوبصورتی کو بھی عیب لگاتی ہین یہ دل مین سوچ رہا تھا کہ اتنے مین کوئی شکاری آپہونچا۔ بارہ سنگا ایسا تیز بھاگا کہ شکاری کو اُس کے ہاتھ آنے کی اُمید نہ رہی۔ لیکن تھوڑی دور جاکر جنگل کی جھاڑی مین سینگ اٹک گئے اور پکڑا گیا۔ تب کہنے لگا ہاے میری بدعقلی سینگون سے مین خوش تھا وہی میری ہلاکت کا سبب ہوے اور ٹانگون کو مین بُرا جانتا تھا اُنھون نے مجھے موت سے بچانے مین کچھ کمی نہ کی۔

حاصل

جو چیز وقت پر کام آنے والی ہو اُسیکو عزیز رکھنا چاہیے گو خوشنما نہو۔

(۱) یعنی دل صاف نہین ہونگے (۲) پرچھائین (۳) قدرت آلٰہی کے کاریگر یعنی خدا نے (۴) نامناسب بے میل
(۵) بیوقوفی (۶) مرنے (۷) یعنی دیکھنے مین اچھی نہ لگتی ہون۔

حکایت (۱۳)

ایک مرتبہ ہاتھ پانون منھ ۔ زبان ۔ دانت ۔ حلق تمام اعضا پیٹ سے باغی[1] ہو گئے ۔ اور سب نے باہم[2] صلاح کی کہ دیکھو ہم سب کے سب رات دن پیٹ کی خدمت مین لگے رہتے ہین اور بے سبب ہمکو اس کی غلامی کرنی پڑتی ہے ۔ ہاتھ نے کہا کہ مین پیٹ کے واسطے کام کرتے کرتے تھک گیا ۔ پانون نے کہا پیٹ کے لیے دوڑتے دوڑتے مین عاجز آگیا منھ نے کہا پیٹ نے مجھکو اپنی چکی بنا رکھا ہے ۔ غرض اسی طرح ہر ایک عضو پیٹ کا شاکی[3] ہوا اور سب نے عہد[4] کیا کہ آیندہ[5] پیٹ کی خدمت نکرینگے ۔ جب یہ تمام لشکر پیٹ سے منحرف[6] ہوا تو پیٹ کو ہر طرح کی تکلیف ہونے لگی پیاس معلوم ہوئی تو ہاتھ پانی لینے کو نہین ہلتا پانون گھڑونچی[7] تک نہین چلتا بھوک لگی تو ہاتھ روٹی تک نہین توڑتا ۔ منھ لقمہ[8] نہین لیتا تب پیٹ نے بھی سب لشکر کی تنخواہین[9] اور جاگیرین[10] موقوف اور ضبط[11] کین ۔ خون کا راتب[12] بند ہوا تو باغیون کا لشکر لگا بھوکون مرنے ہر ایک سپاہی کمزور ہو گیا ۔ ناچار تمام اعضا نے پیٹ کے حضور مین حاضر ہو کر خطا معاف کرائی اور بدستور[13] سابق پیٹ کی خدمت کرنی قبول کی ۔

(۱) بگڑ بیٹھے بپھر گئے (۲) آپس مین (۳) فریادی گلہ گذاری (۴) قول پکا وعدہ (۵) آگے کو (۶) برگشتہ باغی (۷) پانی کے گھڑے رکھنے کا چوکھٹا (۸) نوالہ (۹) درماہہ (۱۰) زمین معافی (۱۱) بند (۱۲) خوراک کا معمول (۱۳) اگلے دستور کے مطابق۔

حاصل

رعیت اور بادشاہ آقا اور نوکرون ایک دوسرے کے محتاج ہین ہم اگر نوکرون کو روپیہ دیتے ہین تو نوکر ہماری ٹہل کرتے ہین احسان کسی کا کسی پر نہین۔

حکایت (۱۴)

ایک مرتبہ ایک شیر بہت شدت سے بیمار ہوا یہان تک کہ نقل و حرکت سے معذور ہو گیا۔ کسی شکار کا تعاقب نہین کر سکتا تھا۔ لیکن وہ کیا حکمت کرتا کہ جانورون کو عاجزی اور منت سے بلاتا کہ مین بیمار ہون اور تم سے ملنے کو بہت جی چاہتا ہے ایک نظر مجھکو اگر دیکھ جاؤ تو میرے دل کو تسکین ہو بہت سے بے عقل جانور اسی طرح شیر کے دام فریب مین پھنسے اور بیمار کو دیکھنے گئے اور خود مر کر رہ گئے۔ اتفاقاً شیر نے لومڑی کے پاس بھی اسیطرح کا پیام بھیجا لومڑی نے جواب مین یہ عرضی لکھ بھیجی کہ حضرت جہان پناہ سلامت لونڈی کو دشمنان حضور کی علالت کا سخت رنج ہے اور شبانہ روز بارگاہ ایزدی مین دست بدعا ہون کہ کہین جلدی خدا حضور کو تندرستی بخشے۔ لیکن امیدوار ہون کہ حاضری سے معاف رہون اس واسطے کہ جتنے جانور حضور کی عیادت کو گئے اُنکے

(۱) مالک (۲) یعنی بہت سخت بیمار پڑا (۳) چلنے پھرنے (۴) ناچار (۵) پیچھا (۶) چالاکی (۷) خوشامد (۸) تسلی (۹) جال دام فریب یعنی مکر کا جال (۱۰) بادشاہون کو پہلے اسی طرح عرضی لکھی جاتی تھی (۱۱) یعنی آپ کی بیماری بری چیز ہے شگون کے طور پر دشمنون کی بیماری بیان کی (۱۲) بیماری (۱۳) رات دن (۱۴) خدا کی درگاہ (۱۵) دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے رہتی ہون یعنی دعا کرتی رہتی ہون (۱۶) بیمار پرسی۔

جانے کے نشان تو ہین لیکن لوٹ کر آنے کے نشان کسی کے نہین ہیں ڈرتی ہون کہ ایسا نہو بہت جانورون کا ہجوم حضور کے مزاج مبارک کو ناگوار ہو

حاصل

دغاباز آدمی دوستی کی بات مین بھی دَرپردہ دشمنی کیا کرتا ہے۔

حکایت (۱۵)

ایک بزاز کی دکان پر دو چور خریدارون مین جا بیٹھے اور بزاز کی آنکھ بچا کر ایک چور نے ایک تھان چرا کر دوسرے چور کو دیدیا۔ اتنے مین بزاز تھان کو دیکھنے لگا جب نہ ملا تو یقین ہوا کہ ان ہی لوگون مین سے کسی نے چرایا ہے بیچارہ ایک ایک سے پوچھنے لگا۔ جس چور نے کہ تھان اٹھایا تھا وہ تو قسم کھاتا تھا کہ میرے پاس نہین اور جس چور کے پاس تھا وہ قسم کھاتا تھا کہ مین نے نہین اُٹھایا۔

حاصل

دغاباز لوگ ہمیشہ پیچدار باتون مین جھوٹی قسمین کھاکر لوگون کو فریب دیا کرتے ہین۔

حکایت (۱۶)

ایک شخص کے کئی بیٹے تھے یہ ناہموار لڑکے آپس مین ہر روز لڑتے۔ باپ ہرچند سمجھاتا کچھ اثر نہین ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ باپ نے سب بچون کو جمع کر کے ایک کچے سوت کی اَنٹی دی اور کہا کہ اسپر اپنا اپنا زور آزماؤ ہر ایک نے

(۱) بیٹھ (۲) برا لگے (۳) آڑ مین (۴) الجھی ہوئی (۵) بے ادب وبے تمیز (۶) تہ کیا ہوا سوت

کچاکچا کچاکچا کر بہتیرا زور کیا انٹی کو ایک بھی نہ توڑ سکا۔ باپ نے کہا دیکھو کچا سوت کتنا کمزور ہوتا ہے مگر بہت سے کمزور ملکر کسقدر مضبوط ہوگئے ہین۔ اسی طرح یاد رکھو تم بھائی بھائی بھی اگر متفق رہوگے تو کوئی دشمن تمکو کسی طرح کا گزند نہ پہونچا سکے گا اور اگر ایک دوسرے سے جدائی اختیار کروگے ہر ایک آدمی تم پر غالب رہیگا۔

حاصل

اتفاق مین بڑی قوت ہے

حکایت (۱۷)

ایک گڈریے کا لڑکا بڑا مسخرا تھا بکریان چراتے چراتے جھوٹ موٹ چلا اُٹھا کہ لوگو دوڑیو میری بکریون مین بھیڑیا آپڑا۔ دُنیا کا دستور ہے کہ مصیبت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کیا کرتے ہین۔ کئی مرتبہ لوگ دوڑ کر گئے جب دیکھا تو یہی معلوم ہوا کہ کمبخت ناحق لوگون کو بہکا کر حیران کرتا ہے ایک دن سچ مچ بھیڑیا ریوڑ مین آہی پڑا اور بے محابا لگا بکریون کو چیرنے پھاڑنے گڈریے کے لڑکے نے بہتیرا ہی بلبلا کر لوگون کو پکارا کوئی نہ آیا اور بھیڑیے نے تمام ریوڑ کا کام تمام کیا۔

(۱) دالت۔ کھینچ کھینچ کر (۲) ملے رہوگے (۳) نقصان (۴) ملاپ یک دلی (۵) زور (۶) مراد یہ ہے کہ لوگون کو ہنسانے اور چھیڑنے کے لیے جھوٹ بولا کرتا تھا (۷) بے تکلف بے تحاشا (۸) سب کو مار ڈالا۔

حاصل

جھوٹ بولنے سے آدمی کا اعتبار جاتا رہتا ہے کہ پھر لوگ اُسکی سچی بات کا بھی یقین نہین کیا کرتے۔

حکایت (۱۸)

ایک شخص کو باؤلے کتے نے کاٹا۔ کسی نے علاج کے طور پر اُس سے کہا کہ زخم کے لہو مین روٹی تر کرکے اُسی کتے کو کھلا دو۔ مجروح نے کہا بس حضرت اپنا علاج رہنے دیجیے کہین آپکی یہ مرضی تو نہین کہ شہر کے تمام کتے اس خبر کو سنین کہ مین کاٹنے والے کتے کو روٹی دیتا ہون تو سب کے سب باؤلے بن بن کر مجھکو کاٹین۔

حاصل

اگر دشمن کی خطا سے درگذر کیا جائے تو دوسرے بدذات لوگون کو خطا کرنے پر دلیری پیدا ہوتی ہے۔

حکایت (۱۹)

دو دشمن ایک جہاز پر سوار تھے اتفاق سے دریا مین طوفان آیا اور جہاز ڈوبنے لگا۔ ناخدا نے مایوس ہو کر لوگون سے کہا کہ اب جہاز کے تباہ ہونے مین کچھ شک نہین۔ سب لوگ خدا کو یاد کرو کہ مرتے وقت انجام

(۱) بھگو کر (۲) زخمی (۳) جرأت ہمت (۴) بہت بڑی ناؤ جو سمندر مین چلتی ہے یا بہت بڑے دریاؤن مین (۵) زور کی آندھی (۶) جہاز کے ملاحون کا افسر اصل مین ناؤ خدا تھا (۷) ناامید۔

بخیر ہو۔ اُن دشمنون مین سے ایک نے پوچھا۔ یہ تو فرمائیے ہم دونون مین پہلے کون ڈوبے گا مرنا تو برحق ہے لیکن مجھکو اِس سے بڑی تسلی ہوگی کہ پہلے اپنے دشمن کو ڈوبا ہوا دیکھ لون۔

حاصل

دشمنی اور عداوت سے دل بھی سخت ہو جاتا ہے۔

حکایت (۲۰)

ایک شخص گھر مین بے روزگاری سے تنگ ہو کر سفر کو نکلا اور قطب صاحب کے مزار پر جاکر منت مانی کہ اس سفر مین جو کچھ حاصل ہوگا اُسمین سے آدھا آپ کے مزار پر چڑھاؤنگا۔ اتفاق سے راہ مین چھوہارون اور انارون کی ایک تھیلی پڑی پائی اُس شخص نے مزے سے چھوہارے اور انار خوب کھائے اور چھوہارون کی گٹھلیان اور انارون کے چھلکے لاکر قطب صاحب کے مزار پر چڑھا دیے اور کہا یا حضرت مین نے اپنی منت پوری کی جو کچھ مجھکو ملا تھا اُسکا آدھا آپ کی نذر کیا۔

(۱) مراد یہ ہے کہ آخر تو مرتے ہین خدا کی یاد مین مرین کہ آخرت مین بخشے جائین اسیکا نام ہے انجام بخیر اور خاتمہ بالخیر (۲) کہ اس شخص کو اپنے اور سارے جہاز کے ڈوبنے کی کچھ پروا نہین ہوئی ایسے وقت مین وہ اسی خیال مین تھا کہ دشمن کو اپنی آنکھون سے ڈوبتا ہوا دیکھون (۳) یعنی کہین بیچارے کی نوکری چاکری نہ تھی (۴) عاجز آکر (۵) پردیس (۶) خواجہ قطب الدین بختیار کاکی بڑے مشہور اولیاء اللہ مین سے ہین جنکا مزار دہلی سے سات کوس پر ہے اسی مزار پر برسات مین سات پنکھے چڑھتے ہین بڑا بھاری میلہ ہوتا ہے جسکو پھول والون کی سیر کہتے ہین (۷) زیارت کی جگہ یعنی قبر۔

حاصل

بدعقیدہ آدمی خدا سے بھی نہین چوکتا۔

حکایت (۲۱)

ایک لڑکا چھوٹی سی عمر مین مکتب سے ایک تختی چرا لایا اور اُسکی مان نے کچھ اُسکو سرزنش نکی اس طور پر اُسکی عادت پڑ گئی اور بڑا ہوکر بڑا شاطر اور عیار چور ہوگیا کئی مرتبہ قید ہو۔ بید کھائے۔ لیکن باز نہ آیا۔ آخر کو حاکم نے اُسکو بادشاہی خزانے کی چوری مین پھانسی کا حکم دیا۔ جب وہ پھانسی پر چڑھایا گیا تو اُسنے حاکم سے درخواست کی کہ مین اپنی مان کے کان مین ایک بات کہنی چاہتا ہون یہ میری خواہش ہے۔ حاکم نے اجازت دی۔ تو اُس نے اپنی مان کے کان کے پاس منھ لیجاکر اُسکا کان صاف کتر لیا۔ مان چلائی اور ہائے ہائے کرتی الگ کو بھاگی۔ لوگون نے بھی لعنت ملامت کی کہ بخت تو مرتے دم بھی بدی اور شرارت سے باز نہ آیا۔ اُسنے جواب دیا کہ صاحبو مین اسی مان کی بدولت اس درجے کو پہونچا ہون اگر یہ شروع سے مجھکو ادب دیتی تو مین کیون چوری کی عادت ڈالتا۔

(۱) جس کا مذہب ٹھیک نہو (۲) اپنے پندار مین خدا کو بھی دھوکہ دینے سے باز نہین رہتا (۳) ملامت (۴) چالاک (۵) متفنی ہوشیار (۶) اگلے وقتون مین شاید ایسا ہوتا ہوگا ورنہ چور کو پھانسی نہین ہوتی (۷) درخواست (۸) یعنے اسی کی وجہ سے اوراسی کے سبب۔

حاصل

لڑکون کو ادب نہ دینا بیشک ماں باپ کا قصور ہے۔

حکایت (۲۲)

ایک مالی نے مرتے وقت اپنے بیٹون سے وصیت[1] کی کہ مین نے باغ کے ہر ایک درخت کی جڑ مین ڈو ڈو روپیہ گاڑے ہین تم میرے مرنے کے بعد کھود کر نکال لینا لڑکون نے ہر ایک درخت کی جڑ کو کھودا کہین روپیہ نہ ملا اپنی ماں سے کہا کہ ہمارا باپ مرتے وقت یہ کیا جھوٹ کہہ مرا تھا۔ ماں نے کہا تمھارا باپ جھوٹا آدمی آدمی نہین تھا ہین سوچ کر جواب دونگی۔ درختون کی جڑین کھودنے سے وہ سب درخت خوب پھلے اور پھولے اور واقع مین درختون سے ڈو روپئے زیادہ نفع ہوا تب ماں نے بیٹون سے کہا کیون باپ نے سچ کہا تھا یا جھوٹ۔

حاصل

ماں باپ اپنی اولاد کے بڑے خیر خواہ[2] ہوتے ہین منفعت[3] آئندہ کی توقع[4] پر آدمی خوب محنت کرتا ہے۔

حکایت (۲۳)

ایک بلی نے شیرنی پر طعنہ کیا کہ تو کیا میری برابری کرے گی مین ایک جھول[5] مین

(۱) انسان مرتے وقت جو کچھ کہہ جاتا ہے اسکو وصیت کہتے ہین (۲) بھلائی چاہنے والے (۳) آئندہ کے فائدے (۴) امید (۵) یعنی اسکو چڑھایا (۶) جھول کا ہموزن ہے یعنی ایک بار جنے مین۔

دس بچے دیتی ہون اور تو صرف ایک۔ شیرنی نے جواب دیا ہان مگر میرا بچہ بڑا ہوکر شیر ہوتا ہے۔

حاصل

ایک لایق بیٹا اچھا اور دس نالایق کچھ بھی نہین۔

حکایت (۲۴)

ایک ایمان دار اور غریب بڑھئی کا بسولا ندی مین گر پڑا۔ بڑھئی نے دعا کی کہ اے خدا مین غریب آدمی ہون اور میرے رزق کی ڈوئی ندی مین گر پڑی ہے تو میری مدد کر کہ میرا بسولا ملجائے۔ خدا نے اُسکی دعا منظور کی اور خودبخود ندی سے ایک سونے کا بسولا نکلا اور آواز آئی کہ لے اپنا بسولا بڑھئی نے کہا کہ اے خدا یہ تو میرا بسولا نہین ہی پھر چاندی کا بسولا نکلا اور آواز آئی کہ لے بڑھئی نے کہا یہ بھی میرا نہین۔ پھر لکڑی کا بسولا نکلا اور بڑھئی نے پہچان کر ہاتھ لپکا کر لے لیا۔ بڑھئی کی بات خدا کو بہت پسند ہوئی اور غیب سے آواز آئی کہ تجھکو سونے اور چاندی کا بسولا انعام دیا لے اور اپنا کام کر۔ یہ بات کوئی بدذات بے ایمان دیکھ رہا تھا اگلے دن اُس نے قصداً ایک بسولا ندی مین لاکر ڈال دیا اور لگا چلانے اے خدا میرا بسولا میرا بسولا ندی سے سونے کا بسولا پیدا ہوا آواز بھی آئی کہ لے اپنا بسولا۔

(۱) قبول (۲) جلدی ہاتھ آگے کو بڑھاکر (۳) بخشش (۴)

یہ بے ایمان کہتا ہوا دوڑا کہ ہان یہی میرا بسولا ہے۔ جواب ملا کہ تو پاجی ہے بسولا تیرے پاس نہین آسکتا تو بسولے کے پاس چلا آ۔ اس بے ایمان کا پانؤ پھسلا اور ندی مین گر کر ڈوب گیا۔

حاصل

بے ایمان آدمی ظاہر مین خدا کو پکارتا ہے مگر دل سے اُسکا ادب نہین کرتا۔

حکایت (۲۵)

ایک کچھوے کو سفر درپیش تھا اسکی جستجو ہوئی کہ کوئی ساتھی ملے تو سفر کرون اتفاق سے ایک خرگوش بھی اُسی طرف کو جانیوالا تھا کچھوے نے کہا کہ میان خرگوش آؤ ہم تم ساتھ چلین۔ خرگوش بے اختیار ہنسا اور کہا اے احمق کہان تو بھدا بھپس رینگ رینگ کر پہر دن مین ایک بالشت زمین چلتا ہے اور اور کہان مین بجلی کے مانند لپکتا ہون ہوا کی طرح اُڑتا ہون بھلا میرا اور تیرا کیا ساتھ کچھوے نے کہا یہ صحیح ہے مگر منزل پر خدا نے چاہا تو آپ سے آگے ہی پہونچون گا یقین نہو تو شرط باندھ لیجئے چنانچہ یہ شرط ہوئی کہ جو ہارے اُسکے کان کاٹے جائین کچھوا آہستہ آہستہ لگا اپنی چال چلنے اور خرگوش تو دو چھلانگون مین نظر سے غائب ہو گیا تھوڑی دور آگے جاکر خرگوش نے

(۱) کیونکہ وہ بے ایمان آدمی جو لکڑی کا بسولہ پھینک کر سونے کا بسولا لینے دوڑا اگر سچ سچ خدا کا ادب کرتا تو جھوٹ نہ بولتا
(۲) یعنی کچھوے کو کہین پردیس جانا تھا (۳) تلاش (۴) بدشکل (۵) موٹاپے کے مارے چلا نہ جاے (۶) ہولے ہولے سرکنے کو رینگنا کہتے ہین (۷) مسافر کی ٹھہرنے کی جگہہ (۸) یعنی وہی رینگ رینگ کر (۹) بھاگنے مین جست کرنے کو چھلانگ کہتے ہین۔

سوچا کہ جتنا کہ مین چل چکا ہون شام تک تو کچھوے کو یہان آنا مشکل ہے
جلدی کیون کرون لاؤ سو رہون۔ خرگوش آرام سے سو رہا کچھوا بڑی دیر
کے بعد گھسٹتا آیا دیکھا تو حریف پڑا سوتا ہے چپکے چلدیا بڑی رات گئے
خرگوش جاگا تو کچھوا نظر نہ آیا آپ ہی آپ کہنے لگا اللہ رے سست قدم
میان کچھوے اب تک تشریف نہین لائے خیر چلین سرائے مین رات
گور ہین کل تو میان کچھوے آہی جائینگے جون ہی سرائے مین قدم رکھا دیکھا
تو کچھوا موجود۔ خرگوش کو دیکھتے ہی کچھوا لپکا کہ لائیے حضرت کان خرگوش
دم دبا کر ایسا بھاگا کہ آجتک کانون کے ڈر کے مارے بھاگا بھاگا پھرتا ہے

حاصل

کیسا ہی آسان کام ہو جب اُسکا اہتمام نہین کیا جاتا تو مشکل ہو جاتا ہے
کُند ذہن محنتی لڑکے ذہین کھلنڈرون کو ہرا دیتے ہین۔ دشمن کو حقیر نہین
سمجھنا چاہیے۔ غرور کمال حاصل کرنے سے روکتا ہے۔ گھمنڈ کی بیل منڈھے
نہین چڑھتی۔

حکایت (۳۶)

ایک آدمی کو کھٹملون نے رات بھر سونے ندیا یہ شخص بیقرار ہو کر خدا سے

(۱) دشمن (۲) دبے پاؤن نہ کچھ بولا نہ چالا (۳) یعنی خوب جی لگا کر نہین کیا جاتا (۴) جنکا ذہن تیز نہو غبی
(۵) کھیل کے پیچھے دیوانے (۶) ذلیل (۷) یعنی گھمنڈ کرنے والے کو کامیابی نہین ہوتی۔

دعا مانگنے لگا کہ اے خدا اِس عذاب کو دفع کر کھٹمل کب دعا کو مانتے تھے کاٹتے کاٹتے سجا سجا دیا۔ تب یہ پاجی کھٹملون پر تو زور نہ چلا لگا خدا سے کہنے کہ اے خدا تو نے اس ذرا سے کام مین میری مدد نہ کی تو بڑے کامون مین کیا میری مدد کریگا۔ جواب ملا کہ ہان او بے ایمان جب تو چھوٹی چھوٹی باتون مین بیقرار ہو کر مجھکو بلاتا ہے اور اپنا ہاتھ نہین ہلانا چاہتا تو بڑے کامون مین بھی تیری فریاد نہین سنی جائیگی۔ تجھکو اتنی قدرت حاصل ہے کہ کھٹملون کو دفع کرے اور تو اس قدرت کو کام مین نہین لاتا۔

حاصل

چھوٹی سی تکلیف کا تحمل نکرنا اور بیقرار ہو کر فریاد مچانا بڑی بے صبری کی بات ہے۔

حکایت (۲۷)

کسی طرح ایک ہرن کی ایک آنکھ جاتی رہی بیچارہ شکاریون کے ڈر کے مارے دریا کنارے چرا کرتا۔ اور کانڑا رخ دریا کی طرف رکھتا۔ اتفاقاً کوئی شکاری ناؤ مین سوار چلا جاتا تھا۔ جون ہی ہرن کے برابر آیا تڑ سے گولی ماری اور ہرن کا کام تمام کیا۔

حاصل

زندگی پر ہر طرف سے آفت ہے کسی حالت مین مطمئن رہنا نہین چاہیے۔

(۱) دکھ مصیبت (۲) دور (۳) برداشت (۴) کانڑا ہو گیا (۵) گولی کے چلنے کی آواز (۱) مار ڈالا (۷) بیفکر

حکایت (۲۸)

شکاری کتون نے ایک بکری کا پیچھا[1] لیا۔ بکری بھاگ کر درختون مین جا چھپی اور کتون کی نظر سے غائب[2] ہوگئی۔ پھر تھوڑی دیر مین کمبخت اور اُن ہی درختون کے سارے پتے کھا ڈالے کتون نے دیکھا اور دوڑ کر مار ڈالا۔

حاصل

جو شخص اپنے محسن[3] خیر خواہ[4] کے ساتھ بدی کرے اُسکو اکثر جلد سزا[5] ملجاتی ہی

حکایت (۲۹)

ایک مرتبہ شیر کلائی کے ٹوٹ جانے سے بہت ہی بیمار پڑا تمام جنگل کے جانور بیمار پرسی[6] کو گئے کہ ایسا نہوا[7] اچھا ہوجائے تو سب کی خبر لے[8] لومڑی نہین گئی تھی بھیڑیے نے شیر سے جا لگایا[9] کہ دیکھیے حضور اپکی سب رعایا[10] تو حاضر ہوئی مگر لومڑی نہین آئی۔ اسکو بڑا غرور ہی شیر کو لومڑی کی غیر حاضری بہت ناپسند ہوئی اور کہا کہ اچھا سمجھا جائے گا لومڑی کو اس چغلی کی خبر پہونچی اگلے دن دوڑتی ہوئی آئی اور سلام کرکے کہنے لگی کہ حضور جب کنیز[11] نے حضور کی علالت[12] کی خبر سنی۔ دوا کی جستجو مین جنگلون جنگلون ماری ماری پڑی پھری اب خدا خدا کرکے ایک بڑی مجرب[13] دوا لونڈی کو معلوم ہوئی شیر نے

(۱) یعنی پکڑنے کے لیے اُسکے پیچھے دوڑے (۲) پوشیدہ (۳) احسان کرنے والا (۴) بھلائی چاہنے والا (۵) بدی کا بدلہ (۶) بیمار کے پوچھنے کو (۷) اس خیال سے کہ (۸) یعنی مارے اور ستا دے (۹) یعنی جا چغلی کھائی (۱۰) رعیت کی جمع (۱۱) لونڈی (۱۲) بیماری (۱۳) آزمائی ہوئی۔

مشتاق ہوکر پوچھا دہ کیا۔ لومڑی نے کہا ہرچند اُس دوا مین ایک دوست کی جان کا زیان ہو لیکن اگر حضور پر ہم سب کی جانین قربان ہون اور حضور کی خدا تندرستی دے تو اس سے کیا بہتر۔ شیر نے کہا کہ آخر اُس دوا کا نام بھی لومڑی نے عرض کیا عرض کرون۔ ایک بڑے پُرانے تجربہ کار جرّاح نے بتایا ہے کہ بھیڑیے کا گردہ پیسکر لیپ لگایا جائے تو حضور کی کلائی فوراً جڑ جائے بھیڑیے کا گردہ مومیائی سے زیادہ نفع کرتا ہے وہ چغلخور بھیڑیا بھی حاضر تھا لومڑی کی بات کا جواب بھی نہ دینے پایا تھا چیتون نے جو شیر کے چوبدار تھے پچھاڑ کر گردے صاف نکال لیے۔

حاصل

جو شخص چغلی کھاکر دوسرے کے نقصان کا درپے ہوتا ہے وہ اکثر خود نقصان اُٹھاتا ہے۔

حکایت (۳۰)

دو شخصون نے ایک ساتھ سفر کیا۔ ایک جگہ سراے مین اترتے ایک جگہ کھانا پکواتے۔ ایکدن چلتے چلتے ایک نے اشرفیون کی تھیلی پڑی پائی تھیلی کو اٹھاکر اپنے ساتھی سے کہنے لگا دیکھو بھائی مین نے تھیلی پائی دوسرے نے کہا یہ تمنے کیا کہا کہ مین نے پائی۔ یون کہو کہ ہمنے پائی اسواسطے کہ ہم تم

(۱) یعنی بڑی آرزو کے ساتھ (۲) نقصان (۳) آزمودہ کار (۴) زخمون کا علاج کرنے والا (۵) ایک دوا ہوتی ہے جسکے لگانے سے ٹوٹی ہوئی ہڈی جڑ جاتی ہے (۶) شاہی خدمتگار (۷) زمین پر گرا (۸) لاگو۔

دونون ساتھ ہین یہ ہم دونون کا حق ہے۔ غرض تھیلی پر لڑتے جھگڑتے چلے جاتے تھے اتنے مین پیچھے سے کچھ لوگون کی آہٹ[1] سی معلوم ہوئی کان لگا کر سنا تو وہ لوگ یہ کہتے ہوے لپکے[2] چلے آرہے تھے کہ تھیلی کے چور وہ دونون آگے جاتے ہین یہ سنکر وہ تھیلی پانے والا اپنے ساتھی سے کہنے لگا کیون بھائی کیا علاج اب تو ہم مارے پڑے۔ دوسرے نے کہا یہ تمنے کیا کہا کہ ہم مارے پڑے یون کہو کہ مین مارا پڑا جب تمنے تھیلی کے پانے مین مجھکو شریک نہین کیا تو اب آفت مین مین بھی تمھارا ساتھی نہین ہون۔

حاصل

جو لوگ فائدے مین کسیکو شریک نہین کرتے مصیبت مین بھی انکا کوئی شریک نہین ہوتا۔

حکایت (۳۱)

ایک شخص آوارہ[3] اور بدوضع[4] تھا۔ بدمعاشون[5] مین رہتا اور سب طرح کے عیب کرتا۔ اتفاق سے کوئی مولوی صاحب اُسکے محلے مین آکر رہے۔ مولوی صاحب محلے مین وعظ[6] کہا کرتے۔ دو چار مرتبہ اس شخص نے بھی وعظ سُنا۔ اور اُس کے دل مین ایک طرح کا اثر ہوا مولوی صاحب نے اسکو بارہا سمجھایا کہ زندگی کا

(۱) پاؤن کی آواز کہ جیسے کوئی آرہا ہو (۲) جلدی جلدی جھپٹتے ہوئے (۳) بدکردار (۴) خراب چال چلن (۵) لچّون (۶) نصیحت کی باتین۔

اعتماد نہین اور تم بہت عمر ضائع کرچکے ہو اب بھی توبہ کرو۔ یہ شخص ہر روز مولوی صاحب سے وعدہ کرتا کہ کل ضرور توبہ کرونگا۔ کل کرتے کرتے کئی برس گذر گئے آخر کو مولوی صاحب نے کہا کہ بھائی تمھاری کل تو قیامت کی کل ہے تمھاری کل نہ آئی ہے نہ کبھی آئیگی اور نہ تم اُسکو آنے دوگے اگر تمکو توبہ کرنی ہے تو آج کرو کل کا نام مت لو۔

حاصل

جو کام ہم آج کر سکتے ہین اُسکو کل پر ٹالنا ہمارے ارادے کے ضعف کی دلیل ہے۔

حکایت (۳۲)

ایک شخص کا بچھڑا جنگل مین چرتے چرتے گم ہو گیا بہت جستجو کی کہین پتہ نہ ملا۔ اس کو یقین ہوا کہ کسی نے چرا لیا۔ تب اُس شخص نے دعا کی۔ کہ اے خدا جس شخص نے میرا بچھڑا لیا ہو اگر مجھکو ملجاے تو مین ایک بکرا تیرے نام کا قربان کرون دعا مقبول ہوئی اور وہ بچھڑا مارا تھا شیر نے چنانچہ شیر اُس شخص کے سامنے آموجود ہوا اور کہا کہ بھائی تیرا بچھڑا مین نے مارا ہے اب مین۔

(۱) بھروسا (۲) اکارت (۳) یعنی خدا سے توبہ کرو کہ مین نے بڑا جھک مارا پھر ایسا نہین کرونگا (۴) قیامت اسکو کہتے ہین کہ دنیا فنا ہو کر سارے مردے جلائے جائینگے اور سبکو خداتعالی کے حضور مین اپنے اپنے کامونکی جو دنیا مین کیے تھے جوابدہی کرنی ہوگی چونکہ قیامت کا آنا برحق ہی کہتے ہین یون بولا جاتا ہی کل دور قیامت نزدیک (۵) کمزوری (۶) یعنی کل پر ٹالنے ہی سے معلوم ہوتا ہی کہ اسکام کے کرنے ہی کا ہمارا پکا ارادہ نہین ارادہ پکا ہوتا تو ہم اُسکام کو آج ہی نہ کرچکے ہوتے (۷) تلاش۔

خدا کے حکم سے حاضر ہون۔ کیا کہتا ہو اور کیا مطلب ہے۔ شیر کی صورت دیکھ اس شخص کے ہوش خطا ہوئے اور پھر گھبرا کر دعا کی کہ اے خدا مجھکو پہلی منت بھی یاد ہے وہ بھی دونگا اور اگر یہ بلا ٹل جائے تو ایک دنبہ اور قربانی کرونگا۔

حاصل

اگر آدمی کی سب دعائین قبول ہوا کرین تو اُسکے حق مین بہتر نہو۔ چونکہ آدمی کو غیب کا علم نہین کبھی آپ اپنا برا چاہنے لگتا ہے۔

حکایت (۳۴)

ایک شیر اور ایک لومڑی اور ایک گدھا تینون مین اتفاق سے ایک دن یہ عہد و پیمان ہوا کہ آج جو شکار ہو اُسکے تین حصے برابر کرلین ایک ہرن سبکی کوشش سے شکار ہوا گدھے کو حصہ باٹنے کے لیے تجویز کیا گدھے نے انصاف سے برابر کے تین حصے کرکے شیر سے کہا جو حصہ آپکو پسند ہو اُٹھا لیجیے۔ شیر نے حصون کیطرف نظر کی اور کہا کہ اے بے ایمان یہ کیسے چھوٹے بڑے حصے تونے لگائے اگر مین چھوٹا حصہ لون تو اپنا نقصان کرون اور بڑا لون تو دوسرے کا حق مارون تو بڑا بدذات ہے اور تیرا مار ڈالنا بڑے

(۱) مصیبت کے وقت جو خیرات مانی جاے (۲) بھیڑ کی قسم کا ایک جانور ہے بھیڑ سے اور اُس کی دم مین ایک بڑی بھاری چربی کی ایک چکتی لٹکتی ہوتی ہے (۳) قول و قرار (۴) محنت دوڑ دھوپ (۵) لوگون کے جھگڑے چکانے والا جسکو لوگ بیچ بچاؤ کے لیے ٹھہرا کر لیا کرتے ہین (۶) ہنر مفسد

ثواب[1] کی بات ہے۔ یہ کہکر گدھے کو چیر[2] پھاڑ[3] ڈالا پھر لومڑی سے کہا تیری عقل اور دیانت[4] کی بڑی شہرت[5] ہے تو بیشک دانائی اور انصاف کے ساتھ حصہ کر سکتی ہے۔ لومڑی نے تمام گوشت تو ایک حصے مین رکھا اور کھال اور سینگ اور ہڈیان دوسرے حصون مین اور گوشت والا حصہ شیر کی طرف کو سرکا دیا۔ شیر بہت خوش ہوا اور کہنے[6] لگا واقع مین تو بڑی دانشمند[7] اور ایماندار ہے تو نے ٹھیک برابر کے دو حصے کیے ہین بھلا یہ تو بتا یہ انصاف اور سلیقہ[8] تو نے کس سے سیکھا۔ لومڑی نے جواب دیا حضور اسی وقت گدھے کی موت سے۔

حاصل

دوسرون کو مبتلائے[10] آفت دیکھکر ہمکو نصیحت پکڑنی چاہیے۔

حکایت (۳۴)

ایک نیک[11] بخت بیگم[12] کا یہ دستور تھا کہ بہت سویرے کچھ رات رہے سے اُٹھکر اور ضرورت[13] سے فارغ ہوکر خدا کی عبادت[14] کیا کرتی لونڈیون کو بھی اُسکے ساتھ بہت تڑکے اُٹھنا پڑتا اور سویرے کا جاگنا اُن کو ناگوار ہوتا تھا

(۱) یعنی خدا کے یہان اسکا اجر ملیگا (۲) لفظی معنی گرادیا اور مراد ہے مار ڈالا (۳) ایمانداری (۴) یعنی عقل و دیانت مین تیرا بڑا نام ہے (۵) عقلمندی (۶) اسکے معنی یہ کہ تمھارا حصہ ہے (۷) عقلمند (۸) تمیز (۹) یعنی گدھے کو جو آپنے مار ڈالا مین سمجھ گئی کہ آپ کسطرح کی بانٹ چاہتے ہین (۱۰) آفت مین پھنسا ہوا (۱۱) مراد ہے دیندار (۱۲) اصل مین تو یہ خطاب مغلانیون کا ہے مرد بیگ اور عورتین بیگم تو جن دنون ہندوستان مین مغلون کی بادشاہت تھی شاہزادیان بیگم تھین پھر عام رئیس زادیان بیگم بنین اوراب تو دلی لکھنؤ مین سبھی عورتین بیگم ہین (۱۳) یعنی جو کام کرنے ضرور تھے جیسے منھ ہاتھ دھونا وغیرہ انسے فراغت کرکے (۱۴) بندگی یعنی نماز وغیرہ (۱۵) پسند

لونڈیون نے آپس مین صلاح[1] کی کہ کوئی تدبیر ایسی ہو کہ بیگم سویرے کا اُٹھنا موقوف کرین تب اس بات کی تفتیش[2] شروع کی بیگم دن کو کبھی نہین سوتین پھر اتنی رات سے کیون اُٹھ بیٹھتی ہین آخر کو لونڈیون نے سمجھا کہ مرغ جو گھر مین پلا ہے ہو نہ ہو یہی اذان[3] دیکر بیگم کو جگاتا ہے۔ یہ خیال کرکے بیچارے مرغ کو ناحق مارڈالا لیکن مرغ کے جیتے جی تو بیگم کے اُٹھنے کا وقت بھی مقرر تھا اب تو یہ صورت ہوئی کہ کبھی آدھی رات سے بیگم صاحبہ کی آنکھ کھل جاتی اور لونڈیون کے سر پر آفت نازل ہوتی۔

حاصل

بے عقلی کی تدبیر مطلب کے خلاف اثر کیا کرتی ہے۔

حکایت (۳۵)

ایک شیر ایک بیل کے پیچھے دوڑا بیل بدحواسی کی حالت مین ایک گڈریے کے گھر مین گھسنے لگا۔ گڈریے کی بکری نے بیل کو روکا بیل نے کہا تو بڑی بے رحم ہے مین جان بچانے کو تیرے پاس پناہ لینے آیا ہون اور تو روکتی ہے بکری نے کہا رحم کرون تو اپنی جان پر آفت لاؤن اور اگر اپنے تئین بچاؤن تو بے رحم کہلاؤن۔

(۱) مشورہ (۲) جستجو تلاش (۳) مرغ کے بولنے کو بھی اذان دینا کہتے ہین ورنہ اصل تو اذان نماز کے لیے ہوتی ہے (۴) یعنی بیگم صاحبہ لونڈیون کو کام خدمت کے لیے اٹھا بٹھا لیتین (۵) بیگم کے معاملہ مین لونڈیون نے سمجھنے مین یہ غلطی کی کہ وہ بیگم اُٹھتی تھی اپنی عادت پر یہ سمجھین مرغ کا یہ قصور ہے (۶) گھبراہٹ

حاصل

ہمکو لوگون کی رعایت کرنی چاہیے۔ لیکن نہ ایسی کہ اپنا نقصان کرین
اوّل خویش بعدہٗ درویش۔

حکایت (۳۶)

آفتاب اور ہوا مین ایک مرتبہ بحث ہو پڑی ہر ایک اپنے تئین زبردست کہتا تھا ہوا نے کہا مین بڑے بڑے درخت اور عالیشان مکان بلکہ پہاڑ اُکھاڑ پھینک دیتی ہون سمندر مین طوفان برپا کرتی ہون۔ جہاز ڈبو دیتی ہون۔ آندھی بنکر دن کو رات بنا دیتی ہون۔ جسدن ذرا بھر بھری لون دنیا کے تمام کام بند کر دون۔ آفتاب نے کہا میری طپش کے آگے کوئی ٹھہر نہین سکتا پہاڑ جلنے لگتے ہین۔ لاکھون من برف پگھل کر پانی ہو جاتا ہے۔ سمندر کھولنے لگتا ہے جو میرا مقابلہ کرتا ہے اُسکا منھ ہی تو جھلس دیتا ہون آخر کو یہ قرار پایا کہ آؤ دونون ایک خاص چیز پر زور آزمائی کرین ایک مسافر بیچارے کی شامت آئی۔ یہ غریب لبادہ اوڑھے چلا جاتا تھا یہ شرط ہوئی کہ دیکھین اسکا لبادہ کون اتروا سکتا ہے۔ ہوا نے تیزی شروع کی اور ریلے مین بھر کر

(۱) پہلے اپنے اُنکے بعد فقیر یعنی انسان پہلے اپنے رشتہ دارون کے ساتھ سلوک کرے اُنسے بچے تو فقیرون کو دے یا یہ کہ پہلے اپنے تن بدن کا حق ہے اُسکے بعد فقیر کا (۲) تکرار (۳) اونچے (۴) زور کی آندھی چلتی ہے تو ہوا کے جھونکون سے سمندر کا پانی گزون اچھلنے لگتا ہے اور لہرون کے صدمے سے جہاز ڈوب جاتے ہین (۵) [illegible] (۶) [illegible] (۷) [illegible] (۸) [illegible] (۹) [illegible]۔

مسافر کو لے اُڑی۔ لیکن مسافر نے لبادہ خوب ہر طرف سے لپیٹ لیا۔ پھر آفتاب نے آہستگی کے ساتھ دھوپ نکالی۔ تو مسافر نے تھوڑی دیر کے بعد لبادہ اُتار پھینکا اور میدان آفتاب کے ہاتھ رہا۔

حاصل

آہستگی سے جو کام نکلتا ہے تیزی اور تندی سے نہین نکلتا۔

حکایت (۳۷)

دو شخص ہمرکاب سفر تھے۔ اور آپسمین یہ عہد تھا کہ جب کوئی آفت پیش آے تو ایک دوسرے کا ساتھ دین۔ اتفاقاً جنگل مین ایک ریچھ سامنے آیا ایک مسافر تو جھٹ ایک درخت پر چڑھ گیا دوسرے سے اور کچھ نہ بن پڑا تو زمین مین دم کھینچ کر مردہ بنکر لیٹ گیا۔ ریچھ دیر تک اس شخص کے منھ اور کانون کو سونگھتا رہا اور آخرکار مردہ سمجھ چھوڑکر چلدیا جب ریچھ دور نکل گیا تو درخت والا مسافر اُتر کر پوچھنے لگا کہ کیون یار یہ کیا بات تھی کہ ریچھ بار بار اپنی تھوتھنی تمھارے کانون سے لگاتا تھا۔ اس شخص نے کہا کہ بھائی یہ ریچھ تو نہ تھا کوئی جن ہو تو عجب نہین اُسنے تو ایسی کام کی باتین میرے کان مین کہین کہ مین کیا کہون دوست نے کہا کہ آخر ایک آدھ بات ہم کو بھی تو سناؤ

(۱) یعنی آفتاب کی جیت رہی (۲) یعنی سفر مین ساتھ تھے (۳) قول و قرار (۴) سانس چرا کر (۵) کو زندگی کی کچھ پہچان نو تھی نہین وہ یہ دیکھتا تھا کہ سانس کے چلنے کی آہٹ ملے تو اسکو مار ڈالون (۶) گھوڑے جیسے منھ کو تھوتھنی کہتے ہین۔

اُس شخص نے کہا ایک بات تو یہی تھی کہ خود غرض آدمی سے جو مصیبت مین دوست کا ساتھ ندے محبت مت کرنا۔

حاصل

مصیبت کے وقت محبت آزمائی جاتی ہے۔

حکایت (۳۸)

ایک گنجا آدمی اپنا عیب چھپانے کو ہر وقت سیاہ سمور(۱) کی ٹوپی اوڑھے(۱) رہتا تھا دور سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گنجا نہین۔ ایک دن بہت سے ہمجولی(۲) جمع تھے دفعتہً(۳) ہوا کا ایسا جھونکا آیا کہ ٹوپی اُڑ گئی۔ اور اُسکے سر کو دیکھکر سب لگے ہنسنے۔ یہ عقلمند بھی سبکے ساتھ ہنسنے لگا اور بولا یارو خیال کرنیکی بات ہے کہ جب خدا کی دی ہوئی قدرتی(۴) ٹوپی کو مین نہ سنبھال سکا تو اپنی بنائی ہوئی ٹوپی کو کب سنبھال سکتا ہون۔

حاصل

جب لوگ خوش طبعی(۵) کرین تو سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ خود بھی اُن کے ساتھ ہنسنے لگے۔ چڑہنے(۶) سے لوگ اور زیادہ چھیڑا کرتے ہین۔

حکایت (۳۹)

ایک غریب اور مفلس آدمی کو خدا نے تھوڑے دنو مین امیر کبیر(۷) بنا دیا جس کلام مین

(۱) ایک قسم کا نرم پوستین جسمین بال ہوتے ہین (۲) ہم عمر برابر کے یار (۳) یکایک (۴) مراد ہے کہ سر کے پیدائشی بال (۵) ہنسی دل لگی (۶) برا ماننے (۷) بڑا دولتمند ہو۔

ہاتھ ڈالتا نفع ہوتا جو تجارت کرتا فائدہ ملتا۔ تو وہ شخص لوگون مین اپنی دانشمندی
اور تدبیر کی تعریف کرتا۔ کہ یہ دولت مین نے اپنی عقل کے زور سے پیدا
کی ہے فلانے سال یہ سوچ سمجھکر مین نے روئی خریدی کہ ملک آمریکہ مین
لڑائی شروع ہونیکو ہے لڑائی چھڑی اور روئی گران ہوئی چنانچہ جیسا
مین نے سوچا تھا ویسا ہی ہوا۔ فلان گانون جب مین نے مول لیا اسمین
ہرسال خسارہ ہوتا تھا مین نے ایسا انتظام کیا کہ اب ہزارون روپے کی بچت
ہوئی ہے بٹیشر کے میلے مین دس بچھیرے مین نے مول لیے اور لوگ اُن کو
گران آنکتے تھے۔ مین نے رجواڑے مین جو گئے داموں پر فروخت کیے غرض
اسیطرح کی ہزارون مثالین لوگون کے روبرو بیان کیا کرتا تھا چندروز کے بعد
زمانے کی گردش اور بداقبالی نے اسکو گھیرا۔ دو برس مین خالی ہاتھ رہ گیا مکان
گرنے شروع ہوئے کرایہ دارون نے کرایہ کی ایک کوڑی نہ دی گانون مین پانی نہ
برسا اور کچھ اناج پیدا نہوا۔ گائے بھینس گھوڑا اونٹ سب کے سب ایسی
وبا آئی کہ فنا ہوگئے گھر مین آگ لگی تمام اسباب جل کر خاک ہوگیا۔ نقد جو
کچھ تھا چوری ہوگیا۔ تو وہ شخص قسمت کو برا کہنے لگا۔ قسمت نے اپنی

(۱) فائدہ (۲) سوداگری (۳) اسی کو نئی دنیا کہتے مین اس واسطے کہ کوئی ساڑھے تین سو برس سے
معلوم ہوا ہے کہ زمین پر یہ ملک بھی بستا ہے زمین کی دوسری طرف ٹھیک ہمارے نیچے واقع ہے
(۴) مہنگی (۵) نقصان۔ ٹوٹا (۶) بندوبست (۷) یعنی بچتا ہے (۸) پنجاب کے علاقے مین ایک گانون
ہے وہان ہرسال میلا ہوتا ہے گھوڑون کی خرید و فروخت بہت ہوا کرتی ہے (۹) گھوڑون کے بچے
(۱۰) ... بیچنے تھے (۱۱) جہان کا رئیس ہندو راجہ ہو (۱۲) چکر (۱۳) یعنی مفلس ہوگیا (۱۴) ہلاک۔

برائی سنکر کہ اونا شکر بد ذات عقبیٰ بہتری تھی وہ تو اپنی عقل اور تدبیر کی طرف منسوب کرتا تھا اور جسقدر برائی ہے مجھکو لگاتا ہے۔

حاصل

آدمی کا دستور ہے کہ جب خوش حال ہوتا ہے تو اسکو اپنی کوشش پر ناز ہوتا ہے اور جب مبتلا ے مصیبت ہوتا ہے تو تقدیر کو برا کہتا ہے۔

حکایت (۴۰)

ایک چالاک لڑکا کسی سبب سے ایک کنوین پر بیٹھا رو رہا تھا۔ ایک لالچی آدمی اُدھر سے گذرا اور لڑکے سے رونے کا سبب پوچھا۔ لڑکے نے کہا کہ مین اس کنوین پر پانی بھرنے آیا تھا۔ تانبے کا گھڑا میرے ہاتھ سے چھوٹ کر کنوین مین گر پڑا اور مین اُسکے سنبھالنے کو جھکا۔ تو میری کامدار ٹوپی بھی گر گئی۔ یہ سنکر وہ آدمی کپڑے نکال کنوین مین اوترا۔ دیر تک تانبے کا گھڑا اور کامدار ٹوپی کنوین کی تہ مین ڈھونڈھتا رہا آخر کو ناامید ہو کر باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ لڑکا اُسکے کپڑے لیکر چمپت ہوا۔

حاصل

لالچ ایک پردہ ہے جو آدمی کو انجام کار نہین دیکھنے دیتا۔

(۱) یعنی خوشحالی کو کہتا تھا کہ میری عقل کے زور سے ہے (۲) یعنی شیخی مارتا ہے کہ میری کوشش سے ہوا (۳) گرفتار۔ پھنسا ہوا (۴) جلد یا (۵) یعنی جس طرح پردے کے پرے کی چیز دکھائی نہین دیتی اسی طرح لالچ آدمی کو اندھا کر دیتا ہے کہ انجام کار نہین سوجھتا (۶) کام کا آخر۔

حکایت (۴۱)

ایک پیاسا کوا پانی کی جستجو مین پھرتا تھا دیکھا کہ ایک گھڑا ہے اُسکے پیندے مین ذرا سا پانی ہے ہر چند کوشش کی مگر چونچ پانی تک نہ پہونچی کوے کی سیانپت تو مشہور ہے بہت سے کنکر پتھر گھڑے مین ڈالنے شروع کیے یہان تک کہ پانی اوپر آگیا اور اُس نے اپنی پیاس کی قدر پی لیا۔

حاصل

مشکل کام عقل وحکمت کے زور سے آسان ہوجاتا ہے۔

حکایت (۴۲)

ایک بندریا کے دو بچے تھے ایک کو بہت چاہتی تھی اور دوسرے کو کم ایک روز عقاب یعنی گدھ بندریا پر ٹوٹا خوف کی حالت مین بندریا اپنے پیارے بچے کو گود مین اُٹھا کر بھاگی اور دوسرے کو چھوڑ چلی جب اُس بچے نے دیکھا کہ مان نے مجھکو موت کے حوالے کر دیا تو وہ خود دوڑ کر بندریا کی پیٹھ پر لپٹ گیا بندریا ایک درخت سے کود کر دوسرے درخت پر جانا چاہتی تھی کہ گود سے پیارا بچہ چھوٹ کر زمین پر گرا اور مر گیا اور دوسرا بچہ پیٹھ سے لپٹا ہوا صحیح سلامت بچ گیا۔

حاصل

جو لڑکے مان باپ کے لاڈ پیار پر بھول کر اپنی فکر نہین کرتے تباہ ہوتے ہین

(۱) نیچے تہ مین (۲) ہوشیاری اسی سے ہے سیانا بمعنی ہوشیار (۳) یعنی اوپر سے اپکا (۴) آپ سے آپ (۵) برباد ہلاک

حکایت (۴۳)

ایک ابابیل شام کے وقت گھونسلے سے نکلکر بڑی پھرتی اور چالاکی سے
مکھیون کو پکڑ رہی تھی - مکڑی نے دیکھکر حسد کیا اور اس فکر مین ہوئی کہ
ابابیل ہی کو جالے مین پھنسائین - یہ سوچ کر ابابیل کی راہ مین جالا تانا لیکن
جب ابابیل اُس طرف سے ہو کر نکلی تو جالا اور مکڑی سب اُس کے
پرون مین لپٹے ہوے چلے گئے -

حاصل

جو کام ہماری طاقت سے باہر ہے اُسپر جرأت کرنا نادانی ہے

حکایت (۴۴)

ایک جھینگر جاڑے کے دنون مین بھوک کے مارے نیمجان ہو کر شہد کی مکھیون
کے پاس بھیک مانگنے گیا اور بہت عاجزی کے ساتھ عرض کیا کہ میرے پہنے
اور کھانے کا بندوبست کر دو تو مین تمھارے بچون کو گانا تعلیم کرون اسواسطے
کہ فن موسیقی مین مجھکو کمال حاصل ہے شہد کی مکھیون نے جواب دیا کہ ہمارے
بچون کو معاف رکھیے ہم اُنکو اپنا ہی ہنر سکھائینگے ہمارے بچے گانا سیکھکر ایسی
ہون سی کمائی کرلین گے جب کہ آپ جیسا کامل فن بھیک مانگتا پڑا پھرتا ہے -

(۱) کسیکی خوشحالی کو دیکھکر جلنے کا نام حسد ہے (۲) دلیری (۳) بیوقوفی (۴) اد ھوا ہو (۵) گانے کا ہنر
(۶) یعنی مین گانے مین بڑا استاد ہون اور اگر مچھر مین کاٹنے کا عیب نہو تو واقع مین اُس کی آواز بھی بری
ہے (۷) جسکو کسی ہنر مین کمال حاصل ہے -

حاصل

وہ ہنر جس سے روزی کمائی جائے سب طرح کے کمالون سے بہتر ہے۔

حکایت (۴۵)

ایک سست آدمی سے کسی نے پوچھا کہ تمھاری آنکھ تو سویرے کھلتی ہی اتنے دن چڑھے تک بچھونے مین پڑے پڑے کیا کرتے ہو سست آدمی نے جواب دیا کہ میان تم کیا جانو مین ایک بڑا پیچدار مقدمے کا فیصلہ کیا کرتا ہون جب میری آنکھ کھلتی ہے تو دو شخص میرے پاس آتے ہین ایک کا نام چالاکی اور دوسرے کا سستی وہ شخص جس کا نام چالاکی ہے مجھ سے کہتا ہے کہ جلد اٹھ کر دنیا کے کاروبار مین مصروف ہونا ضرور ہے۔ اس کے جواب مین دوسرا جس کا نام سستی ہے کہتا ہے ابھی اٹھنا کچھ ضرور نہین۔ دنیا کے کام کے واسطے بہترا دن پڑا ہے یہ خنکی کا وقت آرام کے واسطے ہے غرض بہت دیر تک یہ دونون مخالف ایک دوسرے کو قائل معقول کرتے رہتے ہین۔ اور مین دونون مین پنچایت کیا کرتا ہون تم ہی انصاف کرو ایسا مشکل مقدمہ کا کیونکر جلد فیصلہ ہو سکتا ہے۔

حاصل

یہ سوچتے رہنا کہ کیا کرین اور کیا نکرین وقت کو ضائع کرنا ہے۔

(۱) الجھا ہوا مشکل (۲) یہ اس سست آدمی نے بات بنائی اور نہ چالاکی اور سستی دو شخص نہین ہین (۳) کام کاج (۴) مشغول یعنی کام مین لگ جانا چاہیے (۵) ٹھنڈک (۶) دشمن ایک دوسرے کی بات توڑنے والے (۷) لاجواب بات مین بند (۸) فیصلہ (۹) انصاف

حکایت (۴۶)

ایک مرغ درخت کی ڈال پر بیٹھا ہوا خوشی کی حالت مین اذان(۱) پر اذان دے
رہا تھا ایک بلی نے دیکھا اور چاہا کہ کسی ڈھب سے نیچے اُتار کر اسکا کام تمام(۲) کرے
بلی نے بے تکلف(۳) ہو کر مرغ سے صاحب سلامت کی اور کہنے لگی کہ میان مرغ کیا
تمنے منادی(۴) نہین سنی مُرغ نے کہا کیسی منادی بلی نے کہا آہا تمکو ابتک خبر ہی نہین
دس دن سے برابر پنچائت ہو رہی تھی دنیا بھر کے جانور چرند(۵) پرند(۶) جمع(۷) تھے سب نے
قول و قسم(۸) کیا کہ آئندہ(۹) کوئی جانور کسی کو نہ ستائے سب امن چین سے زندگی
بسر کرین(۱۰) اس قول و قسم کا ایک محضر(۱۱) بنا سب جانورونکے دستخط(۱۲) ہوے بادشاہ
یعنی شیر کے دربار مین وہ محضر پڑھا گیا مرغ نے کہا سبحان اللہ(۱۳) بڑی خوشی کی
بات ہے اور بڑا خدشہ (کھٹکا) دفع ہوا اتنے مین مرغ اپنی گردن لمبی کر کے اس طرح
کڑکڑایا(۱۴) کہ گویا کوئی خوفناک چیز نظر پڑی بلی نے پوچھا خیر ہے کیا دیکھکر ڈرے
مرغ نے جواب دیا کچھ نہین دو شکاری کتے دوڑے چلے آتے ہین یہ سُن کر
بلی وہم دبا کر چلنے لگی مُرغ نے کہا کیون بی گربہ(۱۵) خانم کہان تشریف لیے جاتی
(چیخنے سے ۱۲)

(۱) مرغ کے بولنے کو اذان دینا کہتے ہین مشہور ہے کہ مرغ فرشتون کو دیکھکر بولتا ہے اس سے اُسکے بولنے کا نام اذان رکھ لیا ورنہ اذان تو نماز کے واسطے ہوتی ہے (۲) یعنی مارے ہلاک کرے (۳) یعنی گاڑھی دوستی ظاہر کر کے جب دو شخصون مین گاڑھی دوستی ہوتی ہے تو جسنے چاہا پہلے سلام کر لیا ایک دوسرے کے سلام کا منتظر نہین رہا کرتا (۴) ڈونڈی (۵) چرنے والے (۶) اُڑنے والے (۷) اکٹھے (۸) اقرار قسما قسمی (۹) آگے کو (۱۰) گذارین (۱۱) گواہی نامہ (۱۲) یعنی سب نے اُس محضر پر اپنے ہاتھ سے اپنے نام لکھے (۱۳) اللہ پاک ہے خوشی اور پسندیدگی کے مقام پر بولتے ہین (۱۴) مرغ کی ایک خاص طرح کی بولی کو کڑکڑانا کہتے ہین (۱۵) چھیڑنے کے لیے عورتون کا سا نام لیکر پکارا گربہ کے معنی بلی اور جسطرح مغلون مین مرد بیگ عورتین بیگم اسی طرح پٹھانون مین مرد خان عورتین خانم ہوتی ہین۔

اب تو امن چین کا وقت ہے بلی نے کہا سچ ہے لیکن کیا معلوم ان کتّون نے بھی منادی سنی ہے یا نہین شاید تمھاری طرح اب تک بیخبر ہون۔

حاصل

دغاباز کی بات کو پائداری[1] نہین ہوتی۔ دروغ گورا حافظہ نباشد۔

حکایت (۴۷)

ایک خرگوش کو عقاب یعنی گِدھ نے دبوچا[2] خرگوش بیچارہ رونے اور چِلانے لگا اس کے بلبلانے پر ایک چِڑے کو ہنسی آئی اور طنز[5] کی راہ خرگوش سے کہا او نامرد کیا عورتون کی طرح روتا پیٹتا ہی۔ تو خود بڑا بھاگنے والا ہے کیون نہین تڑپ[6] کر نکل بھاگتا۔ چِڑا یہ کہ ہی رہا تھا کہ اتنے مین ایک شکرا اُس پر ٹوٹا[7] اور چڑے کی ہڈی پسلی توڑ تاڑ چٹ کر گیا۔ خرگوش نے یہ ماجرا دیکھ کر کہا وہ مجھی کو تدبیر بتانے کو تھا اب اپنے واسطے وہی تدبیر کیون نہین کام مین لایا۔

حاصل

کسی کو مصیبت کے دیکھ کر چھیڑنا بہت بری بات ہی ہر شخص دوسرے کی تکلیف کو آسان سمجھا کرتا ہی استقلال[9] وہی سند ہی کہ اپنے اوپر مصیبت پڑے اور عقل درست رہے۔

حکایت (۴۸)

ایک قصہ خوان[11] سر بازار دل سے بنا بنا کر جھوٹی کہانیان کہہ رہا تھا اور بہت آدمی اُسکو گھیرے کھڑے تھے اتنے مین ایک ریچھ والا اُدھر سے ریچھ لیے نکلا سب لوگ

---

(۱) ٹھہراؤ (۲) جھوٹے کو یادداشت نہین ہوتی یعنی یاد نہین رہتا کہ کیا کہہ چکا ہون (۳) پکڑا۔ دبایا (۴) بے قرار ہو کر رونے (۵) طعن (۶) جست کر کے (۷) اوپر سے گرا (۸) کھا گیا (۹) دل کی مضبوطی (۱۰) قابل تسلیم (۱۱) کہانیان کہنے والا۔

ریچھ کو دیکھنے لگے ریچھ نے کہا تم سب لوگ کیا تعجب کے ساتھ مجھکو دیکھتے ہو کہ مین خونخوار اور زبردست جانور ایک آدمی کی قید مین ہون. ناک چھدی ہے جدھر چاہتا ہے لیے لیے پھرتا ہے اسی طرح مجھکو تمپر تعجب ہوتا ہے کہ تم سب عقلمند ہو کر اس قصہ خوان کی قید مین ہو وہ جس بات کی طرف چاہتا ہے تم کو متوجہ کرتا ہے۔ میری ناک چھدی ہے اور تمھارا کان۔

حاصل

جسمانی لذتون نے ہمکو اپنا غلام بنا رکھا ہے۔

حکایت (۴۹)

ایک گھوڑے مین ڈرنے اور بھڑکنے کی بری عادت تھی۔ پتا کھڑکتا تو یہ کود کر دور جا کھڑا ہوتا۔ ایک مرتبہ سواری کی حالت مین خود اپنے سائے کو دیکھکر ڈرا سوار کا آسن اُکھڑا اور گر پڑا گیا۔ سوار نے کہا جانورون مین بہادری کی نسبت گھوڑے کی جو تعریف مشہور ہے محض غلط ہے یہ اتنی بڑی لاش کا گھوڑا اپنی پرچھائین سے ڈرتا ہے گھوڑے نے کہا آپ سچ فرماتے ہین آدمی بڑے بہادر ہوتے ہین جو بھوت اور چھلاوے سے ڈرتے ہین مین اگر سایہ سے ڈرا تو آخر ایک چیز کو دیکھکر ڈرا آپ لوگ اُس چیز سے ڈرتے ہین جسکو دیکھتے بھی نہین۔

(۱) خونی پکڑ پائے تو خون پی لے (۲) کھانے پینے سننے سونگھنے وغیرہ کے مزے (۳) جس طرح غلام مالک کے بس مین ہوتا ہے اسی طرح ہم جسمانی لذتون کے بسمین ہین یعنی اُن کے غلام ہین (۴) سواری کے وقت ٹانگون مین جو گھوڑے کو دباتے ہین اسکو آسن بولتے ہین (۵) ٹلنے ٹلنے (۶) بالکل (۷) ڈیل (۸) چھائون (۹) چھلاوہ بھی ایک قسم کے بھوت کو کہتے ہین کبھی ظاہر کبھی غائب۔

حاصل

بے اصل چیزون سے ڈرنا بڑی نامردی کی بات ہے۔

حکایت (۵۰)

ایک عورت کا شوہر سخت بیمار تھا طبیبون نے جواب دیا کہ اب علاج لاحاصل ہے یہ شخص بچنے والا نہین وہ عورت دستور کے موافق رنجیدہ رہتی اور اکثر رو یا بھی کرتی بیمار نے سمجھایا کہ رونے سے کچھ حاصل نہین صبر کرو عورت نے کہا کیا خاک صبر کرون تمھارے پیچھے میری زندگی مصیبت ہی کون مجھکو کما کر کھلائے گا کون ان بچون کی خبر لے گا اس سے بہتر یہ ہے کہ تمھارے بدلے ملک الموت میری روح قبض کرے مرد نے کہا میری حالت دگرگون ہوتی جاتی ہے میرے روبرو رنج و غم کی باتین مت کرو میری روح کو صدمہ ہوتا ہی اور میرے خیالات پریشان ہوتے ہین اب مجھکو اطمینان کے ساتھ خدا کی یاد مین مرنے دو عورت نے کہا ہائے کیونکر صبر کرون تم مرو اور مین چین سے بیٹھی رہون خدا مجھکو تمھارے آگے زمین کا پیوند کرے اور تمھارے بدلے مجھے موت آئے مرض کی تھی شدت اور مرد کا مزاج ہو گیا تھا نازک یہ سن کر بولا اب مرتے مرتے بھی تم مجھکو ستاتی ہو ایسی باتین میرے سامنے مت کرو مجھکو تکلیف ہوتی ہے عورت نے کہا مین تو تمھارے ساتھ جان دون گی ہرچند مرد نے سمجھایا کہ وہ عورت اُس کے سامنے نہ رہے مگر عورت نے نہ مانا اور حسب دستور برابر چارپائی

(۱) حکیمون (۲) یعنی علاج سے کچھ فائدہ نہین (۳) موت کا فرشتہ جو لوگون کی جان نکالتا ہے (۴) جان سے (۵) دوسری طرح کی یعنی بدلتی جاتی ہے (۶) بیفکری یعنی قبر مین گاڑی جاؤن (۷) سختی زور (۸) چڑ چڑا (۹) دستور کے مطابق۔

بچھاکر سوئی۔ اتفاق سے رات کے وقت مکان مین کوئی گاے گھس آئی اور کسی گھڑے مین ڈال کے پڑے تھے چھلکے اُن کو لگی کھانے۔ سینگ گھڑے مین پھنس گئے گاے گھبراکر ہر طرف دوڑنے لگی۔ سب لوگ سوگئے تھے پہلے عورت کی آنکھ کھلی اور اُسنے ڈرکر مرد کو جگایا کہ اچھے دیکھنا آنگن مین یہ کیا ہے مردنے کہا آخر تم نے کہہ کہکر ملک الموت کو بلایا یہ موت کا فرشتہ ہے اور کیا ہے بے ساختہ عورت کے منھ سے نکلا اے حضرت فرشتہ غلطی نہ کیجیے گا بیمار کی چارپائی پہچان کر۔

حاصل

لاکھ کوئی کہے مگر سب سے زیادہ اپنی ہی جان ہر ایک کو پیاری ہوتی ہے۔

حکایت (۵۱)

ایک شیر نے اپنے بچے کو نصیحت کی کہ خبردار آدمی سے مقابلہ کرنے کا ارادہ ہرگز نہ کرنا خدا نے آدمی کو عقل کی طاقت ایسی دی ہے کہ دنیا کا کوئی جانور اس سے عہدہ برآ نہین ہو سکتا۔ شیر کے بچے نے شیر کی نصیحت کو سنا۔ لیکن اُس کے دلمین ایسا ہی اثر ہوا جیسا اس زمانے کے اکثر بیٹون پر باپ کی نصیحت کا ہوا کرتا ہے جب یہ بچہ جوان ہوا اور اُس مین خوب طاقت آئی۔ بڑے بڑے ہاتھیون کو مارنے لگا اور تمام جنگل کے جانورون مین اُسکی ہیبت کا زلزلہ پڑگیا۔ زور کے گھمنڈ مین اس کو سوجھا کہ چلو آدمی سے کشتی لڑین یہ سوچ کر آبادی کی

(۱) یہ محاورہ کا لفظ ہے (۲) بے اختیار (۳) یعنی بول پڑی (۴) حاصل یہ ہے کہ کوئی جانور انسان کا مقابلہ نہین کر سکتا (۵) یعنی شیر کے بچے نے شیر کی نصیحت کو پلے نہ باندھا اُسپر عمل نہ کیا (۶) جانور اسکے خوف سے لگا کانپنے

طرف آیا۔ ایک بڑھئی ایک بڑا موٹا شہتیر چیر رہا تھا شیر کے بچے نے پوچھا تم ہی آدمی ہو؟ بڑھئی نے کہا ہاں اور بولا بھلا تو مجھ سے کیا کشتی لڑے گا دیکھ مین شہتیر کو دو ٹکڑے کیے ڈالتا ہون تجھ مین اگر بڑی طاقت ہے تو اسی کو چیر کر دکھا شیر کا بچہ جھنجھلا کر شہتیر سے جا لپٹا اور جس طرف بڑھئی نے تھوڑا اسا چیر کر میخ ٹھونک رکھی تھی شیر بچہ نے دونون ہاتھ ڈال خوب کھینچا کر زور کیا میخ گر پڑی اور شہتیر کے دونون سرے مل گئے شیر کے بچے کی کلائی دب کر رہ گئی۔ بہتیرا زور مارا۔ شہتیر نے کلائی نہ چھوڑی پر نہ چھوڑی۔ شیر کے بچے نے طیش مین آکر بڑے زور سے جھٹکا مارا کلائی الگ ہو گئی لنگڑاتا ہوا گھر آیا۔ باپ نے دیکھا پوچھا یہ کیا کر لایا شیر کے بچے نے کہا آدمی سے کشتی لڑ اکلائی نذر کر آیا

حاصل

جو لڑکا بزرگ کی نصیحت نہین مانتا آخر پشیمان ہوتا ہے۔

حکایت (۵۳)

ایک پیر مرد جس کی کمر جھک کر دُہری ہو گئی تھی بازار مین لکڑی کے سہارے چلا جاتا تھا۔ ایک نوجوان آدمی اُس کے پاس ہو کر نکلا اور ہنسی کی راہ سے پوچھا بڑے میان یہ تمھاری کمان کتنے کی ہی؟ پیر مرد نے جواب دیا کہ اے احمق (۱) کیو خرچ کرتا ہی؟ چندے صبر کر جب میری عمر کو پہونچیگا ایسی ہی کمان تجھکو مفت ملیگی

(۱) بڑی موٹی کڑی (۲) غصے مین بھر کر (۳) شگاف دراڑ (۴) دانت بھینچکر (۵) غصے مین جوشین (۶) شرمندہ (۷) بوڑھا آدمی (۸) کمان سے اُس نے بڈھے کا قد مراد لیا (۹) چند روز۔

حاصل

ناعاقبت اندیش آدمی اپنے انجام سے خبر نہین رکھتا اور دوسرے پر ہنسا کرتا ہے۔

حکایت (۵۳)

ایک پیرمرد اور اُسکا بیٹا دونون سفر مین تھے اور ایک ٹٹو بھی ساتھ تھا ٹٹو پر اوڑھنا بچھونا لادتے اور دونون باپ بیٹے پائون پائون چلتے لوگون نے دیکھا اور کہا دیکھو یہ دونون کیسے احمق ہین ٹٹو کوتل رکھتے اور خود تکلیف اُٹھاتے ہین یہ سُن کر پیرمرد ٹٹو پر سوار ہولیا تب لوگون نے کہا دیکھو بے رحم باپ کو آپ تو مزے مین ٹٹو پر سوار ہے اور بیٹا پائون پائون پیچھے گھسٹتا ہوا چلا آتا ہی تب پیرمرد ٹٹو سے اترا اور بیٹے کو سوار کردیا۔ پھر بھی لوگون نے کہا دیکھو بے ادب اولاد کو بڈھا باپ تو پائون پائون اور خود بیٹا ہٹا کٹا جوان سوار۔ تب بڈھا ٹٹو پر آگے سوار ہوا اور بیٹے کو اپنے پیچھے بٹھالیا تب بھی لوگون نے کہا معلوم ہوتا ہے ٹٹو مانگے کا ہے اسباب کے علاوہ دو آدمی لدلیے ہین ان کو کچھ بھی ترس نہین آتا۔

حاصل

تمام دُنیا کو خوش کرنا محال ہے۔

حکایت (۵۴)

ایک سوداگر نے اپنے دوست سے جو ایک جہاز کا ناخدا تھا پوچھا تمھارے والد بزرگوار نے کیونکر وفات پائی ناخدا نے کہا آپ میرے والد کی نسبت خاصکر

(۱) جو انجام یعنی آخر کو نہ سوچے (۲) نہین سے (۳) موٹا تازہ (۴) سواسطے (۵) ناممکن (۶) ملاحون کا سردار (۷) مطلب یہ ہے کہ تمھارے باپ کس طرح پر مرے۔

کیا پوچھتے ہین میرے آبا و اجداد سب ڈوب کر مرتے آئے ہین اس واسطے کہ
صدہا پشت سے جہاز رانی کا پیشہ ہمارے خاندان مین ہے سوداگر نے کہا کیا تمکو
ڈر نہین لگتا کہ تم بھی باپ دادون کی طرح ایک نہ ایک دن ڈوب کر مر وگے ناخدا نے
کہا بیشک ڈوبنے کا خوف تو ہے لیکن موت سے گریز کہان ہو سکتا ہے بھلا مین آپ
سے پوچھتا ہون کہ آپ کے آبا و اجداد کیونکر مرے سوداگر نے کہا گھر مین مرے اور کہان
مرے ناخدا نے کہا آپ نہین ڈرتے کہ اُسی گھر مین آپ کو بھی مرنا ہوگا۔

حاصل

آدمی خشکی مین رہے یا دریا مین موت سے کسی جگہ نجات نہین۔

حکایت (۵۵)

ایک مرتبہ بھوؤن اور موچھون مین بڑی بحث ہوئی۔ بھوؤن نے کہا ہماری بڑی
عزت ہے ہمکو آدمی نے ماتھے چڑھایا اور آنکھون پر جگہ دی موچھون نے کہا
ہم کو آدمی نے منھ لگایا۔ اور خدا نے ہم کو مردون کی زینت بنایا۔ بھون منھ
سکوڑ کر بولی آج تو شیخی بگھارتی ہے وہ بات یاد نہین کرتی ہر آٹھوین دن
اُسترے سے تیرا سر مونڈا جاتا ہے۔ واہ کیا تیری عزت ہے اور کیا تیرا قدر۔
مجھکو دیکھ کہ عمر بھر آنکھون پہ رہتی ہون۔ اور کسی طرح کا آزار مجھکو نہین پہونچتا

(۱) باپ دادے (۲) سیکڑون (۳) جہاز کے چلانے (۴) بھاگنا (۵) بچاو چھٹکارا (۶) تکرار (۷) سنگھار (۸) خفا ہو کر (۹) شیخی کے ساتھ
بگھارنا بولا جاتا ہو ورنہ بگھارنا تو گھی یا تیل کا ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ شیخی مارتی ہو اور ڈینگ کی لیتی ہو (۱۰) معلوم ہوتا ہے
کہ یہ تکرار کسی مسلمان کی موچھون اور بھوؤن مین ہوئی ہوگی کیونکہ مسلمانون ہی کے مذہب مین موچھین
کتروانے یا منڈوانے کا حکم ہے اور جو مسلمان مذہب کے پابند ہین موچھون کو کترواتے یا منڈواتے
بھی ہین (۱۱) دکھ درد۔

مونچھ نے کہا میری بڑھتی دولت ہے - اور ترقی والون کو رنج پہونچتا ہی کرتا ہی دیکھ میوہ دار درخت قلم[1] کیے جاتے ہین - الغرض اسی طرح دونون طرف سے گفتگو ہو رہی تھی قریب تھا کہ مونچھین اور بھوین آپس مین لپٹ جائین اور کشتم کشتا ہونے لگے لیکن چونکہ دونون چیزین زیبائش[2] کی تھین دونون کا رہنا ساتھ ضرور تھا خداے تعالیٰ نے ناک کو بیچ بچاؤ کرنے اور دونون آنکھون کو دیکھتے رہنے کے واسطے پیدا کیا اور حکم دیا کہ خبردار یہ دونون لڑنے بھڑنے نہ پائین تب سے مونچھون اور بھوؤن مین ایسی لڑائی نہین ہوتی لیکن بھوین تاک مین لگی ہین کہ ذرا ناک الگ ہو تو مونچھون کو اکھاڑ لین اور مونچھین اس فکر مین رہتی ہین کہ ناک کو غافل پائین تو لپک کر بھوؤن کو کھسوٹ لین۔[3]

حاصل

دو دشمن جسقدر ایک دوسرے کی دور رہین اُسیقدر اُن مین امن ہوگا۔

حکایت (۵۶)

ایک مچھر بیل کے سینگ پر بیٹھکر کہنے لگا میان بیل مین اُڑتے اُڑتے تھوڑی دیر کے لیے تمھارے سینگ پر بیٹھ گیا ہون اس لیے کہ یہ سبزہ جس مین تم چرتے رہتے ہو مجھکو بھلا معلوم ہوا اور میرے دل نے چاہا کہ اونچی جگہ بیٹھکر اُس کی سیر کرون - سو اگر تم کو تکلیف ہو اور میرا بوجھ ناگوار خاطر گذرے تو مین دو چار لمحہ بیٹھا رہون - ورنہ مجھکو تمھارا آزردہ[4] کرنا منظور نہین - فرماؤ تو دوسری جگہ

(۱) کاٹے تراشے (۲) زینت (۳) یہ ایک خیالی کہانی ہے مگر خیال برا نہین ورنہ بھلا کہین بھوین اور مونچھین بھی لڑتے سنی ہین (۴) رنجیدہ

جا بیٹھون بیل نے کہا ناحق[1] آپنے مجھکو بتایا بھی کہ آپ میرے سینگ پر تشریف رکھتے ہین جب تک آپ کی مرضی ہو خوشی سے بیٹھے رہیے۔ مجھکو نہین معلوم ہوا کہ آپ کب آکر بیٹھے۔ اور جب آپ اُڑ جائیےگا تو بھی معلوم نہ ہوگا کہ آپ کب اُڑ گئے

حاصل

بے حقیقت آدمی اکثر اپنے تئین بڑا سمجھا کرتے ہین۔

حکایت (۵۷)

ایک لنگڑا آدمی اور ایک اندھا دونون ایک ہی محلہ مین رہتے تھے اور دونون جمعے[2] کے جمعے نماز کو جامع[3] مسجد جاتے لیکن اس طرح کہ اندھا لنگڑے کو چڈھی چڑھاتا اور لنگڑا اندھے کو راہ بتاتا۔

حاصل

ایک دوسرے کی مدد سے دنیا مین خوب کام چلتا ہے۔

حکایت (۵۸)

ایک بھیڑیا اور لومڑی اور گدھا تینون بیٹھے ہوے آپس مین باتین کرتے تھے۔ دنیا کی ناپائداری[4] کا تذکرہ تھا۔ آخر سب نے یہ صلاح کی کہ چلو فلانے بزرگ کے مزار[5] پر اپنے اپنے گناہون کا اقرار کرکے توبہ[6] کرین۔ تینون وہان گئے اور ہر ایک نے اپنے اپنے گناہ بیان کرنے شروع کیے بھیڑیے نے کہا ہاے میری مغفرت[7] کیونکر ہوگی۔ مین نے تو ایک ظلم ایسا کیا ہے کہ جب مجھکو یاد

(۱) یعنی تم اسقدر ہلکے ہو کہ اگر تم نہ بتاتے تو مجھکو خبر بھی نہوتی کہ تم میرے سینگ پر بیٹھے ہو (۲) یعنی ہر جمعہ کو (۳) بڑی مسجد مین نماز جمعہ پڑھی جاتی ہے (۴) دنیا کے چند روزہ اور بے اعتبار ہونے کا (۵) قبر (۶) خدا سے عہد کرین کہ پھر کبھی گناہ نہین کرینگے (۷) بخشایش۔

آتا ہے تو میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین ایک کمبخت بکری کے چار بچے تھے وہ بکری اُن بچون کو چھوڑ کر اپنا پیٹ بھرنے کے لیے لوگون کے گھرون مین پھرا کرتی تھی بکری کے یہ بے رحمی کہ بچون کی خبر نہین لیتی مجھ سے نہ دیکھی گئی اور مین نے بکری کو مار ڈالا۔ پھر مین نے یہ سوچا کہ اب یہ بچے بے مان کے آخر کو مرجائینگے ناحق کیون مصیبت اُٹھائین۔ خدا علیم ہے صرف اسی خیال سے مین نے اُن کو بھی کھا لیا یہ کہکر بھیڑیا رونے لگا۔ لومڑی نے کہا اسے میرے نیک مزاج اور نرم دل دوست مت رو اور مت افسوس کر ہر چند تو نے بکری اور اُسکے بچون کو مارا لیکن خدا تو نیت کو دیکھتا ہے دونون مرتبہ تیری نیت مین بھلائی تھی۔ بکری تو واجب القتل تھی اسواسطے کہ بچون کی پرورش نہین کرتی تھی رہے بچے اُن کے مارنے مین بھی مین خوب جانتی ہون اور کیا خدا نہین جانتا کہ تیرا کچھ اپنا مطلب نہین تھا تو نے اُنکو یتیمی اور بے مادری کے عذاب سے نجات دی۔ اور تجھکو بیشک ثواب کی امید رکھنی چاہیے کہ تو نے ایسی بیرحم مان کو مارا اور ایسی تکلیف سے جس مین گھُل گھُل کر مرتے بچون کو چھڑایا پھر لومڑی نے کہا کہ مشکل تو مجھ کمبخت کی ہے دیکھیے قیامت مین میرا کیا حال ہوگا اور کیونکر مین بخشی جاؤن گی۔ مین نے تو وہ کام کیا ہے کہ دوزخ بھی مجھسے پناہ مانگے گی۔ ایک شخص کے گھر مین بہت سی مرغیان پلی ہوئی تھین مرغ ہر وقت

(۱) یعنی ڈر کے مارے کانپ اُٹھتا ہون کہ دیکھیے خدا کے یہان کیا سزا ملے (۲) یعنی مجھ سے برداشت نہو سکی (۳) خدا خوب جانتا ہے (۴) دلی ارادہ (۵) یعنی اُسکا مارنا واجب اور ضرور تھا (۶) بے پدری یعنی بے باپ کے ہونا (۷) بے مان کے ہونا (۸) دُکھ (۹) چھٹکارہ مخلصی (۱۰) نیک کامون پر جو اجر آخرت مین ملے گا (۱۱)

آپسمین لڑتے تھے اور چیختے اور غل مچاتے - تمام ہمسایون کا دم[1] ناک مین تھا نہ صرف دڑبہ[2] بلکہ تمام محلہ اُن مرغیون نے نجس[3] کردیا تھا - جہان دیکھو بیٹ جدھر جاؤ گندگی - اور یہ مرغ ایسے ناہموار[4] تھے کہ محلے والون کے برتنون مین پانی پیتے تھے - روز فریاد ہوا کرتی تھی محلے والون کی یہ مصیبت سنتے سنتے میرا کلیجہ پک[5] اُٹھا تھا - ایک روز مجھسے ضبط نہ ہوسکا اور مین نے دربے مین جاکر سبکو چیر پھاڑکر برابر کیا - یہ کہکر لومڑی بے تحاشہ[6] رونے لگی - بھیڑیے نے یہ سنکر کہا اے نیکبخت بی بی کیون اتنا روتی ہے امین تو تیرا کچھ بھی قصور نہین خدا تو بڑا منصف[7] ہی - وہ مرغ سبکے سب اسی سزا کے لائق تھے تو نے اُنکو مارکر ایسا ثواب کمایا ہی کہ بحساب جنت[8] مین چلی جائیگی - پھر لومڑی اور بھیڑیے نے کہا کہ میان گدھے تمسے بھی اگر کوئی خطا ہوئی ہو اور ایسا کونسا بندہ ہے جس سے خطا نہین ہوتی، تو کہ ڈالو - گدھے نے کہا کہ نہ میرے سینگ کہ کسیکو مارون نہ پنجے اور نہ دانت کہ کسی کو کاٹون یا پھاڑون عمر بھر مین مجھسے دو قصور ہوے ایک تو یہ کہ تم یقین کرکے ماننا کہ ایک دن مین بہت ہی بھوکا تھا اور مجھپر گھانس لدی ہوئی تھی مین نے مالک کی بے اجازت تھوڑی سی بس مشکل[9] کرکے کوئی دو مٹھی گھانس نکالکر کھالی - دوسرے ایکروز مین چلا جاتا تھا لڑکے مجھکو ناحق ستانے لگے مین نے ایک لڑکے کی طرف دولتی چلائی مگر کسیکے لگی نہین لیکن مین پھر بھی گناہ کا اقرار کرتا ہون بھیڑیا بولا - او بدذات ایسے بڑے بڑے اکھٹے دو دو گناہ اور تو

(۱) تنگ تھے (۲) مرغیون کا گھر (۳) گندہ ناپاک (۴) بے تمیز (۵) حد سے زیادہ رنج ہو تو کہتے ہین کلیجہ پک گیا یعنی زخمی ہوگیا (۶) زار زار (۷) انصاف والا (۸) بہشت (۹) مشکل سے۔

بخشش کا امیدوار تو نے مالک کے مال مین خیانت[1] کر کے گھانس کھائی جس سے نہین معلوم کتنے جانور بھوکے مرے اور تو نے لڑکے پر دولتی چلائی اگر مر جاتا تو ایک جان کا زیان[2] ہوا تھا اور اُسکے مان باپ اور عزیز و اقارب[3] کنبے کا کنبہ اُسکے غم مین ہلاک ہوتا سو الگ - لومڑی نے کہا سچ تو ہے اگر ایسے گناہ معاف ہوا کرین تو دُنیا کا کارخانہ درہم و برہم[4] ہو جاے اور لوگ آخرت کے حساب و کتاب اور دوزخ سب کی ہنسی اڑائین - یہ گدھا نہ صرف گنہگار ہے بلکہ کافر نعمت[5] خائن[6] سفاک[7] بیباک[8] ہونے کی وجہ سے واجب القتل ہے یہ کہکر بھیڑیا اور لومڑی گدھے کے لپٹ گئے اور پھاڑ ڈالا -

حاصل

خود غرض اور ظالم سے انصاف کی توقع نہ رکھنی چاہیئے

حکایت (۵۹)

ایک دیہاتی[9] غریب آدمی نے چھتون مین سے شہد جمع کیا - اور ایک گھڑے مین بھر کر شہر کی طرف بیچنے کو لے چلا - راہ مین تنہا[10] دل ہی دل مین باتین[11] کرتا جاتا تھا - اُس نے یہ خیالی منصوبہ باندھا کہ اس شہد کو بیچ کر مرغی کا جوڑا[12] لون اور جب مرغی پورے بائیس[22] انڈے دے تو بچے نکلواؤن - جب بچے بڑے ہون اور انڈے دینے لگین تو سب کو انڈون پر بٹھاتا جاؤن - اسی طرح سو مرغیان

(۱) امانت مین چوری (۲) نقصان (۳) پاس کے رشتہ دار (۴) الٹ پلٹ (۵) مالک کا احسان نہ ماننے والا (۶) امانت مین خیانت کرنے والا (۷) خونی (۸) بیدھڑک (۹) گانون - دیہات کا رہنے والا (۱۰) اکیلا (۱۱) دل ہی دل مین تدبیرین سوچنے لگا (۱۲) یعنے مرغی اور مرغا -

جمع کرکے بیچون اور بکریون کا ریوڑ پالون پھر بکریون سے بڑھاتے بڑھاتے گائین اور بھینسین پالون اسی طرح بڑا آدمی ہوجاؤن تو کسی امیر[1] کے گھر بیاہ کرون اولاد ہو بیٹے کے واسطے دروازے[2] پر اُستاد نوکر رکھون آتے جاتے لڑکے کو پکار پکار کے پڑھتا ہوا دیکھون - اور خوش ہوکر لڑکے کو گود مین اُٹھالون اور پیار کرون - لڑکے کو اُٹھانے کے خیال مین ذرا اُسکا سر جھکا اور شہد کا گھڑا گر کر چکنا[3] چور ہو گیا تب سب انڈے بچے بکری گائے بھینس بی بی لڑکا اُستاد کنبے کا کنبہ اُسی شہد مین بہ گیا -

حاصل

آدمی فانوس خیال[4] ہی دل مین بہت سے بے اصل[5] منصوبے سوچا کرتا ہے

حکایت (۶۰)

ایک شخص کھانا بہت کھاتا تھا - اتفاق سے لکھنؤ جاتے ہوے عین کھانے کے وقت کسی دوست کے مکان پر اُترا ہر چند اُس دوست کو اُس کے آنیکی خبر پہلے سے نہ تھی - اور اسی واسطے اُسکی مہمانی کیلئے کچھ سامان بھی نہ کیا تھا - لیکن چونکہ کھانے کا وقت تھا جو کچھ گھر مین موجود تھا اُسکے سامنے لاحاضر کردیا - اور دل مین سمجھا کہ آخر بال بچون کا گھر ہے ایک آدمی کا کھانا کنبے مین کیا معلوم ہوگا - مہمان نے کھانا شروع کیا پہلے سالن ہوچکا تو

(۱) یعنی مالدار دولتمند امیر (۲) دروازے پر میانجی رکھکر بچون کو پڑھوانا امیری کا نشان ہے اور باوجودیکہ جگہ جگہ کالج اور اسکول جاری ہوگئے ہین بعض لوگ ابتک بھی اُس خبط مین گرفتار ہین (۳) کرچی کرچی (۴) فانوس خیال ایک قسم کی قندیل ہوتی ہے اُسمین کاغذ کی ترشی ہوئی مورتین باہر سے پھرتی ہوئی دکھائی دیتی ہین (۵) جھوٹے (۶) خیالات (۷) عوت

صاحب خانہ جلدی سے گھر مین سالن لینے گیا جب تک سالن لیکر آئے
آئے مہمان نے روکھی روٹی ختم کی سالن رکھ روٹی لینے دوڑا اتنے مین انھون
نے روکھا سالن ندارد کیا پھر بیچارہ سالن لینے گیا اور پھر روٹی کو ندارد دیا پایا
غرض یہی تار بندھ گیا کہ روٹی لاتا ہے تو سالن نہین اور اور سالن لاتا ہی تو
روٹی کو دسترخوان پر نہین دیکھتا - یہانتک کہ گھر بھر کا کھانا مہمان صاحب چپٹ
کر گئے اور خدا خدا کر کے اُنکا پیٹ بھرا - کھانیکے بعد دونون دوست اِدھر اُدھر
کی باتین کرنے لگے - گھر والے نے پوچھا یہ فرمائیے کہان کا قصد ہے مسافر نے کہا
لکھنؤ کا گھر والے نے کہا خیر ہے اتنا سفر دُور و دراز - مسافر نے کہا کیا عرض کرون
طبیعت کی علالت نے مجبور کر دیا - چند روز سے ہاضمے مین ایسا فتور آگیا ہی
کہ بھوک مطلق نہین لگتی آج آپنے بھی تو دیکھا اسوجہ سے سخت پریشان ہون
زندگی کا مدار کھانے پر ہے جب اشتہا ساقط ہوگئی زندگی بے لطف وطن
مین صدہا علاج کیے کوئی سودمند نہوا - سُنا ہے لکھنؤ مین حکیم شفاء الدولہ
طبیب حاذق ہین اُن سے رجوع کرنیکا ارادہ ہے -

حاصل

آدمی اپنے کھانے کو ہمیشہ کم سمجھا کرتا ہے -

حکایت (۶۱)

ایک شخص کو منظور ہوا کہ فلان طبیب شہر مین بڑا حاذق مشہور ہے اُس کی

(۱) گھر والا (۲) تمام (۳) کھا ڈالا (۴) یعنے دسترخوان پر نہین ہے (۵) ارادہ (۶) دور کا اور لمبا (۷) بیماری
(۸) یقینی ہاضمہ نہ کرنے کی قوت کمزور پڑگئی ہی (۹) یعنی زندگی کھانے پر موقوف ہے (۱۰) بھوک جاتی رہی (۱۱) بےمزہ
(۱۲) فائدہ بخش (۱۳) دانا حکیم (۱۴) علاج کرانے کا (۱۵) مراد یہ ہے کہ خوب علاج کرتا ہے -

تشخیص[1] اور لیاقت کا امتحان کیجیے۔ ایک شیشے مین بھینس کا قارورہ[2] لیجا کر طبیب کو دکھایا اور درخواست کی کہ اِس مریض کے واسطے کوئی نسخہ تجویز کیا جاے طبیب نے قارورے کو بغور دیکھا تو انسان کے قارورے کی کوئی علامت[3] اُسمین نہ پائی گئی سمجھا کہ ہو نہ ہو بھینس کا قارورہ ہے تب طبیب نے یہ نسخہ لکھدیا دو دھڑی[4] بھس۔ سیر سیر بھر کھلی اور بنولے۔ سانی کرکے بیمار کو کھلائین۔ اوپر سے دو نال[5] کڑوا تیل پلائین۔

حاصل

جس شخص کی کسی خاص طرح کی طبیعت ہو اُسکو اُسی خاص طرح کی تربیت[6] درکار ہے۔

حکایت (۶۲)

شیخ سعدی[7] کسی سراے مین وارد[8] تھے اور اُسی سراے مین ایک ملک التجار[9] یعنی سب سے بڑا سوداگر بھی اتفاق سے اُترا ہوا تھا۔ سوداگر نے شیخ سعدی کی خبر پاکر اُن کو اپنی ملاقات کے لیے طلب کیا۔ اور اپنا حال بیان کرتا رہا۔ صدہا تمسک[10] اور قبالے[11] دکھاے بہت سے بہی کھاتے[12] پیش کیے۔ جہان جہان کوٹھیان تھین سب کا حساب کتاب سنایا۔ غرض اتنا بکھیڑا شیخ سعدی کے روبرو بیان کیا کہ سنتے سنتے اُن کا سر دُکھ گیا۔ تب شیخ سعدی نے کہا

(۱) مرض کی پہچان (۲) پیشاب (۳) نشانی (۴) پانچ سیر کی ایک دھڑی (۵) باس کی ایک پھکنی سی ہوتی ہے اُسمین جانورون کو دوا دیجاتی ہے (۶) اصلاح تعلیم (۷) گلستان بوستان ان ہی کی تصنیف ہے (۸) اُترے ہوے (۹) لفظی معنی سوداگرون کا بادشاہ اور مرادی معنی سب سے بڑا سوداگر (۱۰) سینکڑون برس قرض کی دستاویز (۱۱) جائداد کی دستاویز (۱۲) دوکاندار ساہوکار جن کتابون مین اپنا لین دین لکھتے ہین اُنکو بہی کھاتہ کہتے ہین۔

اب آپ کی عمر زیادہ ہوئی بہتر ہوگا کہ یہ سب کارخانہ وارثون کے حوالے کرکے آپ باقی زندگی عافیت(۱) اور آرام کے ساتھ بسر(۲) کرین۔ سوداگر نے کہا مین خود اسی فکر مین ہون۔ صرف ایک سفر باقی ہے وہ انجام پائے تو انشاء اللہ تعالیٰ(۳) دنیا ترک کرکے گوشۂ عافیت(۴) مین بیٹھون ارادہ یہ ہی کہ پہلے چین جاؤن وہان کے برتن بہت عمدہ ہوتے ہین برتنون کا جہاز روم مین لے جاکر فروخت کردون۔ روم مین ریشمی کپڑا جسکو دیبا کہتے ہین بہت اچھا ہوتا ہے روم سے وہ کپڑا خرید کر حلب جاؤن اور حلب سے آئینے لیکر کشمیر وہان سے پشمینہ خرید کر انگریزون کی ولایت مین لیجاؤن اور وہان سے ہر طرح کا انگریزی اسباب لاؤن۔ پھر گھر بیٹھ رہون زیادہ ہوس(۵) خود مجھکو نہین صرف یہ سفر جو مین نے بیان کیا البتہ بہت ضرور ہے لیکن یہ سوداگر جسنے برسونکے سفر کا ارادہ کیا تھا دو مہینے بعد سفر عاقبت(۶) کر گیا

حاصل

آدمی کی ہوس اتنی دراز ہے کہ اسکو عمر خضر(۷) بھی کافی نہین ہو سکتی۔

حکایت (۶۳)

ایک شخص نے اپنے دوست کی دعوت کرنی چاہی اور اس سے کہا کہ مدت ہوئی آپ نے اور ہمنے ساتھ کھانا نہین کھایا آج غریب خانہ(۸) پر شام کے وقت

(۱) امن (۲) تمام کرین (۳) اگر خداے تعالیٰ نے چاہا (۴) امن کے کونے مین (۵) حرص وطمع (۶) یعنی مرگیا (۷) کہتے ہین کہ حضرت علیہ السلام زندہ ہین اور قیامت تک زندہ رہینگے اور انکو جنگل اور دریا کی خدمت سپرد ہے بعض انکو پیغمبر مانتے ہین (۸) یعنی مجھ غریب کے گھر۔

ما حضر[1] تناول فرمائیے دوست نے کہا اس تکلیف اور تکلف کی کیا ضرورت ہے۔ دال دلیا جو روز میسر آتا ہے وہ بھی آپ ہی کا ہے اُسنے کہا یہ سب آپکی عنایت[2] ہے محبت[3] مین تکلیف و تکلف کو کیا دخل[4] نان و نمک جو موجود ہوگا حاضر کردونگا اس مین آپ للہ[5] اصرار نہ کیجیے اور میری عرض کو قبول فرمائیے دوست نے کہا خیر اگر آپکی خوشی اسی مین ہے تو مجھکو کیا انکار[6] پھر اس شخص نے کہا کہ جب آپنے براہ عنایت دعوت کو منظور فرمایا تو جو چیز آپکو مرغوب[7] ہو ارشاد کیجیے[8] تیار کرائی جائے۔ دوست نے کہا دیکھیے آخر آپ نے ابھی سے تکلف شروع کیا اُسنے کہا یہ آپ کیا فرماتے ہین تکلف کی اس مین کیا بات ہے جو چیز آپ کو پسند ہوگی اُسکے عوض مین اپنی خواہش کی چیزین کم کردونگا۔ دوست نے کہا نہین دعوت مین فرمائش نہین ہو سکتی اس سے معاف رکھیے جو کچھ آپ کے ہان آئے دن پکتا ہے ہزار نعمت ہو اُسی کو مین رغبت[9] کے ساتھ کھاؤنگا پھر اُس شخص نے کہا برائے خدا بھلا کچھ تو فرمادیجیے دوست نے کہا فرمائش کی تو مین کچھ ضرورت نہین دیکھتا۔ مین جانتا ہون کہ قورمہ[10]۔ قلیہ۔ کباب۔ دو گوشتہ پلاؤ[11] فیرنی۔ زردہ[12]۔ پراٹھے[13]۔ شیرمال[14] یہ معمولی چیزین تو ضرور ہی ہونگی ایسا ہی آپکو خیال ہے

(۱) جو کچھ موجود ہو (۲) کھائیے (۳) مہربانی ہے (۴) یعنی جب ہماری اور آپ کی محبت ہو تو آپکی دعوت مین مجھے کیون تکلیف ہونے لگی اور تکلیف کی بھی کیا ضرورت ہے (۵) یعنی تکلف کا تو ذکر ہی نہین (۶) برائے خدا ؛ ضد ہٹ (۷) یعنی جس چیز کو آپکی طبیعت چاہتی ہو (۸) چاؤ خواہش (۹) قورمہ قلیہ دونون قریب ہین قورمہ زا گوشت بے ترکاری کا گر قلیہ مین ہلدی پڑتی ہے اور شوربا ہوتا ہے (۱۰) اپکا ہوا گوشت جو بھون لیا جاوے (۱۱) اسی کو قورمہ پلاؤ بھی کہتے ہین یخنی مین چاولون کو پکایا اور قورمہ مین دم دے لیا (۱۲) میٹھے ہوئے چاولون کی کھیر (۱۳) میٹھے چاولون زعفران مین رنگے ہوئے (۱۴) ایک قسم کی روغنی روٹی (۱۵) آٹے کو دودھ مین گوندھ کر جو روٹی پکائی جاتی ہے

تو باقرخانی تنجن دو چیزین اور سہی بالائی تو بے کیے دستر خوان پر ہو گی زردے جوڑ سے ہے
رہی میری رغبت تو سموسے اور سیب کا مربا چاشنی دار چٹنی بشرطیکہ عرق نعناع مین بنی ہو بس
یہ چیزین کافی ہین ہان آپکو میٹھے کی مٹھائی مطبوع ہو اپنے واسطے منگوائیے گا مین بھی تبدیل
ذائقہ کے لیے دو چار ڈلی کھا لون گا اس سے زیادہ جو کچھ آپ سامان کرینگے تکلف ہے
اور مین کسی طرح تکلف کو جائز نہین رکھتا آپ تو میری عادت سے واقف ہین -

حاصل

دوسرے کے گھر سب کوئی پانون پھیلایا کرتے ہین -

حکایت (۶۴)

ایک مسافر کو جنگل وئیرانے مین زور کی بھوک معلوم ہوئی دیکھا تو ایک
کھجور کے درخت مین لال لال کھجورین لٹک رہی ہین رسی کی انٹی پانون مین لگا
جھٹ سے درخت پر چڑھ گیا - چوٹی پر پہونچا ہی تھا کہ انٹی پانون سے نکل زمین پر
گر پڑی تب تو اُسکے ہاتھ پانون پھول گئے اور کھجورین توڑنی بھول گیا بہیترا چلایا
مد نظر تک آدم زاد کا پتہ نہ تھا اب تو اُس شخص کو اپنے مرنے کا یقین ہوا کہ انٹی
ہے نہین جسکے سہارے سے اُترون گا - کوئی آدمی نظر نہین آتا جو کچھ میری مدد
کرے گا کب تک کھجور سے لپٹا رہون گا کوئی دم جاتا ہے گرا اور چکنا چور ہوا -

---

(۱) ایک قسم کی بنیر مال (۲) ایک قسم کا نذدہ جسمین کھٹائی کی چاشنی دیجاتی ہو (۳) جسکو عوام ملائی کہتے ہین (۴) یعنی زردے کے ساتھ بالائی ہو ہی
رہتی ہو (۵) کھٹ مٹھی (۶) مرغوب پسند (۷) مزہ بدلنے کے لیے (۸) یعنی اپنی جگہ دال روٹی کھاتا ہی تو دوسرے کے گھر چاہتا ہے
کہ گوشت ملے (۹) اُجاڑ (۱۰) انٹی یعنی حلقہ بنا کر اور اُسکو دونون پانون مین اڑا کر اُس کے سہارے سے درخت کے اوپر
چڑھتے یا نیچے اُترتے ہین (۱۱) مد نظر جہانتک نگاہ پہونچے (۱۲) آدمی (۱۳) کرچی کرچی -

ایسی ناامیدی کی حالت مین اُسنے منت[1] مانی کہ اگر مین سلامت زمین پر پہونچون
تو گھر پہونچکر اونٹنی خدا کے نام حلال کرون - یہ کہکر آہستہ آہستہ درخت سے کھسلنا
شروع کیا آدھی دور تک فرّاٹے[2] مین اُتر آیا تب تو اُس کی نیت بدلی اور سوچا کہ
اونٹنی تو گابھن ہے دو مہینے مین بچہ دینے والی ہے اُسکا حلال کرنا ٹھیک نہین
بھینس ذبح کرونگا - پھر تھوڑی دور اور کھسلا اور یہ سوچا کہ بھینس تو دودھ دیتی ہی
اُسکے حلال کرنے مین بھی نقصان ہی بکری بیشک[3] ذبح کرونگا یہانتک کہ
زمین سے تھوڑی دور رہا بکری کا ارادہ بھی فسخ[4] کیا اور سوچا کہ بکری دو سیر دودھ
کی ہر چھٹے مہینے تین بچے دیتی ہی پھر ایسی بکری ملنی مشکل ہوگی اور مطلب تو جان
قربان کرنے سے ہی مرغی کافی ہی زمین پر اُتر کر مرغی کا لالچ آیا اور جی ہی جی مین کہنے لگا
کہ خدا سے بدعہدی بُری بات ہے مین نے خدا کی راہ مین ایک جان دینے کا
وعدہ کیا ہے سو جان تو ضرور دینی چاہیے - شیطان نے صلاح دی کہ
زمین پر بہتیری چیونٹیان لوگون کے پیرون مین روندی جاتی ہین اور
ہزارون جانین ناحق تلف ہوتی ہین اس سے بہتر کون سی قربانی ہوگی غرض
وہ اونٹنی جو کھجور کی چوٹی پر تھی پہلے بھینس[5] پھر بکری پھر مرغی پھر چیونٹی بن کر
خدا کی راہ مین حلال ہوئی -

حاصل

آدمی بڑا ناشکر اور احسان[6] فراموش ہی ع وعدہ آسان ہی وعدے کی وفا مشکل ہے

(۱) خیر خیرات جو مصیبت کے ٹالنے کو مانی جاے (۲) اچھی طرح (۳) قول و قرار کو پورا کرنا (۴) یعنی جبتک آدمی کھجور کی چوٹی پر تھا تو اُسکی
نیت اونٹنی کی تھی پھر بھینس کی ہوئی پھر بکری کی ہوئی پھر مرغی کی ہوئی اور آخر کو چیونٹی کی (۵) احسان اور سلوک کے بھول جانیوالا (۶) وعدہ کا پورا کرنا

حکایت (۶۵)

ایک دن حضرت سلیمان(۱) کے پاس ملک الموت(۲) آدمی کی صورت بنکر ملاقات کے لیے آئے اسوقت حضرت سلیمان کا وزیر بھی بیٹھا ہوا تھا ملک(۳) الموت نے اُس وزیر کی طرف کئی مرتبہ غور سے دیکھا۔ جب ملک(۳) الموت چلے گئے تو وزیر نے حضرت سلیمان(ع) سے پوچھا کہ یا حضرت یہ کون شخص تھا حضرت سلیمان نے فرمایا عزرائیل(۲) وزیر نے کہا مجھکو کئی بار عزرائیل(۲) نے گھورا اس سے مجھکو بڑا خوف پیدا ہوا ہوا کو حکم دیجئے کہ مجھکو بوماس کے جزیرے(۴) مین پہونچادے حضرت سلیمان نے ہوا کو حکم دیا اور بات کی بات مین وزیر ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو کئی ہزار کوس بوماس مین جا داخل ہوا جون ہی ٹاپو مین قدم رکھا حضرت عزرائیل(۲) آ موجود ہوے اور وزیر کی روح(۵) قبض کی۔ کئی روز بعد پھر عزرائیل حضرت سلیمان کی خدمت مین گئے اور حضرت سلیمان(ع) نے اپنے وزیر کا قصہ بیان کیا عزرائیل نے عرض کیا اُس روز جو مین اُس شخص کی طرف بار بار دیکھتا تھا اُسکی یہی وجہ تھی مین حیران تھا کہ اُسکی تو مدت(۶) حیات پوری ہو چکی ہے اور دو گھڑی بعد جزیرۂ بوماس مین مجھکو اُسکی روح قبض کرنے کا حکم ہے یہ یہان کیون بیٹھا ہے۔

(۱) بڑے مشہور پیغمبر ہین حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے بیت المقدس جو بڑا معبد ہے ان ہی کا بنایا ہوا ہے مسلمان بھی پہلے بیت المقدس کی طرف منھ کرکے نماز پڑھتے تھے بعد کو خانۂ کعبہ قبلہ قرار پایا حضرت سلیمان علیہ السلام کی سی سلطنت نہ کسیکو نصیب ہوئی اور نہ ہوگی جنات انکے تابع تھے کل جانورون کی بولیان سمجھتے تھے ہوا تک انکے حکم مین تھی (۲) موت کا فرشتہ جو جان نکالتا ہے (۳) ملک الموت کا نام ہے (۴) جزیرہ۔ ٹاپو یعنی چارون طرف پانی بیچ مین خشکی (۵) جان نکالی (۶) جینے کی مدت۔

حاصل

انسان کا خمیر[1] جہان کا ہے وہین اُسکو مرنا ہو گا۔

حکایت (۶۶)

زبان کو جب خدا نے گویائی کی طاقت دی توساتھ ہی اُس کو یہ بھی حکم دیا کہ جھوٹ اور بیہودہ مت بولنا۔ غیبت[2] مت کرنا چغلی اور قسم مت کھانا۔ زبان بولنے کی طاقت پاتے ہی لگی بکنے اور باتین بنانے۔ تب خدا نے اُس کو دانتون کے کٹھرے مین بند کر کے منھ کے تنگ و تاریک[3] کوٹھری مین قید کیا اور ایک چھوڑ دو دو[4] کانون کا پہرا لگا دیا کہ جو کچھ بولے سُنتے رہین پھر بھی زبان کہنے سے باز نہ آئی۔

حاصل

اختیار کا ضبط[5] کرنا بڑی مشکل بات ہی جسکی بُری خو ہوتی ہی روک ٹوک سے باز نہین رہتا

حکایت (۶۷)

ایک طالب علم پنجابی[6] کٹرے کی مسجد مین بڑی بیقدری کے ساتھ رہتا نہ لنگر کی روٹیون مین سے اُسکو حصہ ملتا نہ دعوت مین اُسکو کوئی ساتھ لیجاتا۔ نہ کسی جگہ اُسکا کھانا مقرر تھا پس بیچارہ ہمیشہ بھوکا رہا کرتا تھا ایک روز کوئی بڑا موٹا[7] پنجابی مرا اور جنازہ نماز کے واسطے مسجد مین لائے۔ اس طالب علم نے دور سے دیکھکر پہلے تو جانا کہ روٹیونکا

(۱) خمیر تھا ہوا آٹا یا مٹی ہوتی ہی مٹی خدا نے جب آدم کو پیدا کرنا چاہا تو تمام روے زمین پر سے ایک مٹی بھر مٹی لی تھی آدمی مرنے کے بعد جہان جہان کی مٹی اُسکے بدن مین ہو اُسی مقام پر جاکے مرتا ہو اسوقت مجھے اپنے کہے ہوے شعر یاد آتے مناسب مقام ہین اشعار عقل و تدبیر کچھ نہین چلتی ٭ موت آئی ہوئی نہین ٹلتی ٭ نہین معلوم جز خدا یہ راز ٭ خاک جان کہان کرے پرواز ٭ آدمی کو بجا کہا مسکین ٭ موت اور اسیر لاعلم التعیین ٭ (۲) بولنے (۳) پیٹھ کے پیچھے کسی کی بدی کرنا (۳) اندھیری (۵) یعنی ایک نہین بلکہ دو (۶) روکنا سنبھالنا (۷) خصلت و عادت (۸) دلی مین ایک بڑا مشہور محلہ تھا جسمین پنجابی سوداگر رہتے تھے اب دریل مین آگیا ہو (۹) جہان خیرات کا کھانا معمول کے ساتھ تقسیم ہوتا ہو (۱۰) مراد ہو بڑا مالدار لاکھیکہ اکثر مالدار آدمی موٹے ہوتے ہین (۱۱) اصل مین پیٹ کا پانی جسمین لاش ہوتی ہے

خوان آیا حصے لینے کی اُمید سے دوڑا حوض کے پاس جا کر معلوم ہوا کہ جنازہ ہی۔ بیچارہ نا اُمید ہو کر پوچھنے لگا۔ کیون جی کون مر گیا لوگون نے کہا ارے میان تمنے نہین سنا فلان سوداگر مر گیا طالب علم نے پوچھا کیا کچھ بیمار تھے۔ لوگون نے کہا نہین تو کل تک تو بھلے چنگے تھے رات خاصی طرح اسی مسجد مین عشا کی نماز پڑھی گھر پہونچتے پہونچتے تخمہ کیا۔ طالب علم نے پوچھا تخمہ کیا۔ لوگون نے کہا بد ہضمی کا ہیضہ۔ جو بہت کھانا کھا جانے سے ہو جاتا ہے طالب علم نے کہا آیا مرض مبارک ہمکو کبھی نہین ہوتا۔

حاصل

دنیا کی تکلیفین آدمی کو موت پر دلیر کرتی ہین۔

حکایت (۶۸)

دہلی کالج مین اضلاع میرٹھ۔ بجنور۔ سہارنپور۔ مظفر نگر۔ پانی پت۔ گوڑگانوان علیگڈھ وغیرہ کے اکثر طلبا پڑھتے تھے اور انکی بولی مین ایک طرح کی سختی ہوتی تھی ہر ایک حرف کو مشدد بولتے نون کو ڑون کہتے جیسے آٹا روٹی بٹیا دانے کو دانڑان پانی کو پانڑین۔ کھانے کو کھانڑان۔ اور دہلی کے لوگ انکی گفتگو پر ہنسا کرتے تھے ایک شخص انمین تازہ وارد تھا ہموطنون نے ملکر اسکو سمجھایا کہ میان اب تم یہان آئے ہو تو ذرا زبان سنبھالکر بولنا ایسا نہو روٹی آٹا کہہ بیٹھو اور دلی والون کو چھیڑنے اور ہنسنے کا موقع ملے۔ یہ سنکر تو اُس شخص نے تشدید کی قسم کھائی اور

(۱) اچھے بھلے۔ اچھے خاصے (۲) یعنی اسکو مرنے سے ڈر نہین لگتا (۳) دہلی مین ۱۸۵۷ء کے غدر سے پہلے مشہور کالج تھا اُس کالج کی عربی فارسی کی سارے ہندوستان مین مستند مانی جاتی تھی۔ غدر کے بعد سے کالج ٹوٹکر ایک اسکول رہگیا ہے (۴) تشدید کے ساتھ (۵) نیا نیا وطن سے آیا ہوا (۶) اسی کے دیس والون نے۔

یہان تک تخفیف[1] کی مشق بہم پہونچائی کہ واللہ باللہ۔ کتا بلّی کو بھی ولا بلا کُتّا بلی کہنے لگا۔ دلّی والے اُس تشدید پر اتنا نہین ہنستے تھے جتنا اس تخفیف پر لوٹ لوٹ[2] جاتے تھے اسیطرح وہ بیچارہ نووارد ڈرے[3] کچھ ایسا ڈرسا گیا تھا کہ کاٹرین کو بھی کانا کہتے دلّی کے لوگ اُس کو اور دونا[4] چھیڑتے۔

حاصل

جہان عقل کو دخل نہو وہان عقل کو دخل دینا بھی بیوقوفی ہے۔

حکایت (۶۹)

مولانا شاہ اسحاق[5] صاحب کو بواسیر کی بیماری تھی جب ہجرت[6] کر کے عرب کو جانے لگے تو سفر مین ہر روز کی نقل[7] و حرکت سے بواسیر کو بہت شدت[8] ہوئی یہانتک کہ نشست[9] برخواست سے معذور[10] ہو گئے۔ مولوی احمد علی اُنکے شاگرد تھے حدیث[11] پڑھا کرتے تھے اور اس سفر مین اُنکے ساتھ تھے۔ جب اُنھون نے شاہ صاحب کا یہ حال دیکھا تو ایک روز عرض کیا کہ بخاری[12] شریف مین بواسیر کی دعا لکھی ہے جس روز یہ دعا میرے سبق مین آئی تھی آپنے فرمایا تھا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور دعا بہت زود اثر[13] آپ اُسی دعا کو پڑھا کیجئے شاہ صاحب نے فرمایا ہان دیکھو انشاء اللہ[14] پڑھونگا۔ دریا[15] کی آب و ہوا

(۱) ہلکا بے تشدید ہونے کے (۲) یعنی ہنستے ہنستے (۳) ڑے سے حرف ڑ مراد ہی (۴) دوچند (۵) ہجری تیرھوین صدی کے پہلے نصف مین دہلی کے مشہور مولوی تھے۔ ان کے شاگرد و مرید دیکھنے والے اب بھی ہین مگر کم اور بوڑھے ایسے کوئی اسّی نوّے برس کے پیٹے مین (۶) وطن کو چھوڑ دیا (۷) چلنا پھرنا (۸) زور (۹) بیٹھنا اٹھنا (۱۰) عاجز ناچار (۱۱) پیغمبر صاحب نے جو کچھ کیا اور کہا اُسکو حدیث کہتے ہین (۱۲) علم حدیث کی ایسی معتبر کتاب ہے کہ مسلمانون مین قرآن کے بعد اسی کا بڑا ادب ہے (۱۳) جلد فائدہ دینے والی (۱۴) اگر اللہ نے چاہا (۱۵) سمندر۔

شاہ صاحب کو اور بھی مُضر ہوئی اور پہلے سے بھی زیادہ مرض مین ترقی ہوئی تب تو رفقا اور بھی مضطرب ہوے مولوی احمد علی نے پوچھا کہ وہ دعا جسکے واسطے عرض کیا تھا آپ نے پڑھی تھی یا نہین - شاہ صاحب نے آنکھین نیچی کر کے فرمایا کہ نہین پڑھی تو نہین لیکن اب انشاء اللہ ارادہ ہے کہ پڑھونگا عدن مین پہونچکر تو شاہ صاحب کا ایسا ردی حال ہوا - لوگون کو زیست کی نا امیدی ہوگئی تب پھر مولوی احمد علی نے تخلیے مین پوچھا کہ آپ نے وہ دعا پڑھی یا نہین پھر شاہ صاحب نے شرمندہ ہوکر فرمایا کہ دعا کے پڑھنے کا تو اتفاق نہین ہوا مولوی احمد علی کو شاہ صاحب کی خدمت مین بہت خصوصیت تھی اور اُس خصوصیت کی وجہ سے ہر ایک بات کے عرض کرنے مین بہت دلیر تھے - اُنھون نے کہا کہ چند بار مین نے دعا کے واسطے عرض کیا اور ہمیشہ آپ لیت ولعل فرماتے رہے اس سے مجھکو اُس دعا کی صحت مین تردد ہوتا ہے تب شاہ صاحب نے فرمایا کہ نہین دعا بہت صحیح ہے اُسکی صحت مین کلام نہین اور آنکھین نیچی کرکے آہستہ سے یہ بھی فرمایا کہ مجھکو اپنے مالک سے حضور مین ایسی غرض خسیس کی نسبت دعا کرنے سے شرم آتی ہے -

حاصل

چھوٹی چھوٹی باتون کو بڑون کی خدمت مین لے دوڑنا خلاف ادب ہے -

(۱) نقصان پہونچانے والی (۲) زیادتی (۳) ساتھ والے (۴) بیقرار (۵) سمندر کے پار عرب کا پہلا شہر (۶) بہت خراب (۷) زندگی (۸) تنہائی (۹) ٹال مٹول (۱۰) یعنی شبہہ ہوتا ہے کہ کہین دعا غلط تو نہو کیونکہ دعا صحیح ہوتی تو آپ مرض کی سختی مین ضرور پڑھتے (۱۱) یعنی بہت صحیح ہے (۱۲) یعنی خداے تعالے (۱۳) ذلیل مطلب

حکایت (۷۰)

ایک مجمع مین کسی بزرگ کا تذکرہ تھا۔ بعض تو کہتے تھے سبحان اللہ[1] قطب[2] وقت ہین ایسا باخدا[3] آدمی اس زمانہ مین کہان ہے بعض کہتے تھے بھائی ہم تو معتقد[4] نہین دنیا مین رہ کر خدا پرستی معلوم۔ سامان دنیا کیا نہین رکھتے بی بی بچے مکان کھانا پینا سبھی کچھ ہے نماز روزہ کون نہین کرتا۔ بزرگی کا درجہ دوسرا ہے ایک شخص نے ارادہ کیا کہ امتحان لین یہ ٹھہرا[5] کر اُن بزرگ سے جا کہا کہ آج بندے[6] کے یہان آپکی دعوت ہے گرمی کے دن ہین ایسا کیجئے کہ نماز مغرب وہین پڑھیے غریب خانے[7] کے قریب مسجد بھی ہے بڑی بھاری جماعت[8] ہو جاتی ہے اِن بزرگ نے دعوت کو بے تامل قبول کیا اور نماز مغرب سے پہلے مسجد مین جا حاضر ہوے نماز مغرب کے بعد جو کچھ وظیفہ[9] پڑھتے پڑھاتے رہے۔ پھر میزبان[10] کے دروازہ پر آئے تو کچھ فرش نہ تخت نہ مونڈھا نہ کرسی نہ کوئی آدمی آواز دی تو جواب ندارد بے تکلف زمین مین بیٹھ گئے۔ بیٹھے بیٹھے عشا[11] کا وقت ہوا اور یہان میزبان نے گھر سے نکلکر صورت تک نہ دکھائی۔ منتظر تھا کہ مہمان صاحب خود متقاضی[12] ہونگے یہان تقاضے کا کیا ذکر جب نماز عشا کا وقت ہوا تو دروازے پر ایک حلال خوری رہتی تھی یہ بزرگ اس سے کہ گئے کہ نیکبخت مین نماز کو جاتا ہون اگر میزبان[13] صاحب پوچھین تو مہربانی کرکے کہدینا کہ نماز کو گیا ہے اُن بزرگ نے نماز جماعت تو

(۱) لفظی معنی اللہ پاک ہے مگر کسیکی مدح کرنی ہو تو ایسے موقع پر بولا جاتا ہے (۲) اولیاء اللہ مین کئی درجے ہین ایک بڑا درجہ قطب کا بھی ہے (۳) خدا پرست (۴) یعنی ہمارا اعتقاد نہین کہ قطب ہین (۵) یعنی اپنے دل مین اس بات کا ارادہ کر (۶) یعنی میرے گھر (۷) یعنی میرے گھر کے پاس (۸) بہت سے نمازی جمع ہو جاتے ہین اور سب ملکر نماز پڑھتے ہین (۹) نماز کے علاوہ معمول باندھکر جو کچھ پڑھتے ہین (۱۰) صاحب خانہ جسنے دعوت کی تھی (۱۱) چار گھڑی رات گئے کی نماز (۱۲) تقاضا کرینگے (۱۳) مراد وہی صاحب خانہ

مسجد مین پڑھی اور سلام پھیرتے ہی پھر چلے آئے اور جو کچھ پڑھنے کو باقی تھا میزبان
کے دروازے پر آکر پڑھا۔ یہانتک کہ آدھی رات ہونے آئی۔ تب میزبان نکلا مہمان
کو دیکھا تو موجود دیکھتے ہی بولا آہا آپ آئے اور مجھ شامت[1] زدہ کو دعوت کا خیال ہی
نہ رہا اب اسوقت کیا ہو سکتا ہے مہمان نے کہا کیا مضائقہ یہ کہکر رخصت چاہی
میزبان نے کہا کہ اچھا تو ٹھہریے مین گھر مین جاکر دیکھون کچھ بچا بچایا ہو تو لے آؤن
گھر مین گیا تو پھر گھنٹون کا غوطہ[2] لگایا بڑی دیر کے بعد نکلا تو پھر کہا کچھ موجود نہین
ہے معاف کیجئے مہمان بشاش بشاش[3] رخصت ہونے لگا تو پھر اُسنے کہا کہ آپ
جاتے تو ہین مگر میرا جی نہین چاہتا کہ آپ بھوکے چلے جائین ذرا صبر کیجئے تو کچھ تدبیر
کرون۔ بزرگ نے فرمایا کہ کیون تکلیف کرتے ہو اسکا کچھ مضائقہ نہین مین چلا
جاتا ہون۔ میزبان نے کہا نہین ذرا تو ٹھہریے یہ کہکر پھر گھر مین گیا اور تھوڑی
دیر کے بعد اندر سے کہا کہ شاہ صاحب تشریف لیجائیے شاہ صاحب نے پکار
کر سلام کیا اور چلنے لگے۔ گلی کے باہر ہو گئے تھے کہ پھر اُس شخص نے پکارا
شاہ صاحب آئیے تو اُس شخص نے کہا کہ اور تو کچھ نہین ہو سکتا یہ ایک پیسہ حاضر ہے
شاہ صاحب نے بانکلف لیلیا اور خوشی خوشی پھر چلے پھر اُس شخص نے بلایا اور کہا کہ میان
فقیر تو بڑا طماع[5] ہی ایک وقت کے کھانے کے واسطے تو نے میری تمام رات ضائع[6] کی
شاہ صاحب رونے لگے اور ہاتھ جوڑے کہ بھائی خدا کے لیے میری خطا معاف کرو
واقع مین میرے سبب سے تمکو آج تکلیف ہوئی یہ شخص بولا کہ جی چاہتا ہو کہ ...

---

(۱) شامت کے مارے ہوے (۲) یعنی گھنٹون غائب رہا (۳) خوش و خرم (۴) کچھ حرج کی بات نہین
(۵) لالچی (۶) کھوئی۔ غارت کی۔

قصور کے بدلے تیرے سب کپڑے اترو الون شاہ صاحب نے فورا عمامہ[1] اور کرتا اُتار اُسکے پیرون پر رکھدیا اور سلام کر رخصت ہوے - تب تو اُس شخص نے دوڑ کر شاہ صاحب کے قدمون پر سر رکھدیا اور کہا کہ واقع مین آپ بڑے بزرگ آدمی ہین اور اس امتحان مین مجھسے بڑا قصور ہوا[2] للہ معاف فرمائیے - شاہ صاحب نے اُسکو اُٹھا سینے سے لگا لیا اور کہا کہ میان تمھارا خیال ہی کیسی بزرگی اور کہان کی خدا پرستی ہین تو پیٹ کا کتا ہون سب کتے یہی کرتے ہین جو مین نے کیا ٹکڑا دکھلاؤ بلاؤ - دوڑ آئے ذرا دھمکا دو قدم دو قدم پیچھے ہٹ جائے -

حاصل

خاکساری[3] خدا رسیدہ[4] ہونے کی بڑی پرکھ ہے -

حکایت (۱۷)

ایک شخص کسی بزرگ کا طالب[5] تھا اُس بزرگ نے چند روز کے بعد فرمایا کہ جو کچھ فیضان[6] تمھاری قسمت کا ہے وہ تمکو شیخ عبد القادر[7] کی خدمت مین میسر آئیگا یہ شخص اُن کی خدمت مین حاضر ہوا - دیکھا تو ملک التجار[8] ہین نوابون کے سے کارخانے امیرون کی سی بارگاہ[9] نوکر[10] چاکر[11] حشم خدم

(۱) سر پر باندھنے کا دوپٹہ (۲) خدا کے لیے (۳) عاجزی (۴) یعنے اگر انسان مین عاجزی ہو تو یہ تو اُسکی شناخت ہو کہ یہ شخص خدا تک پہونچا ہوا ہے یعنی خدا کا مقبول بندہ ہی (۵) یعنی اُن بزرگ کی خدمت مین اسکو عقیدت تھی اور انکا مرید ہونا چاہتا تھا (۶) فیض برکت (۷) شیخ عبد القادر جیلانی تمام اولیاء اللہ کے پیشوا ہین غوث الاعظم اور قطب الاقطاب کہلاتے ہین بعض مسلمانون مین گیارھوین شریف انہی بزرگ کی ہوتی ہی (۸) سوداگرون کے بادشاہ یعنی بڑے سوداگر (۹) درگاہ (۱۰) نوکر (۱۱) چاکر

تو زک[1] سامان اس شخص نے اپنے دلمین کہا کہ یہان خدا پرستی کا کیا مذکور ہے لیکن
چونکہ دور سے آیا تھا چندے[2] قیام کیا۔ دونون وقت شیخ کی خدمت مین جاتا۔ ایک
روز شیخ کے نام کسی گماشتے کی چٹھی آئی کہ فلان جہاز جسپر لاکھ روپیہ کا مال[3] تجارت
مصر کو جاتا تھا ڈوب گیا۔ یہ سنکر شیخ نے فرمایا الحمد للہ پھر چند روز کے بعد اُسی
گماشتے کی چٹھی آئی کہ وہ جہاز جو مال تجارت لیکر ڈوبا تھا نکل آیا اور مال کو بھی
کچھ گزند نہین پہونچا۔ شیخ نے سنکر فرمایا الحمد للہ تب تو اُس طالب سے رہا نہ گیا
اور پوچھا کہ اگر ارشاد ہو تو ایک شبہہ ہے عرض کرون فرمایا کہو اُسنے عرض کیا کہ
یاحضرت یہ مال تجارت دو حال سے خالی نہین یا[4] حلال ہو یا مال حرام اگر حلال
ہی تو اسکے تلف[5] ہونے پر الحمد للہ کیا معنی اور اگر حرام ہی تو اسکے بازیافت پر شکر کیسا۔
شیخ نے مسکرا کر فرمایا کہ مال تو حلال طیب[6] ہو لیکن شکر نہ تلف پر تھا نہ بازیافت پر جب
مجھکو تلف کی خبر ہوئی تو مین نے اپنے دل کی حالت پر نظر کی کہ دیکھون اس نقصان
نے کیا اثر پیدا کیا۔ غور کیا تو معلوم ہوا کہ دل پر مطلق اثر نہین ہوا۔ پھر بازیافت
کے وقت بھی دل کا وہی حال پایا پس مین نے دونون حالتون مین اسبات کا
شکر کیا کہ الحمد للہ دنیا کا سود و زیان نظر مین ہیچ ہے۔

حاصل

دُنیا کے تعلقات مین آلودہ رہکر بے تعلق رہنا مردان خدا کا کام ہے۔

(۱) امیری کا سامان (۲) چندروز (۳) مال سوداگری (۴) تمام تعریف اللہ کے واسطے ہے (۵) نقصان (۶) ہلاک ہونا ضائع ہونا (۷) پھر ملنا (۸) پاک (۹) نفع نقصان (۱۰) بے حقیقت و ناچیز (۱۱) مبتلا تھرا ہوا (۱۲) یعنی ان لوگون کا کام ہے جو خدا کی راہ کے بڑے مرد اور اسکے بڑے فرمان بردار بندے ہین

حکایت (۶۲)

ایک شخص نے نوکری کی تلاش مین سفر اختیار کیا کسی شہر مین کچھ سہارا معلوم ہوا
سرائے مین قیام کیا دونون وقت بھٹیاری سے روٹی پکواتا اور ہمیشہ بھوکا
رہتا اپنے دل مین کہتا کہ الٰہی میرا پیٹ ہے یا جو اصل کہ ڈیڑھ سیر آٹا ایک وقت
پکواتا ہون اور مجھکو سیری نہین ہوتی اور بھٹیاری اگرچہ اتنی بھی ہوگی تو روٹی
دو روٹی کسی شخص سے یہ حال بیان کیا اُسنے صلاح دی کہ میان خود بیٹھکر روٹی
پکوایا کرو بھٹیاریان بلا کی چوٹٹی ہوتی ہین بھلا تم بیچارے مشت استخوان ڈیڑھ سیر
آٹا کیا کھاؤگے چنانچہ اُس شخص نے یہی کرنا شروع کیا کہ خود اپنے روبرو آٹا گندھواتا
اور جبتک روٹی پکتی دیکھتا رہتا پہلے ہی دن یہ حال ہوا کہ تھئی کی تھئی روٹیون
کی بچی جب اُس شخص نے آٹا گھٹانا شروع کیا بھٹیاری نے جب یہ حال دیکھا
تو اپنے بچون کو سنکار دیا جب اُس مسافر کا آٹا گندھنا شروع ہوتا سب بچے
گونڈے کو آگھیرتے کوئی کہتا ماری مان مجھکو آٹے کا مینڈک بنادے کوئی کہتا
ہم تو آٹے کی چوھیا لینگے یہ کمبخت ناہموار چوھیا اور مینڈک کے واسطے چلاتے اور
مچلتے اور بھٹیاری مسافر کے چھیڑنے کے لیے بچون کو کوستی اور مارتی میان مسافر
کو کب تک مروت نہ آتی کبھی کہدیتا نیکبخت کہین بلا سے انکو ایک چوھیا دے کر
ٹالے گی بھی مجھکو دیر ہو رہی ہے اور جہان ایک کو چوھیا ملی بھڑ سا تار وہین چلی۔
یہ آیا وہ آیا ہان ہان تو نے بھوندو کو تو چوھیا دی ہم بھی لینگے۔ غرض دونون

(۱) جانور ہے جو بہت کھاتا ہے (۲) میرا پیٹ نہین بھرتا (۳) مٹھی بھر ہڈیان (۴) ڈھیر کا ڈھیر
(۵) آنکھ سے اشارہ (۶) بے تمیز شوخ (۷) زمین مین لوٹتے (۸) بھڑون کی قطار (۹) بھٹیاری کے ایک لڑکے کا نام

وقت بھی آفت رہا کرتی - ایک دن بچون نے بڑے دھب فیل مچائے اور بھٹیاری ادھر ان کو کوستی اور مارتی اُدھر میان مسافر کو دیکھتی جاتی ہو مسافر نے کہا اری نیک بخت تو ان بچون کو مارتی کیون ہو - ایک کام کر آج آٹے کا ایک جھیڑیا بنا جو ان کمبختون کو بھی کھا جائے اور تجھکو بھی نگل لے - کہین روز کا جھگڑا چکے -

حاصل

غصے کی بات کو خوش طبعی کے طور پر ظاہر کرنا چھیڑ چھاڑ کا بہت اچھا طریقہ ہے -

حکایت (۷۳)

کسی راجہ کا بیٹا نہایت احمق تھا - لوگون نے کہا اسکو علم نجوم سکھایا جاوے اُس مین سوچ کا بہت کام پڑتا ہے اور صرف اٹکل کا کھیل ہے عجب نہین اسکی عقل کو ترقی ہو چنانچہ ایک بڑے نجومی کو اُسکی تعلیم کے واسطے مقرر کیا اُسنے بہت محنت سے اُسکو پڑھایا سکھایا - اور جب اپنے نزدیک خوب ہوشیار کر لیا تو راجہ سے اطلاع کی راجہ نے اپنی انگوٹھی نکال مٹھی مین رکھ لی اور لڑکے سے پوچھا کہ اپنے علم کے زور سے بتاؤ میری مٹھی مین کیا ہے - لڑکا قاعدے کے مطابق زائچہ بنا غور کرنے لگا - اس کو اتنا معلوم ہوا کہ کوئی چیز گول گول ہو اور بیچ مین خالی بھی ہے اور معدنیات کی قسم مین ہے آخر کو سوچ سوچ اسنے یہ تجویز کیا کہ مہاراج چکی ہے -

(۱) ہنسی - دل لگی (۲) ستارون کے احکام (۳) یعنی نری اٹکل سے ایک بات دریافت کی جاتی ہے (۴) نجومی پنڈتون مین ایسے سوالون کو مشت پرشن کہتے ہین (۵) ایک خاص طرح کا نقشہ ہوتا ہے جو نجومی بنایا کرتے ہین (۶) جو چیزین زمین کے اندر کان مین پیدا ہون جیسے - لوہا - تانبا - سونا - چاندی وغیرہ

حاصل

تعلیم بے عقل کے سود مند نہین ہو سکتی - یک من علم را دہ من عقل باید -

حکایت (۷۴)

ایک مرتبہ آنکھون نے زبان سے پوچھا کہ تجھکو ہر طرف سے دشمن گھیرے ہوئے ہین اور دانتون کی چھری ہر وقت تجھپر تیز رہتی ہے تو اپنے بچاؤ کی کیا تدبیر کرتی ہے - زبان نے کہا نرمی -

حاصل

دشمنون کی ایذا سے محفوظ رہنے کے لیے نرمی بڑا عمدہ ہتھیار ہے -

حکایت (۷۵)

ایک شخص نے ایک ایسا عمل سیکھ لیا تھا کہ جب کسی بیمار کے پاس جاتا اور اُس عمل کو کرتا تو اُسکو فرشتے نظر آتے - اگر فرشتے بیمار کے سرہانے ہوتے تو جان لیتا کہ بیمار بچنے والا نہین اور اگر پائینتی ہوتے تو اس بات کا نشان تھا کہ انجام بخیر ہے بیمار لوٹ پوٹ کر اچھا ہو جائیگا - اس عمل کے ذریعے سے اُسنے اپنے تئین طبیب حاذق بنایا اور لاکھون روپیہ کمایا - آخر کو جب خود اُس شخص کی اجل آ پہونچی تو اسنے وہی عمل کیا اور فرشتون کو اپنے سرہانے پایا فرشتون کو سرہانے دیکھ اس کے ہوش خطا ہوے اور جھٹ سرہانا چھوڑ پائینتی کو ہو لیٹا

(۱) فائدہ دینے والی (۲) ایک من علم کے لیے دس من عقل ہو تو کام چلے (۳) تکلیف دیتے (۴) بچنے (۵) یعنی آخر کار خیریت ہے (۶) بڑا عمدہ حکیم (۷) موت -

فرشتے پائینتی کی طرف آئے تو اسنے پھر سرہانا بدلا۔ غرض اسی طرح سرہانے سے پائینتی اور پائینتی سے سرہانے ناچتا پھرتا تھا کہ فرشتون نے ٹینٹوا دبایا اور جان قبض کی۔

حاصل

فرض کرو کہ موت کا وقت ہمکو پہلے سے معلوم ہو بھی جاے تو کیا ہم موت کو ٹال سکتے ہین۔ نہین ہرگز نہین۔

حکایت (۷۶)

ایک کسان کے گھر مین بیلون کے ساتھ ایک گدھا بھی پلا ہوا تھا بیل تو ہر روز کام کو جاتے اور گدھا کھڑا چارا پاتا بیلون کو گدھے کی حالت پر رشک آتا تھا ایک دن بیل نے گدھے سے اپنی مصیبت کا تذکرہ کیا کہ مجروح پٹھے زخمی کندھے۔ چھدی ہوئی ناک۔ آرہ کے غار۔ ڈندون کے نشان سب دکھائے یہانتک کہ گدھے کا دل بیل کی مصیبت پر بھر آیا اور کہنے لگا کہ اس عذاب سے نجات پانے کی ایک یہ تدبیر سمجھ مین آتی ہے۔ آج رات کو چارہ کم کھاؤ اور اپنے تئین بیمار بناؤ۔ صبح کو جب مالک کھیت مین لے جانے کے لیے آئے تو پیٹ پھلا کر لیٹ جاؤ اور بڑی بڑی سانس لینے لگو عجب نہین بیمار سمجھکر چھوڑ جاے کہین کسان بھی یہ باتین سنتا تھا بیل نے

(۱) گلا (۲) کاشتکار (۳) یعنی بیل کہتے تھے کہ جس طرح گدھا گھر مین بندھا ہوا کھاتا ہے اسی طرح ہم بھی کام نکرین اور کھائین (۴) زخمی (۵) لکڑی مین لوہے کا کیلا لگا ہوا ہوتا ہے جس کو گوشت مین چبھو دیتے ہین (۶) گڑھے (۷) یعنی گدھے کو بیل پر بہت ترس آیا (۸) دکھ مصیبت (۹) چھٹکارا مخلصی

تو واقعی گدھے کی نصیحت پر عمل کرنا شروع کیا کسان نے ہرا ہرا چارہ دیا
کھلی اور بھوسے سامنے رکھے بیل نے مطلق منھ نہ ڈالا اور صبح کو ایسا چارون شانے
چت پسرا کہ گویا اپھرا ہوا ہے کسان نے اپنے دل مین کہا کہ یہ سب شرارت
گدھے پاجی کی ہے۔ ایک تو خود نکما کھڑا رہتا ہے اور دوسرے کام کے
جانورون کو بہکاتا ہے۔ کسان نے بیل کو تو دیا چھوڑ اور اسکی جگہ گدھے کو
لیجا ہل مین جوت دیا گدھا کبھی ہل مین چلا نہ تھا بہت کچھ لڑکھڑایا مگر کسان
نے مارے ڈنڈون کے اسکے پٹھے خوب نرم کیے اور دن بھر جوتے رکھا شام کو
آیا تو گدھے کو کھڑا رہنا دشوار تھا تھان پر آتے ہی بے حواس ہو کر گر پڑا
تھوڑی دیر بعد بیل بولا یار تمکو میری روز کی مصیبت کی قدر آج معلوم ہوئی
ایک ہی دن مین تمھاری تو چولین ڈھیلی ہوگئین گدھے نے کہا محنت تو ہے مگر
مین کچھ محنت کی وجہ سے سُست نہین ہون مجھکو تو اپنی رات کی بات کا تاسف
ہے مین کیا جانتا تھا کہ میری صلاح کا نتیجہ یہ ہوگا اب تمھارے بدون زندگی بے
لطف ہے یہ سُنکر بیل کے کان کھڑے ہوے اور بیتاب ہو کر پوچھنے لگا کہ
خدا کے لیے صاف کہو کیا بات ہے گدھے نے کہا آج مین تمھارے عوض
ہل مین کام دے رہا تھا ہمارے مالک کے ایک دوست نے پوچھا کہ میان
آج یہ تمنے کیا نیا تماشا بنایا ہے بیل کا کام گدھے سے لیتے ہو مالک نے
کہا بیل بڈھا ہونے آیا اب اُس سے کام نہین ہوسکتا۔ آج بہت بیمار ہے

(۱) دونون مونڈھے دونون کولھے (۲) لیٹ گیا (۳) پیٹ پھولا ہوا ہے (۴) ڈگمگایا (۵) یعنی گدھے کی پسلیون مین خوب ہی ڈنڈے مارے (۶) مشکل (۷) یعنی تمھارے ہاتھ پاؤن بے قابو ہوگئے (۸) افسوس (۹) چونک پڑا (۱۰) بدلے۔

رات بھر چارہ دانہ کچھ نہین کھایا کھیت پر جاتا تھا اس سبب سے مین نے گدہے کو جوت لیا۔ ورنہ میرا ارادہ ہو کہ بیل کو بیچکر دوسرا لون لیکن یہ بیل کچھ ایسا ہار سا گیا ہے کہ کوئی اُسکا لینے والا بھی نظر نہین آتا۔ مجبور رہوکر قصائی کو دے دونگا۔ یہ سنکر بیل بہت گھبرایا اور گڑگڑا کر پوچھنے لگا کہ یار خدا کے لیے کوئی تدبیر بتاؤ کہ میری جان بچے۔ گدہے نے کہا کچھ مشکل نہین بدستور کام دینے لگو بیل خاصی طرح اُٹھ کھڑا ہوا دانہ چارہ خوب پیٹ بھر کر کھایا اور اگلے دن بھلا چنگا بار کو روانہ ہوا۔

حاصل

صلاح پوچھنا تو اچھی بات ہی۔ مگر بے سمجھے بوجھے دوسرے کی صلاح پر عمل کرنا اچھا نہین

حکایت (۷۷)

ایک شخص نے حضرت سلیمانؑ سے درخواست کی کہ یا حضرت مین چاہتا ہون کہ جانورون کی بولیان سمجھ لیا کرون حضرت سلیمان نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے کسی مصلحت سے انسان کو اس علم سے محروم رکھا ہے تم اس ارادے سے باز رہو۔ اس شخص نے نہ مانا اور اصرار کیا تب حضرت سلیمان نے خدا سے دعا کی اور یہ شخص جانورون کی بولیان سمجھنے لگا پہلا نقصان تو اُس شخص کو یہ پہونچا۔ کہ جانورون کے جھگڑون قصون مین اُسکا بہت وقت ضائع

(۱) تھک (۲) یعنی کیا کرون ناچار ہون اور کوئی تدبیر نہین پڑتی (۳) منت خوشامد کر (۴) کھیت کی جگہ (۵) ان کا حال پہلے لکھا جا چکا ہے اُس مین یہ بھی ہے کہ سب جانورون کی بولیان سمجھتے تھے (۶) یعنی کسی فائدے نظر سے (۷) بات پر ضد کرنا (۸) نقصان۔

ہوتا تھا اور دوسرا نقصان تو اُسکی جان کا زیان تھا کہ اُسکے گھر مین مرغیان پلی ہوئی تھین اور ایک کتا بھی تھا جب لوگ کھانا کھا چکتے تو لونڈی دسترخوان باہر لے آتی بچے کچے ٹکڑے مرغیون کو ملتے اور ہڈیان کُتے کو۔ ایک دن مرغیون نے کُتّے سے کہا کہ میان کتے تم دیکھتے ہو کہ ہمارا کُنبہ کئی دن سے بھوکا ہے گھر مین سے جو ٹکڑے آتے ہین اُن مین بچون کا پیٹ بھی نہین بھرتا آج تم اپنا حصہ ہمکو دے ڈالو تو بڑا احسان کرو۔ کُتّے نے کہا دے ڈالون تو مین کیا کھاؤن۔ مین بھی تو تمھاری طرح بھوکا رہتا ہون۔ مرغیون نے آج ہی کی بات ہے کل تمھارے پاس اتنا کھانا ہوگا کہ تم کھا بھی نہ سکوگے ہمارے مالک کا بیل شام تک مرنے والا ہے یہ سب تمھارے ہی واسطے ہے یہ سُن کر کُتّا ہڈیون سے کنارے[1] ہو گیا اور مرغیون نے اپنا پیٹ بھر لیا کہین یہ باتین وہ شخص بھی سُن رہا تھا بیل کا مرنا سُن جھٹ سے کھول نخاس[2] مین لے جا اونے پونے[3] بیچ آیا اگلے دن جب لونڈی پھر دسترخوان لائی تو کُتّا بے طرح غرّایا۔ اور مرغیون سے کہا کہ کل تو تم نے مجھ کو خوب دھوکا دیا آج تمھارا حصہ بھی مین ہی لون گا۔ مُرغیون نے کہا کہ ہم نے تو کچھ جھوٹ نہین کہا تھا لیکن ہمارا مالک بڑا سیانا[4] آدمی ہے نہین معلوم اُس کو بیل کا مرنا کہان سے معلوم ہو گیا کہ جلدی سے جا بیچ آیا اور بیل خریدار کے گھر جا کر مرا خیر اب کل ہماری باری ہے میان کا غلام مرے گا۔ اور معمول کے مطابق

(۱) الگ ہٹ گیا (۲) وہ جگہ جہان جانور بکتے ہون (۳) اونے پونے کے یہ معنی کہ گھاٹے کی بھی پروا نہ کی (۴) ہوشیار۔

بہت سا آناج لوٹنے کے واسطے منگایا جائے گا گرا پڑا ہمکو بھی مل رہیگا تم شوق
سے ہمارا حصہ لو لیکن اتنا چھوڑ دو کہ بچون کو کل تک کا سہارا ہو۔ یہ باتین بھی
اُس شخص نے سنین اور غلام کو بھی بازار مین لے جاکر الگ کر آیا اگلے دن کھانیکا
وقت آیا تو مرغیون نے کہا لو میان کتے مالک کی سیانپت نے ایک دن تم کو
بھوکا مارا اور ایک دن ہم سب کو مگر اب کل ہم اور تم دونون کے لیے مزے
ہین کہ یہ شخص خود مرے گا۔ بہت سارے کھانے پکین گے تم بھی ڈٹ کر کھاؤ
اور ہم بھی خوب چٹ کرین اتفاق سے یہ باتین بھی اُس شخص نے سُن پائین اور
چونکہ بیل اور غلام کے بارے مین مرغیون کی پشین گوئی کی تصدیق ہو چکی تھی
اپنا مرنا سُنکر بہت گھبرایا اور حضرت سلیمان کے پاس دوڑا گیا۔ حضرت
سلیمان نے فرمایا اب تمھاری قضا نہین ٹلیگی بیل کا مرنا غلام کی جان کا کفارہ
تھا اور غلام کا مرنا تیری جان کا لیکن تو دونون کو بچا گیا پس اب جان سے
ہاتھ دھو۔

حاصل

جو قدرت خدا نے ہمکو نہین دی اُس کے حاصل کرنے کا ارادہ ضرور ہمارے
واسطے مضر ہے۔

(۱) غلہ وغیرہ جو مُردے کے ساتھ خیرات کے لیے بھیجتے ہین۔ گویا مسافر کا زادِ راہ ہے (۲) یعنی فروخت کر آیا
(۳) لگ لپٹ کر (۴) یعنی مرغیون نے جو پہلے سے کہدیا تھا ویسا ہی واقع بھی ہوا کہ بیل
غلام دونون مرے تو سہی مگر خریدار کے گھر جاکر (۵) موت (۶) بدلہ (۷) یعنی صبر کر (۸) نقصان پہنچانے والا

فہرست کتب دکان محمد عبد اللہ و حافظ عبد العزیز تاجران کتب چوک و کتب خانہ چکن مطبع مجتبائی

مسافر دمشقی

یہ ناول زبان کی شگفتگی اور واقعات کی دلچسپی کے علاوہ نصیحت آمیز بھی ہے جسمیں نتائج سود مند نکالے گئے ہیں جتنے ساتھ تصنیف کرایا ہے اور پبلک میں پیش کر کے امید کرتے ہیں کہ یقیناً وقعت کی نظر سے دیکھا جاوے گا اس کی مفصل کیفیت فہرست کلان میں درج ہے

قیمت

ملکۃ العزیز و رضا

منصور موہنا

ورگوشن ہندنی

دلکشا ہر دو حصہ

بدر النسا کی مصیبت

شہید وفا

حسن انجلینا

اشک حسرت

حاجی بابا اصفہانی

مرد میدان ہر دو حصہ

شادی و غم

بدر النسا ۱۳/

سلیم مہر النسا ۱۴/

بنگالی مینا ۱۲/

نشتر

دلچسپ ہر دو حصہ

فردوس بریں

ایام عرب

رشید و زہرہ ۱۴/

کنیز فاطمہ ۱۸/

مہتاب بیگم ۱۲/

ونیس کا سوداگر ۱۲/

گلشن جانفزا با تصویر فسانہ پر اثر ہو شربا عاشق و معشوق کے حالات کا آئینہ عارض حسینان کا گلگونہ جذبہ شوق کی کسوٹی عشق و محبت کا فسانہ مقفیٰ و مسجع اور رنگین عبارت قیمت ۱۶/

مجموعہ کاغذات

کارروائی معروف بہ کاغذات کار آمد امور عدالت بہ نہایت اہتمام سے چھاپی گئی ہے جس میں کل کاغذ ضروری موجود ہیں قیمت ۱۶/

جادوے فرنگ

یہ وہ پر لطف کتاب ہے جس میں طرح طرح کے شعبدے اور عجیب و غریب طلسم درج ہیں دیکھنے سے عقل انسانی حیران ہوتی ہے درخت یا چاند یا ستارہ روشن کو دکھانا دریا و چار خشکی میں نمودار ہونا زمین و درخت سے آموں کا نکلنا بھوت پریت کا اتارنا دلو کو شیشہ میں بند کرنا آدمی کو قتل کرنا اور پھر جلانا شیطان کا منہ سے شعلے نکالتے نظر آنا مینہ برسانا بجلی گرانا خالی تخیر میں لال پیدا کرنا قہوہ جواب ملنا آگ سے درخت ظاہر ہونا کٹے ہوئے سر کا معلق ہوا میں کھڑے رہنا دار یونکے کھیل اور تماشہ وغیرہ ایسے ایسے عجیب و غریب اس کتاب میں درج ہیں کہ ناظرین انکے دیکھنے اور ماہیت معلوم ہونے سے نہایت محظوظ ہوں گے اور وہ ہو کے نہ لوگوں کے شعبدہ پردازیہ ہرگز فریفتہ ہونگے بلکہ تماشا کی اوٹ بہار کا مضمون سمجھ کر اُن کی دہوکے بازی سے محفوظ رہینگے قیمت ۱۶/

بہشتی زیور حصہ اول لغایت حصہ دہم

اس گوہر نایاب کے عام مقبولیت کا یہ ادنی نمونہ ہے کہ اس کی ہزار جلدیں فروخت ہو رہی ہیں حضرت مولانا حاجی حافظ شاہ جناب

محمد اشرف علی صاحب

تھانوی مدظلہ العالی اس کے مصنف ہیں جن کی تبحر علمی اور تقدس سے ایک عالم واقف ہے یہ وہ نایاب ذخیرہ ہے جسمیں ابتدا سے ولادت سے آخر عمر تک کے جس قدر ضروریات خصوصاً مستورات کو لاحق ہوتی ہیں مفصل اور مندرج ہیں اور خاصکر مستورات کے مذاق کے موافق اسکا نام بھی بہشتی زیور رکھا گیا ہے اس کتاب کے دس حصہ ہیں جس میں علیحدہ علیحدہ مضامین مفید مندرج ہیں سچ تو یوں ہے کہ اس کتاب کو ابتدا سے انتہا تک جو عورت بغور پڑھ لے وہ یقینی اردو کی عالم بنجاوے گی اس کے پڑھنے سے وہ وہ مسائل و فقہ معلوم ہو جاوینگے کہ بعض اوسط درجہ کی لیاقت کے عربی واقف نہیں ہیں زبان وہ لطیف ہے کہ سبحان اللہ ہر چھوٹا بچہ اور عورت بخوبی سمجھ لے اس کتاب میں یہ بھی التزام کیا گیا ہے کہ پڑھنے کے ساتھ لکھنا بھی آجاوے اسکے بھی تمام طریقے مفصل درج کر دیئے گئے ہیں اس گوہر نایاب کو خرید فرمائیے مفصل کیفیت دیکھنے سے معلوم ہوگی قیمت

بہشتی گوہر

یہ رسالہ بہشتی زیور کا گیارہواں حصہ ہے یہ رسالہ مردوں کے واسطے مخصوص ہے اس میں مختلف قسم کے نسخہ جات وغیرہ بھی مندرج ہیں خوبی دیکھنے پر موقوف ہے قیمت صرف ۱۶/

ہر ہفت ہیکل معہ نو سورہ چھوٹی تقطیع پر واضح خط سے چھاپی گئی تا جیب میں آجاوے قیمت ۱۰/

المشتہر خاکسار محمد عبد اللہ صدیقی تاجر کتب چکن و مالک مطبع مجتبائی لکھنو

مختلف مذاق کی نایاب کتابیں کارخانہ محمد عبد اللہ تاجر و حافظ محمد عبد العزیز تاجر کتب چوک کی مالک مطبع مجتبائی لکھنؤ سے طلب فرمایے

قرآن شریف جلی قلم مترجم

یہ مصحف بے بہا جسکی تیاری میں خاص اہتمام کیا گیا ہے صحت کی خوبی خط کی وضاحت چھاپہ کی عمدگی کاغذ کی نفاست قابل اعتبار ہے اسپر آب تحریر ہے بین السطور میں شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی کا مقبول عام اردو ترجمہ حاشیہ پر شاہ عبد القادر صاحب دہلوی کی تفسیر موضح القرآن اردو درج ہے اور ترجمان سب خوبیوں کے [illegible] اس کو بے بہا کی نسبت کم رکھا گیا ہے یعنی فی جلد للعہ مع جلد الفتہ شدہ فی جلد للعہ

کیمیائے طبیعی یعنی شرح قرابادین قادری

یہ بھی اعلی درجہ کی قرابادین ہے جس میں سر سے ناخن پا تک جملہ امراض کے مجرب اور مفید نسخے درج ہیں۔ جو اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ آخر میں ایک ضمیمہ بڑھایا گیا ہے جس میں جملہ اقسام کی دواؤں کے مدبر کرنے کی ترکیب طریقہ احراق ادویہ۔ طریقہ غسل ادویہ

وغیرہ نہایت عمدہ پیرایہ میں لکھی ہیں کاغذ گندہ۔ قیمت [illegible]

قرابادین سلطانی ۲ر

شفاء الامراض اردو

جناب حکیم نور کریم صاحب دریابادی کی تصنیف ہے لاجواب کتاب ہے جسمیں سر سے لیکر ناخن پا تک تمامی اعضا کا بیان مع ضروری تشریحات ہر قسم کے امراض اسکے اسباب و علامات اور انکے علاج کی تدبیر کو بطور سوال و جواب کچھ ایسے مفید پیرایہ میں بیان کیا ہے کہ ہر شخص اس فن شریف کے مشکل ترین مسائل بھی نہایت آسانی کے ساتھ سمجھ لیتا ہے اور تھوڑی سی محنت کرنے سے اچھا خاصہ طبیب بن سکتا ہے۔ اگرچہ فن طب کی بیشمار اردو فارسی کتابیں موجود ہیں اور اپنی اپنی حیثیت میں سب اچھی ہیں مگر جو مقبولیت اس کتاب کو حاصل ہے مشکل سے کوئی کتاب مقبول ہوئی ہوگی قیمت عہ

تدبیر الحسن

اسمیں بچوں کے علاج ہیں۔ ۴ر

مکتوب احمدی

معروف بہ جامع المکتوب اس نام سے اور بھی کئی رسالے طبع ہوئے ہیں لیکن اسمیں تعلیم اطفال کے لیے کافی مضامین نہ تھے لہذا خاکسار نے مضامین مفید اضافہ کرکے اپنے مطبع میں طبع کرایا ہے [illegible] ۱۴ر

مکتوب محمدی

معروف بہ خزائن المکتوبات جسمیں چند لڑکوں اور اطفال نیک خصال اور طلباء کیلیے طرز تحریر بہ روش کے لوگوں کے القاب خطوط و عرائض وغیرہ تحریر ہیں ۲ر

خزینۃ العلاج اردو

فن طب کی لاجواب کتاب جسمیں سر سے لیکر ناخن پا تک جملہ امراض کی کیفیت بیان کرکے مختلف طریقوں کے ساتھ ازالۂ مرض کے تدابیر بتائے گئے ہیں جملہ امراض اور انکے علاج اعضا کی ترتیب سے لکھے گئے ہیں جس سے کسی خاص مرض کا علاج دریافت کرنے میں کسی قسم کی وقت و دشواری نہیں ہوتی دوائیں وہی لکھی گئی ہیں جو مشہور ہیں اور آسانی کے ساتھ ملسکتی ہیں حتی الامکان زیادہ قیمتی دواؤں سے پرہیز کیا گیا ہے مزید برآں کسی نسخہ میں چار پانچ دواؤں سے زیادہ نہیں ہیں ہر بیماری کے متعلق کم سے کم بیس پچیس نسخہ اور زیادہ چالیس تک بلکہ اس سے بھی زیادہ مجرب آزمودہ نسخے لکھے گئے ہیں دنیائی امراض میں عالی کے تجربات بھی لکھدیے گئے جو نہایت ہی کارآمد ہیں آخر کتاب میں بہت سے آزمائشی نسخے خضاب ابٹن وغیرہ درج ہیں جو اکثر تجربہ میں آچکے ہیں ان خوبیوں کے دیکھتے یہ کہنا بیجا نہوگا کہ خزینۃ العلاج سب کتابوں میں ممتاز و بےنظیر کتاب ہے دو حصہ ہوا کہ اس کتاب کا اشتہار [illegible] میں شایع ہوا تھا کہ اب کتاب تیار ہے جلد خرید فرمائیے ورنہ [illegible] ہے کہ طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑے قیمت جلد اول [illegible] جلد دوم [illegible] روپیہ آٹھ آنہ [illegible]

المشتہر محمد عبد اللہ و حافظ عبد العزیز تاجر کتب چوک لکھنؤ۔ دستیاب مطبع مجتبائی لکھنؤ

تحائف اق کی نایاب کتابین کارخانہ محمد عبد اللہ تاجر کتب سے طلب فرمائیے

تاریخ مکہ معظمہ

یہ معظمہ و حرم محترم کے
مامات عمارات اور ان کے
مکہ و مسجد الحرام کے شرائف
امات اس ارض مقدس
عجائبات مع ان دیگر
واقعات کے تحریر ہین
زمانہ ما قبلیہ مین واقع ہوئی
مصنف علامہ نے جو کچھ لکھی
اس کتاب مین اپنے واقعات
کے مین واقعی کمال کیا ہے
حقیقتاً دریا کو کوزے مین
بند کر دیا ہے قیمت صرف ۱۲

قصص الانبیا

یقین فن تاریخ کے لیے
علماء اور اہل اسلام کے
واسطے خصوصاً حالات
انبیائے عظام علیہم السلام
کے سوانحات سے واقفیت
حصول سعادت دنیا و
آخرت کا عمدہ ذریعہ
ہر تاریخی حیثیت سے
دیکھیے تو ابتدائے آفرینش
سے حضرت ختم المرسلین
صلعم کے زمانہ مبارک
تک کل انبیائے علیہم السلام
کے حالات بلکہ بعد وفات
نبوی صحابۂ کرام و شہدا
و ائمہ کے واقعات کا
منظر ہے اور اگر مذہبی
مطالعہ کیجیے تو
ظاہر ہے
ہدایت کا
سچا ہادی ہے

قیمت فی جلد ۱۸

الوار اشرفی خلاصہ لطائف اشرفی

جسمین حضرت مخدوم
سلطان سید اشرف
جہانگیر سمنانی قدس سرہ
جن کا مزار پاک
کچھوچھہ شریف ضلع
فیض آباد مین مرجع
انام ہے) کے
ملفوظات و ارشادات
و کرامات وغیرہ بطور
اختصار صاف سلیس
اردو مین نظم کئے گئے
ہین یہ کتاب عرصہ ہوا
دہلی مین چھپی تھی اور
ہاتھون ہاتھ فروخت
ہوگئی عرصہ سے
نایاب تھی اب
جناب مولانا ابو محمد
شاہ سید اشرف حسین
صاحب سجادہ نشین
کچھوچھہ شریف نے مصنف
کتاب کی اجازت
و تحریک سے رسالہ
اسرار اشرفی اضافہ
کرکے راقم کے
مطبع مین چھپی ہے
شائقین سے امید
ہے کہ اس بابرکت
کتاب کی خریداری
مین جلدی فرمائین

ورنہ پھر عرصہ تک
طبع ثانی کا انتظار
کرنا پڑیگا۔
قیمت . . . . ۸؍

ترجمہ اردو فصوص الحکم

یہ کتاب لاجواب
عربی زبان مین
حضرت شیخ اکبر محی الدین
ابن عربی کی تالیفات
سے ہے اور ہمیشہ
اولیاء اللہ کی درس
تدریس مین رہی ہے
اس مین پہلے حضرت
مولف کے حالات
لکھے ہین پھر اللہ تعالی
کے اسماء اور
صفات کا بیان
ہے پھر اصل
کتاب کا اردو
ترجمہ ہے۔
قیمت . . . . عہ؍

مصباح طریقت

اولیاء اللہ
کے مقابر و
مزارات کی
تزئین و تفضیل کے
جوازات اور ان کی
تکریم کے وجوب
مین نہایت مستند
رسالہ ہے

جسمین قرآن پاک
و احادیث صاحب
لولاک نیز دیگر
اسناد معتبرہ
سے شرح و بسط
سے ثابت کیا گیا
ہے کہ مقابر اولیا
کی تعظیم واجب
ہے اور تزئین
چراغان وغیرہ
جائز ہے مصنفہ
مولانا وصی علی
صاحب سجادہ نشین
کاکوروی ضلع
لکھنؤ قیمت فی جلد
صرف . . . ۱۳؍

انوار غیبیہ

یہ وہ نایاب کتاب
عمدۃ العلماء
زبدۃ الفضلاء مقبول
بارگاہ ہادی فی
سبیل اللہ مولانا
و مرشدنا حضرت
شاہ عبد الرزاق
صاحب قدس سرہ
کی تصنیف لطیف
ہے جسمین مسلمانون
کے عقائد کی صحیح
صحیح کیفیت لکھی
ہے اس کتاب کے
مطالعہ کے بعد ممکن
ہی نہین کہ اصول
مذہب کے سمجھنے مین
کسی قسم کی خامی

رہ جاوے نہایت
مفید اور کار آمد
کتاب ہے اگر آپ
اسلام کے پیرو
ہین تو اس کتاب
کو ضرور ملاحظہ
فرمائیے اور اپنے
بچون کو پڑھا کر
سعادت دارین
حاصل کیجیے
قیمت ۳؍

ترجمہ تفریح الخاطر

یہ کتاب زبان اردو
مین ترجمہ کر کے
چھپوائی ہے اور
حضرت غوث الاعظم
رحمۃ اللہ علیہ کے
مناقب و کرامات
نہایت عمدہ طور
سے عام فہم
لکھے ہین۔
قیمت فی جلد . . . ۱۲

تعلیم النسوان

ہدایۃ النسوان
فوائد النساء
زینۃ النساء
قیمت . . . . ۱؍
چمن رحمت . . . ۱۳؍
اسرار توحید مشکلہ
میان مجید . . . ۱۲؍

مختصر فہرست کتب موجودہ دکان محمد عبد اللہ تاجر کتب و کارخانہ چکن و مالک مطبع مجتبائی چوک لکھنؤ

تاریخ سید سالار مسعود غازی

ترجمہ اردو مراۃ مسعودی سلطان الشہدا امیر الاولیا حضرت سید سالار مسعود غازی کے سچے اور قابل تقلید حالات ابتداء پیدایش سے یوم شہادت تک کے واقعات بعد شہادت اظہار کرامات وغیرہ وغیرہ سلطان محمود فاتح ہندوستان کے کارنامہ جہاد سومنات کے سچے واقعے اور پھر سلطان الاولیا حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ کے مختصر مگر نہایت دلچسپ تذکرہ نے اس کتاب کی دلفریبی کو دوبالا کر دیا ہے - واقعات کی سچائی کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ حضرت مصنف شاہ عبد الرحمن علوی چشتی جو علم باطن مین انتخاب اور بروح پاک سلطان الشہدا سے فیضیاب ہین لکھتے وقت حضرت امیر مجاہدین کی طرف رجوع لاے حکم ہوا کہ ہم امر واقعی سے آگاہ کرین گے اور خود اصلاح کرین گے چنانچہ مصنف نے جب یہ مدد پائی تب یہ کتاب تصنیف فرمائی ترجمہ کا رنگ ایسا اشتیاق افزا ہی کہ بغیر ختم ہوے کتاب کو ہاتھوں سے چھوڑنے نہین دیتا قیمت ۳ر

خلعت رحمانی

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کے حالات اسمین بیان کے گئے ہین مصنف اسکے جناب مولانا مولوی محمد برکت اللہ صاحب رضا لکھنوی فرنگی محلی ہین مصنف صاحب نے اس کتاب کی گیارہ فصلین کی ہین فصل اول مین مراسم اور لقب اور کنیت اور نسب اور مولد کی تصریح ہی دوسری فصل مین صورت سیرت اور لباس اور معاش کا تذکرہ ہے اور تیسری فصل مین عبادت اور مجاہدت اور خرقہ اور طریقے کا ذکر ہی اور چوتھی فصل مین پیشین گوئی اور فضائل کا ذکر ہے پانچوین فصل مین وہ فضائل جو خود آپ نے اپنی زبان مبارک سے بیان فرمائے ہین چھٹی فصل مین قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کے مواقع لکھے ہین ساتوین فصل کرامات مین ہی آٹھوین فصل درس و تدریس وعظ کے حالات مین ہی نوین فصل فضیلت مین ہی اور دسوین فصل مین حضرت کی وفات کا ذکر ہے گیارھوین فصل مین اولاد کا احوال ہے سب سے ضروری چیز یعنی طریقہ فاتحہ حضرت غوث پاک جو حضرت صوفیہ صاحب نے مقرر فرمایا ہی اسکے دیباچہ مین درج ہی واقعی یہ کتاب اپنا نظیر نہین رکھتی قابل دید ہے قیمت باوجودان خوبیون کے صرف ۲ر

مائدہ رحمت منان معروف بہ خوان نعمت کلان

ناظرین یہ نو تالیف جدید رسالہ ہے جو انواع و اقسام کے کھانون اور پوری پکوان اور شیرینی اور حلواے اور تمام متعارف عمدہ اور اعلی اور ادنی و اوسط ہر قسم کے طعام وغیرہ کی نہایت صحیح اور عمدہ ترکیبین اس فن کے اعلی درجہ کے کاریگرون سے دریافت کرکے لکھا گیا ہی رؤسا و امرا کے ملاحظہ کے لائق ہے بلکہ اس قابل ہے کہ تمام شائقین کے یہان اسکا ایک ایک نسخہ ضرور رہے قیمت صرف ۰۰۰۸ر

ہدایۃ الاسلام

اسمین ضروری مسائل اور خطبہ جمعہ اور عیدین اور نکاح و کلمہ وغیرہ مع ترجمہ موجود ہین - ۲ر

مناسک الحج

اسمین ضروری دعائین اور کل قواعد بحر بہ کے ساتھ لکھے گئے ہین جس سے ہر شخص کو تمام کیفیت سفر حج معلوم ہو جاوے اور پھر کوئی تکلیف نہو - قیمت صرف ۰۰۰۰۰۸ر

المشتہر خاکسار محمد عبد اللہ صدیقی تاجر کتب و چکن و مالک مطبع مجتبائی لکھنؤ

فہرست کتب کلان محمد عبد اللہ حافظ عبد العزیز تاجران کتب کی کارخانہ تجلیل مالک مطبع مجتبائی لکھنؤ

ناول قاتل

انتہاسے زیادہ دلکش اور نتیجہ خیز فسانہ جس کا ہر لفظ دلون پر نشتر کا کام دیتا ہو قیمت ۔۔۔۔۔ عمہ ر

مسافر دمشقی

یہ ناول زبان کی شستگی اور واقعات کی دلچسپی کے علاوہ نصیحت آمیز بھی ہے جسمین نتائج سود مند نکالی گئے ہین ہمنے یہ ناول کوشش کے ساتھ تصنیف کرایا ہے اور پبلک مین پیش کرکے امید کرتے ہین کہ یقینا وقعت کی نظر سے دیکھا جائیگا اسکی مفصل کیفیت فہرست کلان مین درج ہے قیمت ۔۔۔۔۔ عمہ ر

رنج و راحت

ایک فرانسیسی ناول کا اردو ترجمہ نہایت ہی دلچسپ فسانہ ہے قیمت ۔۔۔۔۔ ۸ ر

ناول ثریا

یہ ایک عجیب فسانہ ہے جسکا ہر ایک فقرہ عاشقون کی جان اور معشوقون کا ایمان ہے ۔۔۔ ۔۔۔ کیا ہوا حال کی ۔۔۔ ۔۔۔

ناول خورشید عالم

برق و باران جیکو کہتے ہین ہر افسانہ ۔۔۔ کچھ حقیقت ۔۔۔ کچھ حال بتایا ہے کیا آپ جانتے ہین کہ ہمارے اس چھوٹے سے ناول مین صرف تاریخی واقعات ہی کہیں ہین بلکہ ایک ۔۔۔ الم ۔۔۔ ہر رنگ کے مصائب و تکلیف کی حالت کے دکہلانے والے موجود ہین ہجر و وصل حسرت ویاس رنج و حرمان درد و درمان بھی کچھ تو ہے مفصل ملاحظہ پر موقوف ہے قیمت عہ ر

ملکۃ العرفہ رضیا	۸ ر
منصور موہنا	۸ ر
۔۔۔ ۔۔۔	عہ ر
۔۔۔ ۔۔۔	۱۲
بدر النسا کی مصیبت	عمہ ر
شہید وفا	عہ ر
حسن انجلینا	عمہ ر
اشک حسرت	۸ ر
حاجی بابا اصفہانی	۸ ر
ہر دو میدان ہر دو حصہ	
شادی و غم	عمہ ر
بدر النسا	۲ ر
سلیم بہر النسا	۳ ر
بنگالی ۔۔۔	۲ ر
۔۔۔	عہ ر
۔۔۔ ۔۔۔	عمہ ر
افلاطون ۔۔۔	عہ ر
ایام عرب ہر دو حصہ	عمہ ر
۔۔۔ زہرہ	عمہ ر

کنیز فاطمہ ۔۔۔۔۔ ۸ ر
نہتا بیگم ۔۔۔ ۱۲ ر
رودمیس کا ۔۔۔ اگر ۲ ر
۔۔۔ جانفزا با تصویر فسانہ ۔۔۔ ہوشربا عاشق و معشوق کے حالات کا آئینہ عارض حسینان کا گلگونہ جذب شوق کی کسوٹی عشق و محبت کا فسانہ تنقی و رنج اور رنگین عبارت قیمت ۔۔۔۔۔ ۶ ر

مجموعہ کاغذات

کارروائی معروف بہ کاغذات کارآمد امور عدالت بہ نہایت اہتمام سے چھاپی گئی ہے جسمین کل کاغذ ضروری موجود ہین قیمت ۔۔۔۔۔ ۶ ر

جادوے فرنگ

یہ وہ پر لطف کتاب ہے جسمین طرح طرح کے شعبدے اور عجیب و غریب طلسم درج ہین دیکھنے سے عقل انسانی حیران ہوتی ہے درخت یا چاند یا ستارون کو دکھانا دریا و جہاز خشکی مین نمودار ہونا زمین و درخت سے آموں کا نکالنا بھوت پریت کا اوتارنا دیو کو شیشہ مین بند کرنا آدمی کو قتل کرنا اور پھر جلانا شیطان کا منہ سے

شعلے نکالتے نظر آنا مینہ برسانا بجلی گرانا خالی زنجیرے مین لال پیدا کرنا قریب جواب ملنا آگ سے درخت ظاہر ہونا کٹے ہوے سر کا معلق ہوا مین ٹھیرے رہنا مداریوں کے کھیل اور تماشا وغیرہ ایسے ایسے عجیب و غریب اس کتاب مین درج ہین کہ ناظرین اس سے دیکھنے اور ماہیت معلوم ہونے سے نہایت محظوظ ہونگے اور دہوکے باز لوگون کے شعبدہ پردازی پر ہرگز ہرگز فریفتہ نہونگے بلکہ تل کی اوٹ پہاڑ کا مضمون سمجھتے اتنی دہوکے بازی سے محفوظ رہینگے قیمت ۶ ر

بہشتی زیور حصۂ اول لغایت حصۂ دہم

اس گوہر نایاب کے عام مقبولیت کا یہ ادنی نمونہ ہے کہ اسکی ہزارہا جلدین فروخت ہو رہی ہین حضرت مولانا حاجی حافظ شاہ

محمد اشرف علی صاحب

تھانوی مدظلہ العالی اسکے مصنف ہین جنکے تبحر علمی اور تقدس سے ایک عالم واقف ہے یہ وہ نایاب ذخیرہ ہے جسمین ابتداے ولادت سے آخر عمر تک کے جسقدر ضروری مسائل مستورات کو لاحق ہوتے ہین مفصل اور مندرج ہین اور زبان بھی مستورات کے مذاق کے موافق اسکا نام بھی بہشتی زیور رکھا گیا ہے اس کتاب کے دس حصہ ہین جس مین علحدہ علحدہ مضامین مفید مندرج ہین سچ تو یون ہے کہ اس کتاب کو ابتدا سے انتہا تک جو عورت بغور پڑھ لے وہ یقینی اُردو کی عالم ہو جاوگی ایسے پڑھنے سے وہ وہ مسایل دقیقہ معلوم ہو جاوین کہ جن سے بعض اوسط درجہ کی لیاقت کے مرد بھی واقف نہین ہین یہ بات یہ لطیف ہے کہ سبحان اللہ چھوٹا بچہ اور عورت بچہ بھی سمجھ سکے اس کتاب مین یہ التزام کیا گیا ہے کہ ترجمہ کے ساتھ الفاظ بھی آجاویں ایسے ہی تمام طریقے مفصل درج کر دیے گئے ہین اس گوہر نایاب کو خرید فرمائیے مفصل کیفیت دیکھنے سے معلوم ہوگا قیمت ۱۲ ر

بہشتی گوہر

یہ رسالہ بہشتی زیور کا گیارہواں حصہ ہے ۔۔۔ علاوہ دیکھنے ۔۔۔